عمران سیریز
بلیک ایجنٹس
مظہر کلیم ایم۔اے

جملہ حقوق بحق ناشران محفوظ

اس ناول کے تمام نام، مقام، کردار، واقعات اور پیش کردہ سچوایشنز قطعی فرضی ہیں۔ کسی قسم کی جزوی یا کُلی مطابقت محض اتفاقیہ ہوگی جس کے لئے پبلشرز، مصنف، پرنٹرز قطعی ذمہ دار نہیں ہونگے

ناشران -------- اشرف قریشی
-------- یوسف قریشی
پرنٹر -------- محمد یونس
طابع -------- ندیم یونس پرنٹرز لاہور
قیمت -------- -/55 روپے

چند باتیں

محترم قارئین، اسلام مسنون۔ نیا ناول "بلیک ایجنٹس" آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ بلیک ایجنٹس میں عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کو شاید پہلی بار ایسی سچوایشن سے واسطہ پڑا کہ عمران جیسے شخص کو بھی مجبوراً اپنا منہ چھپانے پر مجبور ہونا پڑا۔ بلیک ایجنٹس کی تیزی، پھرتی، مستعدی اور انتہائی تیز رفتار کارکردگی نے عمران کو واقعی ذہنی طور پر ماؤف کر کے رکھ دیا تھا اور بلیک ایجنٹس نہ صرف ایک بلکہ یکے بعد دیگرے دو خوفناک مشنز مکمل کر لینے میں کامیاب ہو گئے اور عمران اور اس کے ساتھی درحقیقت منہ دیکھتے رہ گئے لیکن ــــ بس اسی ایک لفظ "لیکن" میں ہی پوری کتاب کا حسن مجتمع ہو کر رہ گیا ہے۔ مجھے یقین ہے کہ یہ بالکل اچھوتے انداز میں لکھا گیا ناول آپ کو پسند آئے گا اپنی آراء سے مجھے ضرور مطلع کیجئے گا اور اب اپنے چند خطوط بھی ملاحظہ کر لیجئے۔

سانگلا ہل سے معصوم حسین شاہ صاحب لکھتے ہیں "آپ کا ناول "بلڈ ریز" واقعی ایک منفرد انداز کا ناول تھا۔ اس ناول کا اصل ہیرو ٹائیگر ہی رہا۔ ٹائیگر اور مادام ساگوری کے درمیان ہونے والی جذباتی اور نفسیاتی کشمکش آپ نے جس خوبصورت انداز میں پیش کی ہے اس نے اس ناول کی جاذبیت کو بیحد بڑھا دیا ہے لیکن ایک بات میری سمجھ میں نہیں آئی کہ عمران تو چلو عورتوں کے معاملے میں پتھر دل واقع ہوا ہے لیکن اب ٹائیگر کا کردار بھی بالکل ویسا ہی سامنے آیا ہے۔ کیا ٹائیگر کا یہ رویہ صرف مادام ساگوری کے لئے تھا یا وہ سب عورتوں کے ساتھ اسی طرح کا رویہ رکھتا ہے۔ اور آخر میں مادام ساگوری کا صرف یہ سن کر بدک جانا کہ ٹائیگر شادی شدہ

ہے کچھ سمجھ میں نہیں آیا۔ مادام ساگوری کو جذباتیت کو جس انتہا تک دکھایا گیا ہے اس کے بعد اس معمولی سی بات سے اس کی ساری جذباتیت کا ختم ہو جانا ایک حیرت انگیز بات ہی کہا جا سکتا ہے"۔

جناب معصوم حسین شاہ صاحب! ناول کی پسندیدگی کے لئے مشکور ہوں۔ ٹائیگر عمران کا شاگرد ہے تو شاگرد کی نظروں میں ہمیشہ استاد ہی مثال بنتا ہے۔ استاد بھی ہمیشہ اپنے شاگردوں میں اُسی کردار کا پرتو دیکھنا چاہتا ہے جس کا وہ خود حامل ہوتا ہے۔ جہاں تک ساگوری کے علاوہ دوسری عورتوں کے بارے میں اس کے رویے کا تعلق ہے تو اس نے خود ہی اس ناول میں دوسری عورتوں کے بارے میں بتا دیا ہے کہ اس کی نظروں میں عورتوں کی دو قسمیں ہیں ایک وہ جن کا وہ احترام کرتا ہے اور دوسری وہ جن کی گردنیں توڑنا وہ اپنا فرض سمجھتا ہے۔ باقی جہاں تک مادام ساگوری کا اس بات سے بدک جانے کا تعلق ہے کہ ٹائیگر شادی شدہ ہے اور ساگوری اس کی دوسری بیوی ہوگی تو آپ واقعی اسم بامسمیٰ ہیں۔ آپ نے شاید مرد ہونے کے ناطے اس کو معمولی بات سمجھ لیا ہے۔ معصوم کی بجائے اگر آپ معصومہ ہوتے تو شاید اسے معمولی بات نہ سمجھتے۔ ساگوری کے کردار کا کلائمکس تو اسی بات پر سامنے آیا ہے جسے آپ نے معمولی کہہ دیا ہے۔

کوٹ رکن دین خاں ضلع قصور سے حاجی محمد لکھتے ہیں۔ "آپ کے ناول بے حد پسند آتے ہیں لیکن سیکرٹ ہارٹ" اور "ڈیزرٹ کمانڈوز" میں عمران نے انتہائی جدید ترین لیبارٹریاں صرف فون کال کی مدد سے تباہ کر دیں جو ناقابل یقین ہے کیونکہ جو لوگ اس قدر جدید لیبارٹریز بنا سکتے ہیں ان کی حفاظت کے لئے جدید ترین سائنسی انتظامات کر سکتے ہیں کیا وہ احمق ہوتے ہیں حالانکہ وہ اپنی فیلڈ میں ماہر ہوتے ہیں کیا آپ اس کی وضاحت کریں گے"؟

حاجی محمد صاحب! ناولوں کی پسندیدگی کے لئے مشکور ہوں۔ جہاں تک فون کال کی مدد سے لیبارٹری کی تباہی کا تعلق ہے تو بظاہر تو واقعی یہ ناقابل یقین سی بات لگتی ہے لیکن آپ نے شاید انہیں پورے غور سے نہیں پڑھا۔ یہ لیبارٹریاں صرف فون کال کی وجہ سے تباہ نہیں ہوئیں کہ ادھر نمبر گھمائے اُدھر لیبارٹری تباہ۔ بلکہ عمران نے پہلے وہ مخصوص حالات پیدا کئے جن کی وجہ سے لیبارٹری تباہ ہو سکتی ہے مشینری میں ایسی تبدیلیاں کرائیں، تب جا کر لیبارٹری تباہ ہوئی۔ جہاں تک لیبارٹری بنانے یا اس کی حفاظت کرنے والوں کی مہارت کی بات ہے تو ہر پروجیکٹ میں چاہے اُسے کتنی ہی مہارت سے بنایا جائے اگر ایسی تبدیلی کر دی یا کرا دی جائے جو بظاہر تو معمولی لگتی ہو لیکن جب وہ معمولی تبدیلی اپنے انجام تک پہنچے تو اس کا اصل نتیجہ تباہی کی صورت میں سامنے آتے۔ ایک مثال دے کر اس کی مزید وضاحت کی جا سکتی ہے۔ رُوس کے علاقے چرنوبل میں انتہائی جدید ترین ایٹمی بجلی گھر کی تباہی کا ذکر آپ نے اخبارات میں ضرور پڑھا ہوگا۔ کیا آپ کے خیال میں وہاں روسی ماہرین کام نہ کر رہے تھے یا اس بجلی گھر بنانے اور اس کی حفاظت کرنے والوں نے اسے احمقوں کے حوالے کر دیا تھا۔ ایسی کوئی بات نہیں۔ یہ تباہی بھی ایسی ہی کسی تبدیلی کا نتیجہ تھی جسے معمولی سمجھ کر نظر انداز کر دیا گیا تھا۔ امید ہے اب وضاحت ہو گئی ہوگی۔

گجرات۔ وزنامہ جذبہ سے راجہ محمد حامد صاحب لکھتے ہیں۔ "آپ کے ناول طویل عرصہ سے زیر مطالعہ ہیں آپ کے ناولوں کی تعریف الفاظ کے ذریعے تو ممکن ہی نہیں آپ اپنے قلم کی روانی سے اسلام اور وطن دوستی کے جس جذبے کو اپنی قوم کے مردوں، عورتوں، بچوں اور بوڑھوں کے ذہنوں میں اجاگر کر رہے ہیں اس کے بدلہ میں خدا آپ کو نہ صرف دنیا میں بلکہ اُخروی اور ابدی زندگی میں بھی ایک عظیم مرتبے سے نوازے گا۔ علی عمران کی حُب الوطنی، انسان دوستی، انتہائی اعلیٰ اور ٹھوس کردار اور

اس کے سچے جذبوں نے اسے عظیم کردار بنا دیا ہے اور علی عمران جیسے عظیم کردار کو خراجِ تحسین پیش کرتے ہوئے میں نے اپنے بیٹے کا نام علی عمران رکھا ہے دُعا فرمائیں کہ جس جذبے کے تحت میں نے یہ نام رکھا ہے وہ اس پر پورا اُتر سکے۔ تصدیق کے لئے مُصدقہ نقل سرٹیفکیٹ پیدائش بھی ارسال ہے۔

راجہ محمد حامد صاحب! آپ کا خط انتہائی پُرخلوص جذبات سے پُر ہے آپ نے میرے لیے جن جذبات کا اظہار کیا ہے میں ان کے لئے آپ کا ممنون ہوں بیٹے کا نام علی عمران رکھنے پر یہی عرض کر سکتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ اسے ویسا ہی بنا دے جیسا کہ آپ چاہتے ہیں لیکن ایک بات ضرور عرض کروں گا کہ صرف نام رکھنے سے بات نہیں بنے گی اس کے لئے آپ کو اس کی تربیت پر بھی پوری پوری توجہ دینی ہوگی کیونکہ فطری صلاحیتوں کو مثالی تربیت جلا بخشتی ہے اور اعلیٰ تربیت کی کٹھالی میں پڑنے کے بعد ہی سونا کندن بنتا ہے۔

ملتان سے محمد سہیل خان صاحب لکھتے ہیں۔ آپکی ہر کہانی منفرد اور مختلف انداز کے لطف کی حامل ہوتی ہے مجھے شکایت ہے کہ جب عمران اور سیکرٹ سروس ملک سے باہر ہوتے ہیں تو پھر کوئی بین الاقوامی تنظیم مشن لیکر کیوں پاکیشیا نہیں آتی۔ کیا وہ انتظار کرتے رہتے ہیں کہ کب عمران یا سیکرٹ سروس واپس آئے تو وہ اپنا مشن شروع کریں۔

محمد سہیل خان صاحب! کہانیوں کی پسندیدگی کیلئے مشکور ہوں۔ عمران کی عدم موجودگی میں بلیک زیرو پاکیشیا میں ہی ہوتا ہے اور مکمل سیکرٹ سروس تو بہت کم باہر جاتی ہے اس لئے عمران کی عدم موجودگی میں جو مجرم پاکیشیا آتے ہیں سیکرٹ سروس ان سے ظاہر ہے نمٹتی رہتی ہے لیکن آپ کو چونکہ صرف وہی کہانی پسند آتی ہے جس میں عمران موجود ہو اس لئے صرف وہی کیس آپ پڑھتے ہیں جسمیں عمران ہوتا ہے امید ہے آپکی الجھن دُور ہو جائے گی۔

والسلام — مظہر کلیم ایم اے۔

جولیا اپنے فلیٹ کے کچن میں چائے بنانے میں مصروف تھی کہ کال بیل کی آواز سنائی دی جولیا نے ایک نظر الیکٹرک کیتلی کو دیکھا اور پھر تیزی سے کچن سے نکلی اور بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گئی۔

"کون ہے دروازے پر"۔ — ؟ جولیا نے دروازہ کھولنے سے پہلے حسب عادت پوچھا۔

"تمہارے دروازے پر میرے علاوہ اور کون آسکتا ہے" —— دوسری طرف سے عمران کی چہکتی ہوئی آواز سنائی دی اور جولیا نے مسکراتے ہوئے دروازے کی چٹخنی کھولی اور پھر دروازہ کھول کر ایک طرف ہٹ گئی۔ عمران کے اس فقرے نے نجانے اس کے دل میں بہاروں کے کتنے رنگ بھر دیئے تھے کہ اس کے سرخ و سفید گال تمتما اٹھے تھے۔

"یہ کیا بکواس کر رہے تھے اور وہ بھی باہر بالکونی میں کھڑے ہو کر — ہمسائے سنیں گے تو کیا کہیں گے" —— جولیا نے مصنوعی غصے کا اظہار

کرتے ہوئے کہا۔

"یہ بکواس نہیں ہے مس جولیانا فٹزواٹر ۔۔۔ ہمسایوں کو گواہ بنا رہا تھا" ۔۔۔ عمران نے اندر آتے ہوئے مسکرا کر کہا۔

"پہلے یہ بتاؤ کہ آئے کیوں ہو" ۔۔۔ ؟ جولیانے دروازہ بند کرتے ہوئے کہا۔

"واہ! یہ ہوئی ناں بات ۔۔۔ واقعی اس زمانے کی عورتوں کو پریکٹیکل ہونا چاہیئے۔ ٹی کلون واقعی بے مثل قسم کی خوشبو ہے" ۔۔۔ عمران نے ناک سکوڑتے ہوئے کہا۔ اس کا انداز ایسا تھا جیسے وہ کوئی مخصوص خوشبو سونگھ رہا ہو۔

"ٹی کلون ۔۔۔ کیا مطلب! یہ کونسا کلون ہے۔ میں تو اس کا نام بھی تمہارے منہ سے سن رہی ہوں" ۔۔۔ جولیانے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"یعنی کمال ہے۔ خوشبو لگا بھی رکھی ہے اور یہ بھی علم نہیں کہ کونسی خوشبو ہے ۔۔۔ میرے خیال میں یہ ٹی کلون چائے کی نرم و نازک پتیوں سے بنائی گئی ہوگی۔ ویسے اگر یہی حال رہا تو کل ادرک کلون ۔۔۔ لہسن کلون ۔۔۔ پیاز کلون ۔۔۔ دھنیا کلون بھی آجائیں گے اور ملی جلی خوشبو کیلئے کچن کلون۔ ویری گڈ" ۔۔۔ عمران کی زبان رواں ہوگئی۔

"اوہ تو تمہاری ناک میں چائے کی خوشبو پہنچ رہی ہے۔ بہت تیز ہے تمہاری قوت شامہ ۔۔۔ بیٹھو، میں چائے لے آتی ہوں" ۔۔۔ جولیا نے بے اختیار ہنستے ہوئے کہا۔ وہ شاید اب سمجھی تھی کہ کچن سے آنے والی چائے کی خوشبو کی وجہ سے عمران ٹی کلون کی بات کر رہا ہے۔

اچھا تو چائے بن رہی ہے ۔۔۔ ویسے آئیڈیا کیسا ہے ۔۔۔ اگر

آغا سلیمان پاشا کو معلوم ہوگیا تو وہ پرفیوم کی شاندار دکان کھول کر بیٹھ جائے گا۔ اس سے زیادہ ماہران خوشبویات میں اور کون ہوسکتا ہے"۔ عمران نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے مسکرا کر کہا۔

"آئیڈیا تو واقعی اچھا ہے ۔۔۔ ماڈل گرلز ۔۔۔ شو بزنس کی تمام عورتوں کے انٹرویوز پڑھے جائیں تو ان کی حسرت یہی ہوتی ہے کہ وہ گھریلو عورت بننا چاہتی ہیں۔ ان کے لئے یہ اچھا نسخہ ثابت ہوگا"۔ جولیانے کچن کی طرف جاتے ہوئے ہنس کر کہا۔

"ارے یہ تو واقعی آغا سلیمان پاشا کے لئے بزنس کا بڑا اسکوپ بن گیا لیکن میں اس سے اس آئیڈیئے کی رائلٹی ضرور لونگا ۔۔۔ مفت میں دولت کمانے نہیں دونگا۔ ہاں" ۔۔۔ عمران نے کہا اور جولیا کی ہنسی کی آواز کچن سے سنائی دی۔ شاید عمران کے پہلے فقرے نے ہی اس کی طبیعت پر ایسا خوشگوار اثر ڈالا تھا کہ وہ مسلسل ہنس رہی تھی۔

"لو چائے پیو اور اب بتاؤ کہ کیسے آنا ہوا" ۔۔۔ ؟ جولیانے چائے کا کپ عمران کے سامنے رکھتے ہوئے کہا اور خود دوسرا کپ لے کر وہ سامنے والی کرسی پر بیٹھ گئی۔

"چائے پی کر بتاؤں یا پہلے بتا دوں" ۔۔۔ ؟ عمران نے سنجیدہ ہوتے ہوئے پوچھا۔

"کیوں، کوئی خاص بات ہے" ۔۔۔ ؟ جولیانے چونک کر پوچھا۔

"اگر میں نے پہلے بتا دیا تو شاید تم یہ کپ اٹھا کر میرے جسم پر انڈیل دوگی، اس لئے بہتر ہے کہ پہلے میں اسے اپنے معدے میں انڈیل لوں بے چارہ معدہ تو برداشت کر جاتا ہے۔ خاصا ڈھیٹ واقع ہوا ہے۔

لیکن یہ کھال اللہ میاں نے بڑی نرم و نازک بنا دی ہے ۔۔۔ گرم نظروں سے دھواں دینے لگتی ہے ۔ گرم چائے کے بعد تو ہسپتال والوں نے بھی داخل نہیں کرنا" ۔۔۔ عمران نے کہا ۔

"کیوں، ہسپتال والوں نے کیوں داخل نہیں کرنا ۔ ان کا تو کام ہی علاج کرنا ہے" ۔۔۔ جولیا نے ہنستے ہوئے اپنا کپ اٹھایا اور چسکی لی ۔

"دراصل جلے ہوئے مریض دو قسم کے ہوتے ہیں ۔ ایک دل جلے، دوسرے کھال جلے ۔۔۔ دل جلوں کے لئے دل کے وارڈ میں خصوصی نگہداشت کا علیحدہ شعبہ ہونا چاہیئے لیکن وہ دل جلوں کو دل کے وارڈ میں داخل کرنے کی بجائے ذہن جلے ہسپتال میرا مطلب مینٹل ہسپتال بھیج دیتے ہیں ۔۔۔ اب تم خود سوچو، مریض وہ دل کا ہے بھیجا اُسے دماغی ہسپتال جا رہا ہے ۔ بالکل اس محاورے کی طرح کہ ماروں گھٹنا پھوٹے آنکھ کہ ضرب تو لگی گھٹنے پر اور پھوٹ گئی آنکھ ۔ اور جہاں تک کھال جلوں کا تعلق ہے تو ان کے ہسپتال والوں نے باقاعدہ پیمانے بنا رکھے ہیں ۔ پہلے تو ریسرچ شروع ہو جاتی ہے کہ یہ کتنے فیصد جلا ہے ۔ دس فیصد ۔ بیس فیصد ۔ پچاس فیصد ، اسی فیصد ۔۔۔ یا سو فیصد ، بلکہ ایک سو ایک فیصد ۔۔۔ پہلے تو ہسپتال کے ڈاکٹروں میں اس ریسرچ پر بحث ہوتی رہتی ہے اور مریض بیچارہ اس ریسرچ کے نتیجے میں دس فیصد سے سو فیصد تک پہنچ کر اس فیصد کے چکر سے ہی نکل کر اللہ میاں کے پاس پہنچ جاتا ہے" ۔۔۔ عمران کی زبان ایک بار پھر چل پڑی اور جولیا اس کی باتیں سن کر مسلسل ہنستی رہی ۔

"تمہاری زبان کی روانی ناپنے کے لئے تو شاید سائنس آئندہ سو سالوں

تک کوئی پیمانہ ایجاد نہ کر سکے گی ۔۔۔ تم چائے پیو ٹھنڈی ہو رہی ہے" جولیا نے ہنستے ہوئے کہا ۔

"کتنے فیصد گرم رہ گئی ہے ۔ پہلے اس پر بحث نہ کر لیں" ۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور جولیا قہقہہ مار کر ہنس پڑی ۔ عمران نے کپ اٹھایا اور چائے کی چسکیاں لینی شروع کر دیں ۔

"تم ہر بار یہ بات گول کر جاتے ہو کہ تم آتے کیسے ہو" ۔۔۔ جولیا نے مسکراتے ہوئے کہا ۔ اس کے ذہن میں شاید عمران کے پہلے فقرے کے حوالے سے کوئی خاص بات موجود تھی اور وہ یہ بات عمران کے منہ سے سننا چاہتی تھی ۔

"بڑی مشکل سے گول کرتا ہوں ۔ چاروں کونے رگڑنے پڑتے ہیں تب جا کر گول ہوتی ہے ۔ کیونکہ مجھے معلوم ہے کہ جب بھی چوکور بات میں نے تمہیں بتائی تم نے مجھے ایسی چار چوٹ لگائی ہے کہ مجھے چاروں شانے چت ہونا پڑے گا ۔۔۔ ویسے ایک بات میری سمجھ میں آج تک نہیں آئی کہ شانے یعنی کندھے تو دو ہوتے ہیں پھر یہ چاروں شانے چت جیسے محاورے کا کیا مطلب ہے ۔۔۔ میرا خیال ہے کہ مجھے محاوروں کی چھان پھٹک کرنے کے لئے کوئی مجلس تصحیح محاورہ ٹائپ کا ادارہ بنانا پڑے گا ۔ پھر جا کر اس قسم کے غلط محاورے درست ہو سکیں گے" ۔ عمران کی زبان مسلسل چل رہی تھی ۔

"اوہ ! ۔۔۔ اس کا مطلب ہے کہ تم کوئی خاص بات کرنے آئے ہو ۔ تم کھل کر بات کرو، میں برا نہیں مناؤں گی" ۔۔۔ جولیا کا چہرہ مسرت کی زیادتی سے مزید تمتما اٹھا ۔ اس کی آنکھوں میں بے پناہ چمک لہراتے

لگی تھی۔

"سوچ لو ___ ویسے اگر اجازت دو تو ایک باڈی گارڈ بلا لوں ___ تنویر کیسا رہے گا" ___ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تم بات تو کرو" ___ جولیا نے بڑے حوصلہ دلانے والے انداز میں کہا۔

"اچھا اب میری قسمت ہی ایسی ہے تو میں کیا کر سکتا ہوں ___ بازار سے کچھ زنانہ سامان خریدنا ہے۔ اماں بی نے لسٹ دے دی ہے اور مجھے تجربہ ہے نہیں ___ میں نے تو بڑا زور لگایا کہ مجھ پر ایک ہی ذمہ داری بہت ہے یہ دوسری نہ ڈالی جائے ___ لیکن تم جانتی ہو کہ اماں بی جب کسی بات پر اڑ جائیں تو پھر زمین اپنی جگہ سے ہل سکتی ہے مگر اماں بی اپنی بات سے نہیں ٹلتیں۔ اس لئے مجبوراً مجھے وہ لسٹ لے کر آنا پڑا ___ مجھے فوراً تمہارا خیال آیا کہ تم اس نیک کام میں میری مدد کر سکتی ہو۔ اس لئے یہاں آ گیا" ___ عمران نے بڑے سنجیدہ لہجے میں کہا۔ بات کرتے ہوئے اس کے چہرے پر ہلکی سی شرمندگی کے آثار نظر آنے لگے اور وہ بات کرتے وقت جولیا سے دانستہ نظریں بھی چرا رہا تھا۔

جولیا کے چہرے کا رنگ یکلخت بدل گیا اور اس کے ہونٹ بھی بھنچ گئے۔

"کس لئے منگوا رہی ہیں یہ سامان اماں بی ___ اور وہ بھی تم سے" ___ جولیا نے غراتے ہوئے کہا۔

"بب ___ بب ___ بتایا تو ہے نیک کام ہے ___ اور اماں بی کہتی

ہیں کہ میرا انکار بُرا شگون ہے ___ اس لئے مجبوری ہے۔ ویسے خدا کی قسم! ___ میں نے اماں بی کی بہت منتیں کیں مگر ___" عمران نے سر جھکاتے ہوئے کہا اور باقی فقرہ ادھورا چھوڑ کر اس طرح خاموش ہو گیا جیسے اب اس میں فقرہ مکمل کرنے کی ہمت ہی باقی نہ رہی ہو۔

"اٹھو یہاں سے اور دفع ہو جاؤ ___ نکلو ___ نکلو ابھی یہاں سے ___ تم اگر اماں بی کے ہاتھوں اس قدر مجبور ہو تو پھر یہاں کیوں آئے ہو ___ جاؤ ___ نکل جاؤ" ___ جولیا نے یکلخت ہذیانی انداز میں چیختے ہوئے کہا۔ اس کی آنکھوں سے شعلے نکلنے لگے تھے۔

"اوہ! ___ اسی لئے تو کہہ رہا تھا باڈی گارڈ بلا لوں ___ ویسے جولیا! ___ تم مجھ پر یقین کیوں نہیں کرتیں ___ بتایا تو ہے کہ میں نے بڑی منتیں کیں مگر اماں بی مانی ہی نہیں ___ اب تم ہی بتاؤ اماں بی کے سامنے میں کیا کر سکتا ہوں ___ وہ اماں بی جو ہوئیں۔ وہ تو جب کسی بات پر اڑ جائیں تو ڈیڈی کو بھی کان دبا کر سر جھکانا پڑتا ہے۔ میں تو پھر ان کا فرزند ارجمند ہوا" ___ عمران نے بڑے معصوم سے لہجے میں کہا۔

"میں اچھی طرح جانتی ہوں تم جیسے بگلا بھگت کو ___ دل اپنا ہوتا ہے نام اماں بی کا لگا دیا ___ میں کہتی ہوں دفع ہو جاؤ میری نظروں سے" ___ جولیا نے کہا اور دوسرے لمحے وہ منہ پھیرے کچن کی طرف دوڑ گئی۔ اس کی آنکھوں میں چھلک آنے والا پانی عمران کی نظروں سے نہ چھپا رہ سکا تھا اور عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

"یا اللہ اب میں کیا کروں ___ میں نے تو اماں بی کو سمجھایا کہ شادی ثریا

کی ہے. سامان اسی نے استعمال کرنا ہے۔ اسے بھیج دو لے آئے گی سہیلیوں کے ساتھ جاکر ـــــ لیکن وہ کہتی ہیں کہ جس کا بڑا بھائی موجود ہو وہ لڑکی کیوں جائے دکان پر ـــــ یا اللہ اب میں کیا کروں. کام تو نیک ہے لیکن ـــــ" عمران نے آسمان کی طرف منہ اٹھاتے ہوئے بڑے حسرت بھرے لہجے میں کہا. آواز بہرحال اتنی اونچی تھی کہ آسانی سے کچن تک پہنچ جاتی۔

"کیا کہہ رہے ہو، ثریا کی شادی کے لئے سامان لینا ہے" ـــــ یکلخت جولیا نے کچن سے باہر آتے ہوئے کہا اس کی آنکھوں سے آنسو بھی بہہ رہے تھے اور چہرے پر مسکراہٹ بھی پھیلی ہوئی تھی۔ بالکل ایسا ہی منظر تھا جیسا کہ بارش کے دوران دھوپ نکل آنے پر ہوتا ہے۔

"ارے ارے تم رو رہی ہو ـــ اوہ! یہ تو بُرا شگون ہو گیا۔ اب تو میں سامان ہی نہ خرید سکوں گا ـــ آخر میری بہن کی شادی ہے" ـــــ عمران نے بُری طرح چونکتے ہوئے کہا۔

"میں رو تھوڑا ہی رہی ہوں۔ یہ تو کچن میں دھوئیں کی وجہ سے آنکھوں میں پانی آگیا ہے ـــ میں ضرور جاؤں گی ثریا کی شادی کا سامان خریدنے ـــ تم بیٹھو میں ابھی تیار ہو جاتی ہوں" ـــ جولیا نے بے اختیار ہنستے ہوئے اور آنکھیں پونچھتے ہوئے کہا۔

"اچھا! ـــ یعنی تم نے کلچرڈ کچن بنوا لیا ہے ـــ کب بنوایا ہے. پہلے تو مائیکرو اوون اور الیکٹرانک سامان تھا کچن میں" ـــ عمران نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"کلچرڈ کچن ـــ وہ کیا ہوتا ہے" ـــ ؟ جولیا نے چونک کر

حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"کلاسیکل کچن جو ہمارے کلچر کا ایک ضروری حصہ تھا ـــ فرش پر گول چولہا جس میں اُپلے اور لکڑیاں جل رہی ہوں۔ سائیڈوں پر دریاں بچھی ہوئی ہیں اور سارا خاندان اس چولہے کے گرد بیٹھا چولہے سے نکلنے والے دھوئیں سے رو بھی رہا ہے اور ایک دوسرے سے ہنسی مذاق کی باتوں پر ہنستا بھی جا رہا ہے۔ لیکن ایک بات ہے اس دھوئیں سے آنکھیں ہر وقت صاف رہتی تھیں ـــ میرے خیال میں یہی وجہ تھی کہ ان دنوں بوڑھوں کو بھی نظر کی عینک نہ لگانا پڑتی تھی ـــ جب سے مائیکرو اوون اور الیکٹرانک کچن بنے ہیں نہ دھواں ہوتا ہے نہ آنکھیں صاف ہوتی ہیں اس لئے جسے دیکھو آنکھوں پر موٹے موٹے شیشوں والی عینکیں چڑھائے پھر رہا ہے" ـــ عمران نے کہا اور جولیا بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑی۔

"اگر تم چاہو گے تو میں کلچرڈ کچن بھی بنا لوں گی ـــ مجھے تو صرف تمہاری خوشی عزیز ہے" ـــ جولیا نے شرماتے ہوئے لہجے میں کہا اور پھر دوڑ کر ڈرائینگ روم میں داخل ہو گئی اور عمران بے اختیار اپنا سر کھجانے لگا۔

"یا اللہ! ـــ تو ہی نیک ہدایت دینے والا ہے" ـــ عمران نے سر کھجاتے ہوئے بڑبڑا کر کہا اور پھر ہاتھ بڑھا کر سامنے میز پر پڑے ٹیلیفون کا رسیور اٹھایا اور نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"صفدر سپیکنگ" ـــ رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے صفدر کی آواز سنائی دی۔

"صفدر یار جنگ بہادر صاحب! — بس سپیک ہی کرتے رہتے ہو — یا کچھ بسنت کی بھی خبر ہے" — عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"عمران صاحب آپ! — خیریت، یہ آج بسنت آپ کو کیسے یاد آگئی۔ کیا پتنگ اڑانے کا موڈ ہو رہا ہے" — دوسری طرف سے صفدر کی مسکراتی ہوئی آواز سنائی دی۔

"اب کیا پتنگ اڑائیں گے — ہماری پتنگ تو پہلے ہی کٹ چکی ہے۔ سنو! — میں جولیا کے فلیٹ سے فون کر رہا ہوں کچھ زنانہ سامان خرید کرنا ہے شادی کے لئے۔ جولیا اسی خریداری کے لئے ساتھ جا رہی ہے — میں نے سوچا کہ تم بھی آجاؤ۔ ایک سے دو بھلے ہوتے ہیں — نجانے جولیا کتنی خریداری کر ڈالے" — عمران نے بڑے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"ارے عمران صاحب! — آپ سچ کہہ رہے ہیں — اوہ مبارک ہو۔ دلی مبارک باد — میرا خیال ہے سارے ساتھیوں کو اطلاع نہ کر دوں" — صفدر نے انتہائی مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"خیر مبارک — دلی خیر مبارک — ویسے میری جیب میں اتنی رقم نہیں ہے کہ سب کا بوجھ اٹھا سکوں — اماں بی نے رقم ہی تھوڑی سی دی ہے اور تم جانتے ہو اماں بی کو اپنی شادی کے زمانے کے بھاؤ یاد ہیں — انہیں لاکھ سمجھاؤ کہ مہنگائی بہت ہو گئی ہے مگر وہ مانتی ہی نہیں ہیں۔ کہتی ہیں لاکھ مہنگائی ہو گئی ہو۔ اب اتنی بھی نہیں ہوئی کہ تین سو روپے سے زیادہ کا سامان آجائے — ان کا تو کہنا ہے کہ ان کے والد حضور یعنی میرے نانا حضور نے اماں بی

کی شادی اس قدر ٹھاٹھ باٹھ سے کی تھی کہ بڑے بڑے رئیس، نواب بھی منہ میں انگلیاں دبائے رہ گئے تھے اور خرچ آئے تھے سارے دو سو روپلی" — عمران کی زبان ایک بار پھر اپنی رفتار سے چل پڑی۔

"اس وقت واقعی دو سو روپلی میں ٹھاٹھ دار شادی ہو سکتی تھی لیکن اب تو دو سو روپلی میں ایک پرفیوم کی شیشی بھی نہیں آتی — بہر حال آپ رقم کی فکر نہ کریں۔ اس قدر مبارک موقع پر رقم ہم خرچ کریں گے۔ آخر ہمارا بھی تو کوئی حق بنتا ہے — پھر ہم نے تحائف بھی تو دینے ہیں وہ بھی آپ کی اور جولیا کی رضامندی سے خرید لیں گے — میں آرہا ہوں۔ آپ میرا انتظار کریں" — دوسری طرف سے صفدر نے انتہائی پُرخلوص لہجے میں کہا اور ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔

"یا اللہ تیرا شکر ہے — تُو واقعی سب کی عزت رکھنے والا ہے۔ ایسے مخلص دوست دے دیتے ہیں تُو نے" — عمران نے رسیور رکھتے ہوئے اونچی آواز میں بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

"کس سے باتیں کر رہے تھے" — جولیا نے ڈریسنگ روم سے نکلتے ہوئے کہا۔ اس نے واقعی خوبصورت لباس پہن رکھا تھا اور چہرے پر میک اپ کے ہلکے ہلکے ٹچز بھی نظر آرہے تھے جس سے وہ کچھ اور زیادہ نکھر گئی تھی۔

"اوہ! — اب تو مجھے ایمبولینس کا خرچہ بھی برداشت کرنا پڑے گا" — عمران نے آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر جولیا کو دیکھتے ہوئے کہا۔

"کیا مطلب! — ایسے موقع پر یہ کیا بدشگونی کی باتیں شروع کر دیں تم نے — ایمبولینس کا کیا مطلب" — جولیا نے مصنوعی

غصے سے کہا۔

"ایک ایمبولینس سے کیا بنے گا۔ سارے ہسپتالوں کی ایمبولینسیں منگوانی پڑیں گی ۔۔۔ کشتوں کے پشتے لگ جائیں گے بازار میں" ۔۔۔ عمران نے بڑے بے خود سے لہجے میں کہا اور جولیا بالکل کسی ٹھیٹھ مشرقی لڑکی کی طرح شرما گئی۔

"تمہاری یہی باتیں تو دوسروں کو پاگل کر دیتی ہیں ۔۔۔ تم نے بتایا نہیں کسے فون کیا تھا" ۔۔۔ جولیا نے شرماتے ہوئے مسکرا کر کہا۔

"صفدر یار جنگ بہادر کو فون کیا تھا ۔۔۔ میں نے سوچا وہ بہادر آدمی ہے لاشیں ڈھونے کا کام آسانی سے کر لے گا" ۔۔۔ عمران نے کہا۔

"بکواس مت کیا کرو ۔۔۔ تم ہو ہی احمق ۔۔۔ اماں بی سچ کہتی ہیں۔ بار بار بدشگونیاں کر رہے ہو ۔۔۔ ثریا کی شادی کا سامان خریدنا ہے اور تمہیں لاشیں یاد آ رہی ہیں" ۔۔۔ جولیا نے غصے سے آنکھیں نکالتے ہوئے کہا۔

"ثریا کی شادی کا سامان ۔۔۔ کیا مطلب" ۔۔۔؟ عمران نے اس طرح چونک کر کہا جیسے اس نے یہ بات پہلی بار سنی ہو۔

"کیا مطلب ! ۔۔۔ ابھی تم کہہ نہیں رہے تھے کہ ثریا کی شادی کا سامان خریدنا ہے" ۔۔۔ جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"لاحول ولا قوۃ ۔۔۔ اب میرا کام یہی رہ گیا ہے کہ بہن کی شادی کا سامان خریدتا پھروں ۔۔۔ میں نے تو اوج ثریا کی بات کی تھی ۔۔۔ پتہ نہیں کیوں ایسے مشکل نام رکھنے کا رواج پڑ گیا ہے ۔ اب تم ہی بتاؤ

بھلا اوج ثریا بھی کوئی نام ہے خالی اوج ۔۔۔ ٹرج ۔۔۔ فوج نہیں رکھا جا سکتا تھا۔ خواہ مخواہ ثریا کا دُم چھلا ساتھ لگا لیا" ۔۔۔ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"اوج ثریا ۔۔۔ وہ کون ہے" ۔۔۔؟ جولیا کا چہرہ ایک بار پھر رنگ بدلنے لگا۔

"اچھا کمال ہے ۔۔۔ تم اوج ثریا کو بھی نہیں جانتی ۔۔۔ اماں بی جانتی ہیں اور تم نہیں جانتی ۔۔۔ کمال ہے ۔ خواہ مخواہ پڑھ لکھ کر گنوایا" ۔۔۔ عمران نے برا سا منہ بناتے ہوئے کہا۔

"عمران ! ۔۔۔ سیدھی طرح بتاؤ کون ہے یہ اوج ثریا ۔۔۔ سنو اب اگر تم نے آئیں بائیں شائیں کی تو گولی مار دونگی" ۔۔۔ جولیا نے پھنکارتے ہوئے کہا۔ اس کے چہرے پر ایک بار پھر غصے کے آثار نمودار ہو گئے تھے۔

"ایک شرط پر بتاتا ہوں" ۔۔۔ عمران نے کہا۔

"تم شرط ورط چھوڑو ۔۔۔ بتاؤ کون ہے یہ" ۔۔۔؟ جولیا نے دانت پیستے ہوئے کہا۔

"پہلے شرط تو سن لو ۔ بس معمولی سی شرط ہے اور وہ یہ کہ تم سیکرٹ سروس کے دوسرے ممبران کو نہ بتاؤ گی" ۔۔۔ عمران نے بڑے رازدارانہ لہجے میں کہا۔

"اچھا ٹھیک ہے ۔ نہیں بتاؤں گی" ۔۔۔ جولیا کی آنکھوں سے ایک بار پھر آنسو جھلملانے لگے تھے۔

"اماں بی کی بیٹی کا نام ہے ۔۔۔ مجھے بھی آج ہی پتہ چلا ہے۔

میں بھی پہلے خالی ثریا سمجھتا رہا تھا" ــــ عمران نے ایسے لہجے میں کہا جیسے بڑے راز کی بات بتا رہا ہو اور جولیا یکلخت کھل کھلا کر ہنس پڑی۔

"تمہیں خدا سمجھے ــــ دوسروں کو پاگل کر دیتے ہو ایک لمحے میں ــــ اماں بی کی بیٹی تمہاری بہن نہیں لگتی" ــــ جولیا نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں واقعی لگتی تو ہے لیکن ہے بڑی شریر ــــ اس لئے میں اسے بہن تسلیم نہیں کرتا ورنہ وہ سر چڑھ کر اپنی بات منوا لیتی ہے ــــ اب تم کہتی ہو تو مان لیتا ہوں۔ ظاہر ہے تمہاری بات تو نہیں ٹال سکتا" ــــ عمران نے کہا اور جولیا کا چہرہ فرطِ مسرت سے گلرنگ ہو گیا۔

"شرط یاد ہے ناں" ــــ عمران نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"ہاں یاد ہے۔ لیکن ــــ" جولیا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"لیکن ویکن کچھ نہیں ــــ شرط میں لیکن نہیں چلتا" ــــ عمران نے کہا اور جولیا نے ہنستے ہوئے اثبات میں سر ہلا دیا۔

اسی لمحے کال بیل کی آواز سنائی دی اور عمران جولیا کے اٹھنے سے پہلے ہی کرسی سے اٹھ کر دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے دروازہ کھولا تو سامنے صفدر کے ساتھ کیپٹن شکیل، صدیقی اور چوہان بھی موجود تھے۔

"ارے رے ــــ پوری بارات ہی آ گئی" ــــ عمران نے بوکھلائے ہوئے انداز میں ایک طرف ہٹتے ہوئے کہا۔

"عمران صاحب! ــــ مبارک ہو ــــ جولیا! تمہیں بھی مبارک ہو" ــــ صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا اور باقی ساتھیوں نے بھی بڑے خلوص سے

مبارکبادیں دینا شروع کر دیں۔

"خیر مبارک ــــ خیر مبارک ــــ واہ! کس قدر خلوص ہے ان رشتوں میں ــــ لطف آ گیا ــــ کیوں جولیا" ــــ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہاں واقعی ــــ ایسا خلوص تو یہاں مشرق میں ہی نظر آتا ہے" ــــ جولیا نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"وہ ہمارا یار تنویر نہیں آیا ــــ سنا ہے وہ بھاؤ تاؤ کرنے کا ماہر ہے۔ اتنا بھاؤ تاؤ کرتا ہے کہ دکاندار تنگ آ کر اسے دکان سے باہر نکلنے کا کہہ دیتے ہیں اور پھر بازار میں غیر معینہ مدت کے لئے ہڑتال ہو جاتی ہے" ــــ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہڑتال ہو جاتی ہے۔ وہ کیوں" ــــ؟ صدیقی نے چونک کر حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ظاہر ہے تنویر کو جب کوئی دکاندار ایسی بات کرے تو پھر اس کے زندہ رہنے کے چانس کم ہی ہوں گے اور دکاندار کی اس طرح ٹوٹ پھوٹ ہو جائے تو ہڑتال تو ہونی ہی ہے" ــــ عمران نے معصوم سے لہجے میں کہا اور کمرہ بھرپور قہقہوں سے گونج اٹھا۔

"اچھا اب بتاؤ کہ سامان کونسا لینا ہے ــــ کوئی لسٹ تو بنائی ہوئی ہو گی" ــــ صفدر نے کہا۔

"ہاں ہاں! ــــ اماں بی نے بنا کر دی ہے۔ یہ دیکھو" ــــ عمران نے جیب سے ایک لمبی سی لسٹ نکالتے ہوئے کہا۔

"بس ٹھیک ہے۔ اب چلو ــــ یہ سامان ہماری طرف سے ہو گا۔ تم ہمیں کہیں چائے پلوا دینا" ــــ صفدر نے لسٹ لپیٹ کر جیب میں

رکھتے ہوئے کہا۔

"سچ — چائے — مگر بل — اوہ! اچھا ٹھیک ہے۔ تم جولیا سے کہہ رہے ہو — ہاں! واقعی اتنی بھاری تنخواہ لیتی ہے۔ کم از کم چائے تو پلوا ہی دے گی — کیوں جولیا" — عمران نے کہا۔

"ٹھیک ہے — اگر سارے ساتھی اتنی خریداری کرنے کی آفر کر رہے ہیں تو چائے میں بھی پلوا سکتی ہوں۔ آخر میرا بھی تو رشتہ لگتا ہے" — جولیا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہاں ہاں — بالکل بڑا نازک سا رشتہ ہے — آؤ چلیں، دیر ہو رہی ہے" — عمران نے دکھلاتے ہوئے لہجے میں کہا۔ اس کا انداز ایسا تھا جیسے وہ جولیا کو مزید کوئی بات کرنے کا موقع نہ دینا چاہتا ہو۔

"کیا مطلب! — مجھے تو یہ مشکوک سا معاملہ لگ رہا ہے — یہ کس رشتے کی بات کر رہی ہے جولیا" — صفدر نے چونکتے ہوئے کہا۔

"اماں بی سچ کہتی ہیں کہ مرد ہوتے ہی بدشگون ہیں — اس قدر نیک کام میں پولیس والی مشکوکیت — آؤ چلیں" — عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"مس جولیا! — کیا واقعی عمران صاحب راضی ہو گئے ہیں" — ؟ صفدر نے اس بار براہ راست جولیا سے مخاطب ہو کر کہا۔

"اس نے بتایا ہے جولیا کو — میں تو راضی نہ ہو رہا تھا لیکن جب اماں بی نے جوتی اٹھائی تو مجبوراً راضی ہونا پڑا — یار اب چلو بھی سہی" عمران نے کہا۔

"اماں بی کے کہنے پر راضی ہوئے ہو — ٹھیک ہے۔ میں اماں بی

سے خود بات کرتا ہوں — یا پھر تم خود ہی اصل بات بتا دو" — صفدر نے کہا اور فون کی طرف اس نے ہاتھ بڑھایا۔

"یار ویسے ہی کہہ دو کہ خرچہ نہیں کرنا۔ اس وقت جذبات میں آ کر آفر کر دی۔ اب فرار کے راستے ڈھونڈ رہے ہو — واپس دو مجھے لسٹ۔ تم سے تو جولیا اچھی ہے جو میرے ساتھ چلنے پر رضامند ہو گئی تھی — چلو جولیا — دیکھ لیا ان کا خلوص۔ بس زبانی جمع خرچ ہے سارا" — عمران نے برا سا منہ بناتے ہوئے کہا۔

"مس جولیا! آپ بتائیں — کیا واقعی ایسا ہے جیسے عمران بتا رہا ہے" — صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تو اس میں غلط بات کونسی ہے۔ ویسے عمران ٹھیک کہہ رہا ہے۔ پہلے تو تم نے یکلخت اتنی لمبی آفر کر دی اور اب آئیں بائیں شائیں کر رہے ہو" — جولیا نے منہ بنا کر عمران کی حمایت کرتے ہوئے کہا۔ ظاہر ہے وہ تو یہی سمجھ رہی تھی کہ یہ ساری بات چیت ثریا کی شادی کے سلسلے میں ہو رہی ہے۔

"اوہ! پھر ٹھیک ہے — دراصل عمران صاحب کی باتیں ایسی ہوتی ہیں کہ خوامخواہ ذہن مشکوک ہو جاتا ہے — ٹھیک ہے آئیے" — صفدر نے مسکراتے ہوئے اطمینان بھرے لہجے میں کہا اور دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

"کیا زمانہ آ گیا ہے — مردوں کی بجائے عورتوں کی زبان پر اعتبار آنے لگ گیا ہے لوگوں کو" — عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا اور صفدر سمیت سب بے اختیار ہنس پڑے۔

سفید رنگ کی کیڈلاک بارش سے دھلی ہوئی سڑک پر بے آواز
انداز میں پھسلتی ہوئی انتہائی تیز رفتاری سے آگے بڑھی جارہی تھی۔
ڈرائیونگ سیٹ پر ایک لمبا تڑنگا نوجوان بیٹھا ہوا تھا اس کے جسم پر سیاہ
رنگ کا اوورکوٹ تھا جس کے کالر اس نے کھڑے کر رکھے تھے۔ سر پر
سیاہ رنگ کا ہی فیلٹ تھا آنکھوں پر ایک خوبصورت گاگل تھی ساتھ والی
سیٹ پر ایک نوجوان اور خوبصورت لڑکی سیاہ رنگ کا زنانہ اوورکوٹ
پہنے ہوئے بیٹھی تھی اس نے سر پر ایک خوبصورت نسوانی ٹوپی اوڑھ رکھی
تھی۔ کار کے اندر ہیٹر چلنے کی وجہ سے ماحول خاصا گرم تھا جبکہ باہر
سردی اپنے جوبن پر تھی۔

"کیا بات ہے ڈان! ـــ تم آج کچھ ضرورت سے زیادہ ہی سنجیدہ
لگ رہے ہو" ـــ لڑکی نے نوجوان سے مخاطب ہو کر کہا۔

"کوئی خاص بات نہیں ہے روزی ـــ باس نے کال کرتے ہوئے

کہا ہے کہ ایک اہم مشن ہے اور میں جانتا ہوں کہ باس بڑے سے بڑے
مشن کو اہم نہیں کہتا ـــ اس لئے آخر وہ کونسا مشن ہوگا جسے باس اہم
کہہ رہا ہے" ـــ نوجوان نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"تمہاری بات بھی درست ہے۔ لیکن جب تک ہم باس تک نہ پہنچیں
گے اہم کا معنی ہمیں کیسے سمجھ آسکتا ہے اس لئے وقت سے پہلے بوڑھے
ہونے کا فائدہ" ـــ روزی نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"اچھا ـــ آدمی سوچنے سے بوڑھا ہو جاتا ہے" ـــ ڈان نے
ہنستے ہوئے کہا۔

"ہو نہیں جاتا تو لگنے ضرور لگ جاتا ہے ـــ مجھے یہ لٹکی ہوئی صورتیں
ہرگز پسند نہیں ہیں ـــ زندگی کا ہر لمحہ ہنس کھیل کر گذارنا چاہیئے" ـــ
روزی نے کہا اور ڈان بے اختیار کھل کھلا کر ہنس پڑا۔

"ہمارے پیشے میں ہنسی کھیل بعض اوقات نقصان کا بھی باعث بن
جاتا ہے مائی ڈیئرسٹ روزی" ـــ ڈان نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"آج تک تو کبھی نہیں ہوا ـــ اور مجھے یقین ہے کہ آئندہ بھی نہیں
ہوگا" ـــ روزی نے سر ہلاتے ہوئے کہا اور ڈان نے مسکرا کر کار کو
ایک سرخ رنگ کی عمارت کے گیٹ پر موڑ کر روک دیا۔ یہ ایک عام سی
رہائشی عمارت لگ رہی تھی جس کا بڑا سا گیٹ بند تھا ڈان نے مخصوص
انداز میں ہارن دیا تو سائیڈ گیٹ کھلا اور ایک نوجوان باہر نکل آیا۔

"اوہ آپ! ـــ باس آپ کے منتظر ہیں۔ میں گیٹ کھولتا ہوں" ـــ
نوجوان نے ڈان اور روزی کو دیکھتے ہوئے مسکرا کر کہا اور تیزی سے مڑ کر
واپس سائیڈ گیٹ میں غائب ہوگیا۔ چند لمحوں بعد ہی پھاٹک کھل گیا اور

ڈان کار اندر لے گیا۔

یہ ایک خاصی بڑی کوٹھی تھی جس کے وسیع و عریض پورچ میں دو بڑی کاریں موجود تھیں۔ ڈان نے کیڈلاک ان کے ساتھ جا کر روکی اور پھر دروازہ کھول کر وہ دونوں نیچے اتر آئے۔ مختلف راہداریوں سے گذرتے ہوئے وہ ایک کمرے کے دروازے پر رک گئے۔ انہیں معلوم تھا کہ راہداریوں میں نصب حساس کیمروں اور کمپیوٹر نے ان کی نہ صرف تفصیلی چیکنگ کر لی ہوگی بلکہ اس کی رپورٹ بھی باس تک پہنچ چکی ہوگی۔ ڈان نے ہاتھ اٹھا کر دروازے پر مخصوص انداز میں دستک دی۔

"کم ان" ـــــ اندر سے ایک بھاری آواز سنائی دی اور اس کے ساتھ ہی بند دروازہ خود بخود کھلتا گیا۔ یہ ایک خاصا بڑا کمرہ تھا جو بہترین فرنیچر سے آراستہ تھا۔ فرش پر دبیز قالین بچھا ہوا تھا۔ سامنے ایک بڑی سی میز کے پیچھے ہائی بیک ریوالونگ چیئر پر ایک لمبے قد اور چھریرے جسم کا ادھیڑ عمر آدمی بیٹھا ہوا تھا۔ اس آدمی کا چہرہ قدرے لمبوترا تھا لیکن چہرے پر بے پناہ سختی اور سرد مہری کے آثار نمایاں تھے۔ وہ ان دونوں کو اس طرح دیکھ رہا تھا جیسے نظروں سے ہی ان کی سکریننگ کر رہا ہو۔

"بیٹھو" ـــــ ادھیڑ عمر آدمی نے میز کے سامنے رکھی ہوئی کرسیوں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا اور وہ دونوں خاموشی سے کرسیوں پر بیٹھ گئے۔

"کبھی پاکیشیا گئے ہو" ـــــ باس نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں پوچھا۔

"پاکیشیا ـــ نہیں ابھی تک تو ایسا اتفاق نہیں ہوا" ـــــ ڈان نے جواب دیا۔

"تو اب تم دونوں کو پاکیشیا بھیجنے کا میں نے فیصلہ کیا ہے ـــــ ایک اہم مشن درپیش ہے۔ پاکیشیا نے اپنے دوست ملک شوگران کی مدد سے ایک نیا دفاعی نظام اپنانے کا فیصلہ کیا ہے۔ اس نظام کا اصل فارمولا پاکیشیا کے ہی ایک دفاعی سائنسدان نے تیار کیا ہے لیکن اس کی نوک پلک سنوارنے اور اسے قابل عمل بنانے کے لئے پاکیشیا نے شوگران کے دفاعی ماہرین اور سائنسدانوں کا تعاون حاصل کیا ہے ـــــ انہوں نے اس نظام کا نام ریڈ گارڈ رکھا ہے۔ جہاں تک ہمیں اس کے متعلق اطلاعات ملی ہیں ریڈ گارڈ ایسا نظام ہے کہ جس کے بروئے کار آتے ہی پاکیشیا کا دفاع ناقابل تسخیر ہو جائے گا اور ہم نہیں چاہتے کہ ایسا ہو" ـــــ باس نے بڑے سپاٹ سے لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"تو ہم نے اس دفاعی نظام کو تباہ کرنا ہے" ـــــ ڈان نے اشتیاق بھرے لہجے میں پوچھا۔

"نہیں ـ صرف ریڈ گارڈ کی تفصیلات خفیہ طور پر حاصل کرنی ہیں اس کے بنیادی فارمولے کی فلم اس طرح حاصل کرنی ہے کہ پاکیشیا کو اس کا احساس تک نہ ہو سکے۔ وہ اپنی طرف سے یہی سوچتا رہے کہ ریڈ گارڈ کے متعلق کسی کو علم نہیں ہے لیکن ایکریمیا کے پاس اس کی تفصیلات موجود ہوں تاکہ اگر پاکیشیا کسی بھی وقت کوئی ایسی حرکت کرے جس سے ایکریمیا کے مفادات مجروح ہونے کا اندیشہ ہو تو اس کے اس نظام کو آسانی سے توڑ پھوڑ دینے کی دھمکی دے کر اسے پھر اپنے تابع رکھ سکیں" ـ باس نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"مگر باس ـــ اس سے کیا فائدہ ہوگا۔ نظام تو وہ بنا لیں گے۔

کیوں نہ انہیں مجبور کر دیا جائے کہ وہ یہ نظام اپنانے کے ہی قابل نہ ہو سکیں" ـــــ روزی نے اس بار کہا۔

"مس روزی! ـــــ حکومت جو کچھ جانتی ہے وہ آپ نہیں جانتی۔ پاکیشیا ہمارا حلیف ملک ہے اور ہمارے ساتھ اس کے انتہائی دوستانہ تعلقات ہیں ـــــ ہم ان تعلقات کو فوری طور پر خراب نہیں کرنا چاہتے ایک بات ـــــ دوسری بات یہ کہ اگر ایسی کوئی کارروائی کی گئی تو لازماً روسیاہی اور کافرستانی ایجنٹ بھی حرکت میں آ جائیں گے ـــــ پاکیشیا کوئی بھی دفاعی نظام اپناتا ہے ہمیں اس سے کوئی مطلب نہیں کیونکہ بہرحال وہ ایکریمیا سے طاقتور کبھی نہیں ہو سکتا۔ ہمیں صرف اتنا چاہیے کہ اس کے اس نظام کا بنیادی فارمولا اور اس کی تفصیلات معلوم ہوں تاکہ اگر کسی بھی وقت کوئی کارروائی مقصود ہو تو ہمیں ایسا کرنے میں کوئی رکاوٹ نہ ہو" ـــــ باس نے اسی طرح سپاٹ لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"باس! ـــــ پھر یہ اہم مشن کیسے ہو گیا۔ یہ کام تو ملٹری انٹیلی جنس کا کوئی بھی عام سا ایجنٹ کر سکتا ہے" ـــــ ڈان نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"تو تمہارا مطلب ہے حکومت احمق ہے جسے اتنی بھی سمجھ نہیں ہے" ـــــ باس کا لہجہ ایسا تھا جیسے اس نے بات کرنے کی بجائے ڈان کو کوڑے کی ضرب لگائی ہو۔

"سوری باس! ـــــ میرا یہ مطلب نہ تھا" ـــــ ڈان نے قدرے سہمے ہوئے لہجے میں کہا۔

"سنو ـــــ پہلی بات تو یہ ہے کہ ہم پاکیشیا میں موجود روسیاہی اور دیگر ممالک کے ایجنٹوں کو ہوشیار نہیں کرنا چاہتے ـــــ دوسری بات یہ

ہے کہ پاکیشیا والوں نے اہم ترین فائلوں کو محفوظ رکھنے کا نرالا طریقہ اختیار کر رکھا ہے۔ ایسی فائلیں وہاں کی سیکرٹ سروس کے چیف ایکسٹو کی تحویل میں رہتی ہیں اور سیکرٹ سروس کے چیف کے پاس جو فائل پہنچ جائے تو اس کا حصول ناممکن نہیں تو انتہائی مشکل ضرور ہو جاتا ہے۔ لیکن چونکہ ابھی اس فارمولے پر ابتدائی کام ہو رہا ہے اس لئے یہ فارمولا وزارت دفاع کی تحویل میں ہے جس کا سیکرٹری سر راشد ہے۔ سر راشد کے متعلق تمام تفصیلات میں نے مہیا کر لی ہے اس کی فائل تمہیں مل جائے گی اور ہماری ایجنسی اور خاص طور پر تم دونوں کا انتخاب ایک خاص مقصد کے پیش نظر کیا گیا ہے کہ ہماری ایجنسی اب تک انتہائی مشکل ترین مشنز میں بھی کبھی ناکام نہیں ہوئی۔ اس معاملے میں بلیک ایجنسی کا ریکارڈ شاندار ہے اور بحیثیت ایجنٹ تم دونوں سے پاکیشیا والے واقف نہیں ہیں اور تم دونوں میں ایسی صلاحیتیں بھی موجود ہیں کہ تم آسانی سے اپنا مشن مکمل کر کے واپس آ سکتے ہو" ـــــ باس نے کہا۔

"ٹھیک ہے باس! ـــــ مشن تو خیر مشکل نہیں ہے۔ بہرحال مشرق کے اس پسماندہ ملک کی سیر ہی ہو جائے گی" ـــــ ڈان نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تم دونوں کی قبریں بھی پاکیشیا کے کسی گڑھے میں بن سکتی ہیں اگر تم نے اسے اس طرح لائٹ مشن کے طور پر لیا" ـــــ باس کا لہجہ ایک بار پھر انتہائی کرخت ہو گیا اور ڈان اور روزی دونوں کی آنکھیں حیرت سے پھیلنے لگ گئیں وہ اس طرح اپنے باس کو دیکھ رہے تھے جیسے انہیں یقین نہ آ رہا ہو کہ وہ واقعی اصل باس کے سامنے بیٹھے ہوئے ہیں۔

"باس! — آخر آپ کہنا کیا چاہتے ہیں — اس پسماندہ ملک میں ڈان اور روزی کی قبریں" — ڈان نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا اور شاید پہلی بار باس کے سخت چہرے پر مسکراہٹ رینگتی ہوئی نظر آئی لیکن مسکراہٹ طنزیہ انداز کی تھی۔

"میں جانتا ہوں کہ تم اس قدر حیران کیوں ہو رہے ہو — تم دونوں بلیک ایجنسی کے سپر ٹاپ بلیک ایجنٹ ہو — دنیا کے بیشمار ملکوں میں تم نے ایسے ایسے کارنامے سرانجام دیئے ہیں کہ یہ مشن واقعی تمہارے لئے انتہائی معمولی سا مشن ہے۔ لیکن یہ مشن صرف اسی صورت میں آسان ثابت ہو سکتا ہے کہ اگر پاکیشیا سیکرٹ سروس کے کانوں تک اس مشن کی بھنک نہ پڑے — اور اگر پاکیشیا سیکرٹ سروس تک یہ مشن پہنچ گیا تو پھر تمہاری انتہائی خوش قسمتی ہی ہو سکتی ہے کہ تم زندہ واپس آجاؤ — ورنہ واقعی تمہاری قبریں وہیں بن سکتی ہیں" — باس نے کہا۔

"پاکیشیا سیکرٹ سروس وہی جس کے چیف کا نام آپ ایکسٹو بتا رہے ہیں" — ڈان نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ روزی کے چہرے پر بھی حیرت کے آثار نمایاں تھے۔

"ہاں وہی پاکیشیا سیکرٹ سروس — جو ہے تو ایک پسماندہ ملک کی سیکرٹ سروس، لیکن اس کی اہمیت کا اندازہ تم اس بات سے لگا سکتے ہو کہ بین الاقوامی طور پر جب صدر ایکریمیا کو کسی ایسے مشن سے سابقہ پڑتا ہے جو پوری دنیا کے لئے خطرناک ثابت ہو سکتا ہے تو صدر ایکریمیا، ایکریمیا کی بے شمار ٹاپ ایجنسیوں کو چھوڑ کر پاکیشیا سیکرٹ سروس کو فعال کرنے کے خواہشمند رہتے ہیں، کیونکہ انہیں معلوم ہے کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس جیسے ہی حرکت میں

آتی ہے گی بڑے سے بڑے سیکرٹ ایجنٹ، بڑی سی بڑی مجرم تنظیمیں، بہرحال ان کے مقابلے میں ناکام ہو کر رہ جائیں گی — وہ دنیا کے انتہائی خطرناک ترین سیکرٹ ایجنٹ سمجھے جاتے ہیں۔ اس سیکرٹ سروس کا خاص آدمی ایک شخص علی عمران ہے جو اپنے آپ کو پرنس آف ڈھمپ بھی کہلاتا ہے بظاہر انتہائی مسخرہ — انتہائی معصوم اور سیدھا سادھا سا آدمی ہے لیکن درحقیقت وہ اس کا ایکٹ ہے — میرا مقصد تمہیں خوف زدہ کرنا نہیں ہے کیونکہ میں جانتا ہوں کہ تم عمران سے کسی طرح بھی کم نہیں ہو۔ میں تمہیں صرف خطرات سے آگاہ کر رہا ہوں۔ ان ساری باتوں کو سامنے رکھ کر تم دونوں کا انتخاب کیا گیا ہے کہ اگر بفرض محال پاکیشیا سیکرٹ سروس کو اس بارے میں معلوم بھی ہو جائے تو تم دونوں میں ایسی صلاحیتیں موجود ہیں کہ تم یہ مشن پھر بھی مکمل کر سکتے ہو — لیکن بنیادی بات اس مشن میں یہی ہے کہ یہ مشن اس طرح مکمل ہو کہ پاکیشیا کے کسی فرد کو اس کا علم نہ ہو سکے۔ اگر کسی بھی سطح پر اس کا علم ہو جاتا ہے تو پھر یہ مشن بیکار ہو جائے گا پھر تمہیں فوری طور پر اس مشن کو ترک کر دینا ہوگا" — باس نے کہا۔

"سوری باس! — آپ بے شک مجھے گولی سے اڑا دیں — میرا کورٹ مارشل کرا دیں لیکن میں ان حالات میں وہاں نہیں جا سکتا کہ چوہے کی طرح کام کروں اور اگر وہ لوگ ہوشیار ہو جائیں تو بزدل گیدڑ کی طرح مشن چھوڑ کر واپس آجاؤں — یہ میری فطرت کے خلاف ہے۔ میں اپنی طرف سے پوری کوشش کروں گا کہ کسی کو معلوم ہوئے بغیر مشن مکمل ہو جائے لیکن پھر بھی اگر انہیں معلوم ہو جاتا ہے اور وہ مقابلے پر آتے ہیں تو میں اس وقت تک واپس نہیں آؤں گا جب تک ان کی قبروں پر لگے ہوئے کتبے

نہ پڑھ لوں ۔۔۔ آئی ایم ویری سوری باس" ۔۔۔ ڈان نے انتہائی سخت اور مضبوط لہجے میں کہا۔

"تم کیا کہتی ہو روزی" ۔۔۔ ؟ باس نے ہونٹ چباتے ہوئے روزی سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

"باس! ۔۔۔ ڈان ٹھیک کہہ رہا ہے۔ ان حالات میں فرار سے تو بہتر ہے کہ ہم خودکشی کر لیں" ۔۔۔ روزی نے بھی سپاٹ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ویری گڈ ۔۔۔ میں یہی بات تم دونوں کے منہ سے سننا چاہتا تھا۔ ویسے مجھے تم دونوں کی فطرت کا شاید تم دونوں سے بھی زیادہ علم ہے۔ لیکن تم دونوں نے میری بات مکمل طور پر سنے بغیر اپنے جذبات کا اظہار شروع کر دیا ہے ۔۔۔ میں نے یہ نہیں کہا کہ تم مشن کو ترک کرنے کے بعد واپس آجاؤ ۔۔۔ نہیں ۔۔۔ مجھے معلوم ہے کہ یہ تمہاری فطرت کے خلاف ہے۔ یہ ریڈ فائل والا مشن تمہارا اصل مشن نہیں ہے ۔۔۔ تمہارا اصل مشن اور ہے۔ یہ مشن تو ہنگامی طور پر سامنے آیا ہے اور میں نے فیصلہ کیا ہے کہ تم پہلے اس مشن کو مکمل کرو۔ اس کے بعد دوسرے مشن پر کام کرو" باس نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اصل مشن ۔۔۔ وہ کیا ہے" ۔۔۔ ؟ ڈان اور روزی دونوں نے چونک کر حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

"پہلے اس مشن کی بات مکمل ہو جائے۔ اس مشن کی بنیاد صرف اس بات پر ہے کہ اس کا علم کسی کو نہ ہو ۔۔۔ پاکیشیا حکومت ۔۔۔ پاکیشیا سیکرٹ سروس سمیت کسی کو بھی نہیں۔ کیونکہ اگر اس بات کا علم پاکیشیا کو

ہو جاتا ہے کہ اس نظام کے بنیادی فارمولے کی فلم حاصل کر لی گئی ہے، یا اس کی کوشش کی گئی ہے تو وہ فوراً سمجھ جائیں گے کہ ریڈ گارڈ نظام کا علم دوسروں کو ہو گیا ہے۔ جب کہ وہ اسے پوری دنیا سے خفیہ رکھنا چاہتے ہیں ۔۔۔ سوائے شوگران حکومت کے وہ اور کسی کو اس کی بھنک بھی نہیں پڑنے دینا چاہتے اور اسی میں ان کی کامیابی ہے۔ جیسے ہی ریڈ گارڈ کے بارے میں کوشش کا علم ہوا تو پھر یا تو وہ اس نظام کو اپنانے کا سرے سے خیال ہی چھوڑ دیں گے ۔۔۔ یا پھر اس کی بنیاد تبدیل کر دیں گے اور دونوں صورتوں میں اس مشن کی تکمیل کا ہمیں کوئی مفاد حاصل نہ ہو گا ۔۔۔ تم دونوں اب میری بات سمجھ گئے ہو" ۔۔۔ باس نے مزید وضاحت کرتے ہوئے کہا۔

"یس باس ۔۔۔ اب بات سمجھ میں آ گئی ہے" ۔۔۔ ڈان اور روزی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ایک لحاظ سے یہ مشن مادام روزی کی بے پناہ ذہانت کا امتحان ہو گا ڈان کی تیز کارکرگی اور ایکشن صلاحیتیں اس مشن میں سامنے نہ آ سکیں گی۔ لیکن دوسرا مشن ڈان کا ہو گا ۔۔۔ بہرحال اگر تم دونوں کسی کو معلوم ہوئے بغیر مشن مکمل کر لیتے ہو اور ریڈ گارڈ فارمولے کی فلم ہم تک پہنچ جاتی ہے تو یہ ہمارے لئے بے حد مسرت کا باعث ہو گی ۔۔۔ لیکن اگر انہیں علم ہو جاتا ہے تو پھر تمہیں مشن مکمل کرنے کی ضرورت باقی نہیں رہتی ۔۔۔ تم اسے فوری طور پر ترک کر کے اپنے اصل مشن پر کام شروع کر دو گے" ۔۔۔ باس نے کہا۔

"ٹھیک ہے باس!" ۔۔۔ آپ بے فکر رہیں، یہ مشن بھی مکمل ہو گا

اور دوسرا بھی" ـــــــ روزی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اب دوسرے مشن کے بارے میں سن لو ـــــــ پاکیشیا میں ایک سائنسدان ہے ڈاکٹر ہاشم ـــــــ تم نے اسے ہلاک کرنا ہے اور بس" ـــــــ باس نے مسکراتے ہوئے کہا اور ڈان اور روزی کے منہ حیرت کی شدت سے کھلے کے کھلے رہ گئے۔ وہ دونوں بے اختیار اس طرح ایک دوسرے کو دیکھنے لگے جیسے کہہ رہے ہوں کہ کہیں باس کے ذہن میں کوئی خلل تو نہیں آ گیا۔

"میں تم دونوں کی کیفیات اچھی طرح سمجھ رہا ہوں" ـــــــ باس نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"باس! ـــ کہیں آج فرسٹ اپریل تو نہیں ہے کہ آپ ہم دونوں کو فول بنا رہے ہیں" ـــــــ ڈان نے بے اختیار کلائی پر بندھی ہوئی گھڑی میں تاریخ دیکھتے ہوئے کہا۔

"تو تمہارا خیال ہے کہ یہ کوئی مشن ہی نہیں ہے" ـــــــ باس اسی طرح طنزیہ انداز میں مسکرا رہا تھا۔

"باس! ـــــ ایک سائنسدان کی ہلاکت کا مشن ہو اور بلیک ایجنسی اس پر کام کرے اور بلیک ایجنسی کے ڈان اور روزی یہ مشن مکمل کریں ـــــ مجھ میں تو اب مزید حیرت زدہ ہونے کی تاب ہی باقی نہیں رہی" ـــــــ ڈان نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"سنو! ـــ جسے تم آسان مشن سمجھ رہے ہو، وہ اس وقت ایکریمیا روسیاہ۔ گریٹ لینڈ، اسرائیل اور اس جیسے دوسرے ممالک جو ظاہراً یا خفیہ طور پر پاکیشیا کو سائنسی یا دفاعی طور پر ناقابل تسخیر بنتا نہیں دیکھنا چاہتے۔ ان سب ممالک کی ٹاپ سیکرٹ ایجنسیاں، ایکریمیا کی سوائے چند ایجنسیوں

کو چھوڑ کر باقی سب ایسی ایجنسیاں جو پاکیشیا میں کام کرتی ہیں سب اس مشن میں ناکام ہو چکی ہیں۔ گذشتہ چار سالوں سے مسلسل اس مشن پر کام جاری ہے لیکن نتیجہ سوائے ناکامی اور ایجنٹوں کی موت کے اور کچھ نہیں نکل سکا، اور تمہیں یہ سن کر خوشی ہو گی کہ اسرائیل نے آخر کار صدر ایکریمیا سے خاص طور پر درخواست کی ہے کہ یہ مشن بلیک ایجنسی کے سپرد کیا جائے جس کے ریکارڈ میں اب تک ناکامی کا خانہ نہیں بن سکا" ـــــــ باس نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا اور ڈان اور روزی کی حالت دیکھنے والی تھی۔

"یعنی ایک سائنسدان کو ہلاک نہیں کیا جا سکا ـــــ کیوں ـــــ کیا وہ سائنسدان مافوق الفطرت ہے یا اس نے سلیمانی ٹوپی ایجاد کر رکھی ہے کہ وہ پہن کر کسی کو نظر نہیں آتا ـــــ آخر وجہ کیا ہے ان سب ایجنسیوں کی ناکامی کی" ـــــــ ؟ ڈان نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ناکامی کی صرف دو وجوہات ہیں ـــــــ نمبر ایک یہ کہ اس سائنسدان کے گرد ہر لحاظ سے ناقابل تسخیر حفاظتی حصار قائم کر دیئے گئے ہیں اور دوسری وجہ یہ ہے کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس جو مستقل طور پر تو اس سائنسدان کی حفاظت نہیں کرتی، لیکن اطلاع ملنے پر فوراً اس تنظیم کے خلاف کام شروع کر دیتی ہے جو سائنسدان کو ہلاک کرنے کی کوشش میں مصروف ہوتی ہے ـــــ نتیجہ مکمل ناکامی، موت اور تباہی کی صورت میں برآمد ہوتا ہے اور اعداد و شمار کے لحاظ سے بتا دوں کہ اس مشن پر اب تک ایکریمیا کی دو بلیک ایجنسیاں مکمل طور پر تباہ ہو چکی ہیں۔ مختلف ایجنسیوں کے پچیس سے زیادہ ٹاپ سپر ایجنٹس ہلاک ہو چکے ہیں۔ اسرائیل کے اٹھارہ ٹاپ ایجنٹس روسیاہ کی چار تنظیمیں اور بیس سے زائد ایجنٹس، اور اس کے علاوہ نجانے کتنے

افراد اپنی گردنیں تڑوا چکے ہیں لیکن ڈاکٹر ہاشم کو ہلاک نہیں کیا جا سکا" ـــــ باس نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوہ! ـــ واقعی ان حالات میں تو یہ واقعی ڈان اور روزی کا مشن لگ رہا ہے اور باس! ـــ کیوں نہ ہم پہلے یہ مشن مکمل کریں پھر وہ فائل والا مشن بھی کر لیں گے" ـــــ ڈان نے کہا۔

"نہیں ـــ ریڈ گارڈ نظام مکمل ہونے والا ہے اس کے بعد اس کا فارمولا پاکیشیا سیکرٹ سروس کے چیف ایکسٹو کی تحویل میں چلا جائے گا اس کے بعد اس فارمولے کے حصول کے لئے کام کرنے کا مطلب یہی ہوگا کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کو علم ہو جائے اور مسئلہ ختم۔ چنانچہ پہلے یہی مشن مکمل ہوگا اس کے بعد ڈاکٹر ہاشم والا" ـــــ باس نے فیصلہ کن لہجے میں کہا۔

"ٹھیک ہے باس! ـــ آپ بے فکر رہیں۔ دونوں مشن ہی مکمل ہو جائیں گے۔ لیکن ان کی تفصیلات" ـــــ ڈان نے بااعتماد لہجے میں کہا۔

"گڈ شو ـــ اس بااعتماد لہجے کا مطلب یہ ہے کہ تم واقعی کامیاب ہو گے ضروری فائلیں تمہارے دفتر پہنچ جائیں گی لیکن تم نے انہیں ساتھ نہیں لے جانا ہوگا۔ ضروری تفصیلات ذہن نشین کر لینا اور بس ـــ ویسے ان مشنز کی تکمیل کے لئے تم مکمل طور پر آزاد ہو گے جس طرح چاہو انہیں مکمل کرو ـــ پاکیشیا میں ہمارا ایک لوکل گروپ موجود ہے چاہو تو اس سے رابطہ کر لو۔ چاہو تو اپنا جیکی والا سیکشن یہاں سے ساتھ لے جاؤ ـــــ میری طرف سے کوئی پابندی نہیں ہوگی۔ بس میں صرف اتنا چاہتا ہوں کہ پہلے مشن کا جو نتیجہ نکلے سو نکلے ـــ دوسرے مشن میں مجھے سو فیصد کامیابی چاہیئے۔ میں بلیک ایجنسی کا ریکارڈ ہر صورت میں ناکامی کے لفظ سے پاک رکھنا

چاہتا ہوں" ـــ باس نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"آپ فکر نہ کریں ـــ دوسرا مشن تو واقعی بلیک ایجنسی کی عزت کا مسئلہ ہے ـــ ویسے پہلا مشن بھی مکمل ہوگا ـــ لیکن اس ڈاکٹر ہاشم کے بارے میں تفصیلات کی فائل بھی تو آپ دیں گے ہمیں" ـــــ ڈان نے کہا۔

"نہیں ـــ فی الحال تمہیں پہلے مشن کے بارے میں تفصیلات بتائی جائیں گی ـــ جب تم اس بارے میں مجھے رپورٹ دو گے تو اس وقت دوسرے مشن کے بارے میں تفصیلی ہدایات دونگا" ـــ باس نے کہا۔

"ٹھیک ہے باس! ـــ جیسے آپ مناسب سمجھیں" ـــــ ڈان اور روزی دونوں نے بیک آواز ہو کر کہا۔

"تم جیکی اور اس کے پورے سیکشن کو ساتھ لے جاؤ تاکہ کسی لوکل آدمی سے تمہارا رابطہ نہ ہو سکے ـــ اسی طرح یہ مشن کامیاب ہو سکتا ہے ـــ لوکل گروپ کے باس کا نام بھی جیکی ہے ـــ بہرحال آخری بات سن لو کہ تمہارا مشن صرف فلم کے حصول تک محدود ہوگا۔ فلم حاصل کرتے ہی تم نے یہ فلم پاکیشیا میں موجود ایک آدمی کے حوالے کر دینی ہے اور بس ـــ جب فلم مجھ تک پہنچ جائے گی اس کے بعد تمہیں دوسرے مشن کے بارے میں تفصیلی ہدایات دونگا" ـــــ باس نے کہا۔

"وہ آدمی کون ہے" ـــ ؟ ڈان نے چونک کر پوچھا۔

"لوکل گروپ کے سلسلے میں تمہیں جو فائل دی جائے گی اس میں سرخ صفحے پر اس آدمی کی نشاندہی اور اس سے مل کر فلم دینے تک کے تمام کوڈ درج ہوں گے" ـــــ باس نے جواب دیا۔

"او۔کے باس! ـــــ اب ہمیں اجازت۔ تاکہ ہم تیاری کرسکیں" ـــــ ڈان نے کہا اور باس کے سر ہلانے پر وہ کرسی سے اٹھا اور بیرونی دروازے کی طرف مُڑ گیا۔

روزی بھی مسکراتی ہوئی اٹھی اور سر کے اشارے سے باس کو سلام کر کے ڈان کے پیچھے بیرونی دروازے کی طرف مُڑ گئی۔

"وش یو گڈ لک" ـــــ باس کی آواز سنائی دی اور اس کے ساتھ ہی بیرونی دروازہ خود بخود کھل گیا۔

"عمران صاحب! ـــــ آپ نے ہم سب سے غلط بیانی کیوں کی ـــــ؟ کیا ثریا ہماری بہن نہیں ہے" ـــــ؟ صفدر نے غصیلے لہجے میں کہا۔ وہ اس وقت ایک معروف ہوٹل کے لان میں بیٹھے چائے پی رہے تھے۔ لسٹ میں موجود تمام سامان، لباس اور زیورات ایک ہی شاپنگ پلازہ سے مل گیا تھا اس لئے عمران نے انہیں سر رحمان کی کوٹھی کا پتہ دے کر سارا سامان وہاں بھجوانے کا کہہ دیا اور اس کے ساتھ ہی اس نے کوٹھی فون کر کے اماں بی سے کہہ بھی دیا کہ ثریا کے لئے جو لسٹ انہوں نے دی تھی وہ سامان وہ خرید کر بھجوا رہا ہے۔ اس فون سے پہلی بار صفدر اور اس کے ساتھیوں کو اس بات کا علم ہوا تھا کہ مسئلہ جولیا اور عمران کی شادی کا نہ تھا بلکہ یہ سارا سامان ثریا کی شادی کے سلسلے میں منگوایا گیا تھا۔ وہاں تو وہ پبلک جگہ کی وجہ سے خاموش رہے اور جولیا وعدے کے مطابق انہیں چائے پلانے کے لئے اس خوبصورت ہوٹل میں لے آئی تو یہاں آکر صفدر نے عمران سے بات کی۔

"غلط بیانی ۔۔ کیا مطلب" ۔۔۔۔ عمران نے اس طرح حیران ہو کر پوچھا جیسے اُسے علم ہی نہ ہو۔

"آپ نے ہمیں یہ تاثر کیوں دیا کہ یہ سامان جولیا کی شادی کے سلسلے میں منگوایا جارہا ہے" ۔۔۔۔ صفدر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"جولیا کی شادی ۔۔۔ یعنی کیا مطلب! ۔۔۔ کیا واقعی جولیا شادی کر رہی ہے ۔۔۔ اوہ! پھر تو مجھے بھی کوئی تحفہ وغیرہ خرید لینا چاہیئے تھا۔ دولہا میاں کے لئے" ۔۔۔۔ عمران نے پریشان ہوتے ہوئے کہا۔

"یو شٹ اَپ نانسنس" ۔۔۔۔ اس سے پہلے کہ کوئی بولتا، جولیا نے غصے سے پھٹ پڑنے والے لہجے میں کہا اور عمران اس طرح حیرت سے جولیا کو دیکھنے لگا جیسے اُسے سمجھ نہ آرہا ہو کہ آخر جولیا کیوں غصے میں آگئی ہے۔

"اچھا تحفہ خریدنا نانسنس ہے ۔۔۔۔ چلو ٹھیک ہے نہ خریدوں گا نہیں۔ اب شاپ لفٹنگ تو فیشن بن چکا ہے" ۔۔۔۔ عمران نے سر ہلا کر کہا۔

"میں جارہی ہوں" ۔۔۔۔ جولیا نے اٹھ کر پیر پٹختے ہوئے کہا اور پھر تیزی سے مڑ کر بیرونی گیٹ کی طرف بڑھ گئی۔

"عمران صاحب! ۔۔۔ آپ کو جولیا کے جذبات کا لحاظ رکھنا چاہیئے" ۔۔ صفدر نے اس بار قدرے ناخوشگوار لہجے میں کہا اور پھر خود اٹھ کر تیز تیز قدم اٹھاتا جولیا کے پیچھے چل پڑا۔

"کمال ہے ۔۔۔ سامان کیا خرید کر دیا ہے۔ اب رعب بھی جمانے لگے ہیں" ۔۔۔۔ عمران نے بُرا سا منہ بناتے ہوئے کہا۔

"ویسے عمران صاحب! ۔۔۔ ہم سب یہی سمجھے تھے کہ آپ جولیا سے شادی پر رضامند ہو گئے ہیں اور یہ سامان کی خریداری اسی سلسلے میں ہو رہی

ہے" ۔۔۔۔ کیپٹن شکیل نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ارے میں تو رضا ہی رضا ہوں مسئلہ اس منہ صاحب کا ہے ۔۔۔۔ وہ ہرے پر نقاب اوڑھے ساری رضائیں منہ بلکہ بند کئے بیٹھا ہے" ۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

اسی لمحے صفدر، جولیا کو ہمراہ لئے واپس آگیا۔ وہ شاید اُسے سمجھا بجھا کر واپس لے آیا تھا۔ جولیا کا چہرہ سُتا ہوا تھا اور وہ خاموش سی آکر کرسی پر بیٹھ گئی تھی۔

"وہ لسٹ اور بل کہاں ہے صفدر" ۔۔۔۔ عمران نے صفدر سے مخاطب ہو کر پوچھا۔ لہجہ بے حد سنجیدہ تھا۔

"کیوں" ۔۔۔۔ صفدر نے چونک کر پوچھا۔

"وہ مجھے دو۔ میں باس کو بھجوا دیتا ہوں" ۔۔۔۔ عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"عمران صاحب! ۔۔۔ آپ کو پہلی بار میں نے اس قسم کی بات کرتے دیکھا ہے میرا مقصد یہ نہ تھا کہ مجھے یہ خریداری بوجھ محسوس ہوتی ہے ۔۔۔ ثریا میری بھی چھوٹی بہن ہے۔ میں تو صرف اس لئے کہہ رہا تھا کہ آپ مجھے پہلے بتا دیتے تو مجھے اور بھی زیادہ مسرت ہوتی" ۔۔۔۔ صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ماشاءاللہ ۔۔ ماشاءاللہ ۔۔۔ یہ ثریا سے زیادہ میری خوش قسمتی ہے۔ ورنہ اماں بی نے تو الٹی میٹم دے دیا تھا کہ تم بڑے بھائی ہو اس لئے خرچہ تمہیں ہی کرنا ہوگا اور میں سوچ رہا تھا کہ اب فیاض کی منت کروں ۔۔۔۔ ویسے میرا یہ مقصد نہ تھا جو تم سمجھے ہو ۔۔۔۔ وہ باس تو ڈیڈی سے بھی زیادہ بڑا کنجوس ہے۔ وہ کہاں سے بل دے گا۔ میں تو اس لئے اُسے یہ لسٹ اور بل بھیجنا

چاہتا تھا تاکہ اُسے معلوم ہو سکے کہ زیادہ خرچہ نہیں آتا۔ بس یہی ڈیڑھ دو لاکھ کی معمولی رقم لگتی ہے۔ وہ خوامخواہ ڈر کے مارے اس معاملے کو ٹالے چلا آرہا ہے۔" عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"کس معاملے کو ۔۔۔ کس کی بات کر رہے ہو" ۔۔۔ جولیا نے چونک کر پوچھا۔

"تفصیل کا تو مجھے علم نہیں ۔۔۔ مجھے تو سر سلطان نے بتایا ہے کہ ان کی معرفت باس سے بات چیت کی جا رہی ہے۔ کیونکہ بہرحال وہ سیکرٹ سروس کا چیف ہے اس کی اجازت کے بغیر تو مسئلہ حل نہیں ہو سکتا" ۔۔۔ عمران نے سر ہلاتے ہوئے جواب دیا اور جولیا کا ستا ہوا چہرہ بے اختیار کھل اٹھا لیکن شرم کے مارے اس نے منہ بے اختیار دوسری طرف کر لیا۔ ظاہر ہے وہ سمجھ گئی تھی کہ سر سلطان کی معرفت عمران کی بات ہی کی جا سکتی تھی۔

"لیکن عمران صاحب ۔۔۔ اس کے لئے تو اصل معاملہ آپ کی اماں بی کا ہے۔ اگر وہ اڑ جائیں تو پھر باس کی بھی مجال نہیں کہ وہ ٹال مٹول کر سکے"۔ کیپٹن شکیل نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اماں بی کی طبیعت تو تم جانتے ہو۔ وہ پہلے اپنے بیٹے سے تو فارغ ہو جائیں۔ پھر ہی کسی اور کا نمبر آتا ہے" ۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور عمران کا یہ فقرہ سن کر جولیا تو جولیا سارے ممبران بری طرح چونک پڑے۔

"کیا مطلب ۔۔۔ کیا سر سلطان آپ کے علاوہ کسی اور کے لئے بات کر رہے ہیں" ۔۔۔ ؟ اس بار صفدر نے حیران ہو کر پوچھا۔

"میرے علاوہ ۔۔۔ کیا مطلب" ۔۔۔ عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا اور جولیا کو اس کے اس فقرے اور چونکنے نے ایک بار پھر مسکرانے پر مجبور کر دیا۔

"صفدر ۔۔۔ میرا خیال ہے اب چلنا چاہئے۔ بہت دیر ہو گئی ہے" ۔۔۔ کیپٹن شکیل نے شاید معاملے کی نزاکت کو محسوس کرتے ہوئے کہا اور اُٹھ کھڑا ہوا۔

"ہاں چلو" ۔۔۔ صفدر نے سر ہلاتے ہوئے کہا اور اٹھ کھڑا ہوا۔ وہ بھی شاید کیپٹن شکیل کا اشارہ سمجھ گیا تھا کہ اس معاملے کو اگر مزید واضح کیا گیا تو جولیا کے جذبات لازماً مجروح ہوں گے کیونکہ وہ عمران کی فطرت کو اچھی طرح سمجھتے تھے۔ لیکن اس سے پہلے کہ باقی ساتھی بھی اٹھتے، ویٹر تیز تیز قدم اٹھاتا ان کے قریب آگیا۔

"آپ میں سے علی عمران صاحب کون ہیں" ۔۔۔ ویٹر نے بڑے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"اگر سینگوں والی نشانی نہ بتائی گئی ہو تو پھر میں ہوں۔ ورنہ یہ ہیں"۔ عمران نے مسکرا کر صفدر کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

"سینگوں والی نشانی" ۔۔۔ ویٹر نے حیران ہو کر کہا جیسے بات اس کی سمجھ میں نہ آئی ہو۔

"بھئی سارے اُردو ادب میں ایک ہی تو محاورہ ہے ۔۔۔ وہ سر سے سینگ غائب ہونے والا" ۔۔۔ عمران نے کہا اور اس بار ویٹر بے اختیار ہنس پڑا۔

"صاحب ۔۔۔ یہ خط ایک لیڈی صاحبہ نے دیا ہے کہ جا کر علی عمران صاحب کو دے آؤ" ۔۔۔ ویٹر نے ہنستے ہوئے کہا اور ہاتھ میں پکڑا ہوا لفافہ آگے کر دیا۔

"لیڈی صاحبہ نے ۔۔۔ مجھے دکھاؤ" ۔۔۔ جولیا نے بری طرح چونک کر کہا اور پھر تیزی سے ویٹر کے ہاتھ سے لفافہ جھپٹ لیا۔ ہوٹل کا مخصوص لفافہ تھا۔ ویٹر سلام کر کے واپس مڑ گیا۔ عمران بڑے اطمینان اور سکون سے بیٹھا

ہوا تھا۔ اس کے چہرے پر کوئی تجسس نہ تھا جب کہ باقی ساتھی اور جولیا کے چہرے تجسس کی آماجگاہ بنے ہوئے تھے۔ کیونکہ لیڈی صاحبہ کا مطلب یہی لیا جا سکتا تھا کہ کوئی امیر کبیر عورت ہوگی۔

جولیا نے کانپتے ہوئے ہاتھوں سے لفافہ کے اندر موجود کاغذ نکالا۔ کاغذ پر صرف ایک لائن درج تھی جسے انگریزی میں لکھا گیا تھا۔

"علی عمران! تمہیں دیکھ کر مجھے اور کسی کو دیکھنے کی خواہش نہیں رہی کیا تم مجھ سے ملنا پسند کرو گے" ——— اور اس لائن کے نیچے گلاب کا ایک پھول سیاہی سے بنایا گیا تھا اور کچھ نہ تھا۔

"یہ کون ہے" ——— ؟ جولیا نے بے اختیار پھنکارتے ہوئے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

"کون" ——— عمران نے چونک کر پوچھا۔ کیونکہ واقعی اسے معلوم ہی نہ تھا کہ خط میں کیا درج ہے اور خط کس کی طرف سے ہے۔

"جس نے یہ لکھا ہے" ——— جولیا نے غصیلے لہجے میں خط عمران کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔ اس کے چہرے پر غصہ تھا جب کہ صفدر اور دوسرے ساتھی مسکرا رہے تھے۔ وہ اسے بھی عمران کی کوئی شرارت ہی سمجھ رہے تھے کیونکہ ظاہر ہے کوئی بھی کسی کو اس طرح خط نہیں لکھتا۔

"اوہ! - کیا رومانٹک فقرہ ہے۔ پھر نیچے گلاب کا پھول ——— کیا خوبصورت انداز ہے۔ اب تو اس سے ملنا پڑے گا" ——— عمران نے بڑے تعریفی انداز میں خط پڑھتے ہوئے کہا۔

"میں پوچھ رہی ہوں یہ کون ہے" ——— جولیا نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"اگر تم مجھ پر شرلاک ہومز ہونے کا لیبل چسپاں نہ کر دو تو میں بتا سکتا ہوں کہ یہ خط لکھنے والی کوئی خوبصورت اور نوجوان ایکریمین لڑکی ہے۔ جس کا نام روزیا روزی ہے ——— وہ واقعی مجھ سے ملنے ایکریمیا سے آئی ہے۔ اور شاید اس نے پہلی بار مجھے دیکھا ہے ——— بہرحال میرا فوٹو اس کے پاس ضرور موجود ہے" ——— عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور جولیا سمیت سارے ساتھی حیرت سے اسے دیکھنے لگے۔

"اس کا مطلب ہے کہ تم اسے پہلے سے جانتے ہو" ——— جولیا نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"کاش اس قدر آرٹسٹک ذہن رکھنے والی کو جانتا ہوتا" ——— عمران نے ایک مسرت بھرا سانس لیتے ہوئے کہا۔

"میں دیکھتی ہوں کون ہے یہ ——— میں نے اس کی آنکھیں نہ نوچ لیں تو ——— بے شرم بے حیا" ——— جولیا نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا اور تیزی سے کاؤنٹر کی طرف بڑھنے لگی۔

"عمران صاحب! ——— کیا یہ آپ کی شرارت ہے" ——— صفدر نے جولیا کے جانے کے بعد پوچھا۔

"شرارت! ——— کیا مطلب ——— تمہارا کیا مطلب ہے۔ ایسی رومانٹک شرارت میں کر سکتا ہوں ——— کیا تمہیں میری جنس بدلی ہوئی نظر آ رہی ہے"۔ عمران نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا۔

"تو پھر یہ کس کا خط ہو سکتا ہے ——— اور کیوں یہ خط لکھا گیا ہے"؟ صفدر نے اس بار سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"تمہارا مطلب ہے کہ تم لوگوں کی طرح دوسرے بھی ناقدر شناس ہیں۔

جیسے بڑے بڑے قدرشناس پڑے ہیں" ——— عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا اور اس بار صفدر کے ساتھ ساتھ باقی ساتھی بھی ہنس پڑے۔

"اگر واقعی آپ نہیں جانتے تو پھر آپ نے اتنے سارے اندازے کیسے لگا لئے کہ یہ لڑکی ایکریمین ہے اور اس نے پہلے آپ کا فوٹو دیکھ رکھا ہے۔ وغیرہ وغیرہ" ——— اس بار صدیقی نے کہا اس کے لہجے میں کافی تجسس تھا۔

"گلاب کے پھول کی وجہ سے میں نے اس کا نام روز یا روزی کہا ہے اور اپنے نام کی جگہ گلاب کا پھول بنا دینا انتہائی رومانٹک ذہن رکھنے کی دلیل ہے تحریر کا انداز خالصتاً نسوانی ہے اور جس طرح تیزی سے الفاظ لکھے گئے ہیں یہ بات اس کے جذباتی پن اور نوجوانی کی دلیل ہے ——— تحریر میں وہ پختگی نہیں ہے جو ادھیڑ عمر لوگوں کی تحریر میں خود بخود آجاتی ہے ——— خوبصورت اس لئے کہا ہے کہ اس قدر لطیف حس جمال رکھنے والی لڑکی یقیناً خوبصورت ہی ہوگی ——— تحریر انگریزی میں ہے لیکن بعض لفظوں کے سپیلنگ بتا رہے ہیں کہ لکھنے والی کا تعلق ایکریمیا سے ہے ——— اور یہاں ویٹر تک مجھے نہیں پہچانتا تو اس لڑکی کا نہ صرف مجھے پہچان جانا بلکہ میرا نام بھی جان لینا یہ اس بات کی دلیل ہے کہ اس نے لازماً میرا فوٹو دیکھا ہے ——— اور رہی یہ بات کہ وہ مجھ سے ملنے ایکریمیا سے یہاں آئی ہے تو بھئی، اب کم از کم میں اتنی سی خوش فہمی میں مبتلا تو ہو ہی سکتا ہوں" ——— عمران نے کہا اور سارے ساتھیوں کے حلق سے بے اختیار قہقہہ نکل گیا۔

اسی لمحے جولیا واپس آتی دکھائی دی اور سب اسے چونک کر دیکھنے لگے

"یہ لازماً عمران کی شرارت ہے ۔ وہاں وہ ویٹر ہی نہیں ہے۔ اور میں نے سپروائزر سے پوچھا تو اس نے بتایا ہے کہ اس حلیئے کا کوئی ویٹر سرے سے

ہوٹل میں موجود ہی نہیں ہے" ——— جولیا نے بُرا سا منہ بناتے ہوئے کہا۔

"اوہ! ——— وہ ویٹر صاحب مجھ سے بھی زیادہ حسین ثابت ہوئے ——— وہ کیا کہا ہے ایک شاعر نے کہ مجھ سے زیادہ خوش قسمت تو نامہ بر رہا کہ نامہ پہنچاتے پہنچاتے رقیب بن بیٹھا" ——— عمران نے کہا۔

"ہونہہ ——— خوامخواہ اپنی اہمیت بڑھانے کے لئے تم ایسا ہی گھٹیا مذاق کر سکتے ہو ——— آؤ صفدر، چلیں" ——— جولیا نے کہا اور پھر گیٹ کی طرف بڑھ گئی۔

"ارے ارے ——— وہ چائے کا بل تو دیتی جاؤ" ——— عمران نے چونک کر کہا۔

"فکر نہ کرو ——— وہ میں کاؤنٹر پر ادا کر چکی ہوں" ——— جولیا نے مڑ کر کہا۔

"آیئے عمران صاحب" ——— صفدر نے عمران کو اسی طرح کرسی پر بیٹھے دیکھ کر کہا۔

"آں ——— ہاں چلو" ——— عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور اٹھ کھڑا ہوا۔ ویسے اس کے اپنے ذہن میں کھلبلی سی مچی ہوئی تھی کہ آخر یہ اس رقعے کا مقصد کیا ہے۔ اس کی چھٹی حس کہہ رہی تھی کہ اس رقعے کے پیچھے کوئی گہرا مقصد ہو سکتا ہے۔ پہلے تو اس نے بھی اسے کسی حسین اور شوخ لڑکی کی شرارت سمجھا تھا جو شاید اسے جانتی ہو۔ لیکن اب اس حلیئے کے ویٹر کا موجود نہ ہونا ہی اسے کھٹک گیا تھا۔ اس کا مطلب تھا کہ جس نے بھی یہ رقعہ لکھا ہے وہ نہیں چاہتی کہ اس کا حلیہ عمران یا اس کے ساتھیوں کو معلوم ہو سکے۔ پھر گیٹ کے قریب پہنچتے پہنچتے وہ یکلخت چونک پڑا۔ اس کے ذہن میں ایک جھماکا سا ہوا۔

"اوہ ٹھہرو ۔۔۔ ایک منٹ" ۔۔۔ عمران نے چونک کر سارے ساتھیوں سے کہا اور وہ سب رُک کر اُسے دیکھنے لگے۔

"تم سب واپس جا کر کرسیوں پر بیٹھو ۔۔۔ میں باس سے بات کر کے ابھی آتا ہوں۔ میرے ذہن میں ایک خیال آیا ہے۔ ہو سکتا ہے وہ درست ہو" ۔۔۔ عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"اب کوئی اور گھٹیا مذاق سوجھ رہا ہے" ۔۔۔ جولیا نے برا سا منہ بناتے ہوئے کہا۔

"مس جولیا ۔۔۔ یہ مت بھولا کرو کہ تم صرف جولیا ہی نہیں ہو۔ اس کے علاوہ بھی تمہارا ایک عہدہ ہے" ۔۔۔ عمران نے اس بار سخت لہجے میں جواب دیا۔

"عمران صاحب ٹھیک کہہ رہے ہیں ۔۔۔ میں ان کا خدشہ سمجھ گیا ہوں۔ ہو سکتا ہے عمران کی وجہ سے ہماری حیثیت کو چیک کیا جا رہا ہو" صفدر نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"لیکن اگر یہ بات بھی تو یہ رقعہ بھیجنے کی کیا ضرورت تھی" ۔۔۔ جولیا نے منہ بناتے ہوئے کہا اس کا چہرہ بتا رہا تھا کہ اب بھی اس کے ذہن میں یہی خیال ہے کہ عمران خوامخواہ چکر چلا رہا ہے۔

"اور بھی بہت سی باتیں ہو سکتی ہیں" ۔۔۔ عمران نے سنجیدگی سے کہا اور تیزی سے واپس ہوٹل کی طرف بڑھ گیا۔ ہوٹل کی گیلری میں پبلک فون بوتھ موجود تھے۔ عمران ایک خالی فون بوتھ میں داخل ہوا اور اس نے جیب سے سکے نکالے اور فون باکس میں ڈال کر اس نے اپنے فلیٹ کے نمبر گھمانے شروع کر دیئے۔

"سلیمان بول رہا ہوں" ۔۔۔ رابطہ قائم ہوتے ہی سلیمان کی آواز سنائی دی۔

"جناب آغا سلیمان پاشا صاحب ۔۔۔ آپ کے مزاج تو بخیریت ہیں ناں ۔۔۔ موڈ تو خراب نہیں ہے" ۔۔۔ عمران نے بڑے میٹھے لہجے میں کہا۔

"کاش آپ یہ بات فون پر پوچھنے کی بجائے بالمشافہ پوچھتے تو آپ کو میرے موڈ کا عملی مظاہرہ دیکھنے کو مل جاتا" ۔۔۔ دوسری طرف سے سلیمان کی آواز سنائی دی۔

"اوہ جناب ۔۔۔ ہمیں تو آپ کے فن باورچی کا عملی مظاہرہ دیکھنے کی خواہش ہے۔ اگر آپ کہیں تو میں اپنے چند دوستوں کو رات کے کھانے کی دعوت دے دوں ۔۔۔ وہ بیچارے تمہارے اور تمہارے موڈ سے قطعاً واقف نہیں ہیں۔ سیر و سیاحت کے لئے اعظم گڑھ سے آئے ہوئے ہیں۔ بس اتفاقاً یہاں ہوٹل میں ملاقات ہو گئی۔ کہہ رہے تھے کہ ہوٹل کا بدمزہ کھانا کھاتے کھاتے تنگ آ گئے ہیں۔ اس پر میں نے تمہارے کھانے کی تعریفیں شروع کر دیں۔ لیکن میں نے ابھی باقاعدہ دعوت نہیں دی ۔۔۔ تمہارے موڈ سے ڈر لگتا ہے۔ آخر تم آل پاکیشیا کک ایسوسی ایشن کے اعزازی صدر ہو" ۔۔۔ عمران نے کہا۔

"پہلے تو یہ بتائیں کہ آپ وہاں ہوٹل میں کیا کرنے گئے تھے ۔۔۔ اب آپ نے آوارہ گردی بھی شروع کر دی ہے" ۔۔۔ دوسری طرف سے سلیمان نے کہا۔ اس کا لہجہ بتا رہا تھا کہ اس پر عمران کے خوشامدی فقروں کا کوئی اثر نہیں ہوا۔

"ارے ارے آوارہ گردی تھوڑا کر رہا ہوں ـــــ وہ ڈیڈی کی مہمان مس جولیا کو بھگت رہا ہوں۔ ڈیڈی بھی بس حکم دے دیتے ہیں کہ مہمان کو شہر کی سیر کراؤ اور مہمان صاحبہ ہیں کہ ہر ہوٹل کے باورچی خانے کا ٹیسٹ لینے پر تلی ہوئی ہے ـــــ مجھے تو یقین ہے کہ وہ یقیناً ہوٹلوں کے باورچیوں پر کوئی تحقیق کر رہی ہیں۔ یہ غیر ملکی ایسے ہی اوٹ پٹانگ کاموں کو ریسرچ کا نام دے دیتے ہیں" ـــــ عمران کی زبان پوری روانی سے چل رہی تھی۔

"آپ بھی اس ریسرچ میں شامل ہو جائیں اور اپنے دوستوں کو بھی کر لیں میں نے تو ایک اجلاس کی صدارت کرنی ہے۔ میں اس وقت تیار ہو رہا تھا جب آپ کا فون آیا ـــ سوری" ـــــ دوسری طرف سے سلیمان نے خشک لہجے میں جواب دیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔ عمران نے بُرا سا منہ بنایا اور پھر فون بوتھ سے نکل کر وہ تیز تیز قدم اٹھاتا لان کے اس حصے کی طرف بڑھ گیا جدھر اس کے ساتھی دوبارہ جا کر بیٹھ گئے تھے اور اب انہوں نے کوک منگوالی تھی۔

"سوری دوستو! ـــــ میرا باورچی تو کسی اجلاس کی صدارت کرنے جا رہا ہے اس لئے معذرت خواہ ہوں آپ کو ڈنر کی دعوت نہیں دے سکتا۔ ویسے اگر آپ کہیں تو میں آپ کے ساتھ آپ کے ہوٹل چل کر ڈنر کر لیتا ہوں کیونکہ ظاہر ہے اب مجھے بھی ڈنر باہر ہی کرنا پڑے گا ـــــ اور مس جولیا سے پوچھ لیں اگر وہ واپس ڈیڈی کی کوٹھی جانا چاہیں تو ان کی مرضی ـــــ ورنہ میری طرف سے اجازت ہے کہ وہ بھی ساتھ ہی ڈنر کر لیں۔ آخر بل تو انہوں نے اکٹھا بعد میں ہی لینا ہے" ـــــ عمران

نے ان کے قریب پہنچ کر بڑے معذرت بھرے لہجے میں کہا اور اس کے پہلے فقرے سن کر تو سب بے اختیار چونک پڑے لیکن پھر وہ نارمل ہو گئے۔

"سوری ـ میں تو واپس جاؤں گی ـــــ آپ لوگ خود آپس میں فیصلہ کر لیں" ـــــ جولیا نے معذرت بھرے لہجے میں کہا اور اٹھ کھڑی ہوئی۔

"ہمیں بھی اجازت دیجئے عمران صاحب! ـــ ہم نے بھی واپسی کا پروگرام بنانا ہے" ـــــ صفدر نے بھی اٹھتے ہوئے کہا۔

"او کے ـــ جیسے آپ کی مرضی ـــ اب مجھے فیاض کا مہمان بننا پڑے گا" ـــــ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا اور وہ سب تیز تیز قدم اٹھاتے جب گیٹ کی طرف بڑھ گئے تو عمران بھی کندھے اچکاتا ان کے پیچھے گیٹ کی طرف بڑھ گیا۔ اس کے ذہن میں یہی خیال آیا تھا کہ شاید رقعہ بھیجنے والوں نے اس بات کی تصدیق کرنی چاہی ہو کہ عمران کے ساتھی کہیں سیکرٹ سروس کے ممبرز نہ ہوں اور وہ آسانی سے ان کا تعاقب کر کے ان کی رہائش گاہیں معلوم کر لیں۔ اس نے جان بوجھ کر سلیمان سے بھی ایسی باتیں کی تھیں کہ سلیمان انکار کر دے۔ کیونکہ وہ سلیمان کی ذہانت سے اچھی طرح آگاہ تھا اور وہی ہوا۔ سلیمان نے اس کی مرضی کے عین مطابق جواب دیا اور اب اس کے ساتھی بھی اشارہ سمجھ گئے تھے۔ عمران کو معلوم تھا کہ وہ اب اپنے اپنے فلیٹ میں جانے کی بجائے کسی ہوٹل میں جائیں گے اور پھر اپنے تعاقب کا ہر لحاظ سے خیال رکھنے کے بعد ہی وہاں سے کسی خفیہ دروازے سے نکل کر اپنی رہائش گاہوں پر پہنچ جائیں گے۔ اس طرح اگر واقعی عمران کا خدشہ درست ہوا تو رقعہ بھیجنے والوں کی پلاننگ فیل ہو جائے گی۔ اُسے یقین تھا کہ رقعہ

بھیجنے والے یا ان کے آدمی یقیناً اس کے آس پاس موجود ہوں گے لیکن ظاہر ہے چونکہ وہ انہیں پہچانتا نہ تھا اس لئے اب ہوٹل میں انہیں تلاش کرنا حماقت ہی تھی۔

عمران کو یقین تھا کہ جلد ہی اس رقعے کا اصل مقصد سامنے آجائے گا اور اس نے واقعی موڈ بنالیا تھا کہ آج رات کا کھانا فیاض کے ساتھ کھا کر وہ واپس اپنے فلیٹ جائے گا۔

ٹیلیفون کی گھنٹی بجتے ہی صوفے پر نیم دراز روزی چونک کر سیدھی ہوئی اور پھر اس نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھالیا۔

"یس"۔۔۔ روزی نے سپاٹ لہجے میں کہا۔

"جیکی بول رہا ہوں مادام"۔۔۔ دوسری طرف سے ایک مردانہ آواز سنائی دی۔ لہجہ بے حد مؤدبانہ تھا۔

"کیا رپورٹ ہے"۔۔۔ روزی نے چونک کر پوچھا۔

"مادام!۔۔۔ عمران کے ساتھی سیکرٹ سروس کے ممبر نہیں ہیں۔ وہ غیر ملکی عورت اس کے ڈیڈی کی مہمان ہے اور باقی لوگ اس کے دوست ہیں جو اعظم گڑھ سے یہاں سیر و تفریح کے لئے آئے ہوئے ہیں اور ہوٹل خیابان میں رہائش پذیر ہیں"۔۔۔ جیکی نے کہا۔

"ویری بیڈ۔۔۔ میرا تو خیال تھا کہ یہ لوگ سیکرٹ سروس کے ارکان ہوں گے اور ان کی رہائش گاہیں معلوم ہوتے ہی ہم ان پر چڑھ دوڑیں

گے ـــ بہرحال تفصیل بتاؤ" ـــــ روزی نے منہ بناتے ہوئے مایوس سے لہجے میں کہا۔

"مادام !ـــ میں نے ویٹر کے رُوپ میں جاکر جب عمران کو رقعہ دیا تو پھر میں نے فوراً جاکر ویٹر کی وردی بھی اتار دی اور ماسک میک اپ بھی صاف کر دیا ـــ اس دوران وہ سب اٹھ کر گیٹ کے قریب پہنچ چکے تھے لیکن وہاں سے وہ واپس پلٹ گئے جب کہ عمران ہوٹل کے برآمدے میں فون کرنے آگیا۔ میں چونکہ اس وقت برآمدے میں ہی موجود تھا اس لئے میں نے فون بوتھ کے ہوا والے بڑے سوراخ سے اس کی فون پر ہونے والی ساری گفتگو واضح طور پر سن لی۔ کال اس نے اپنے باورچی کو کی تھی۔ اس باورچی کو بھی اس نے بتایا کہ اس کے دوستوں کا گروپ اعظم گڑھ سے سیر کرنے آیا ہوا ہے اور وہ انہیں ڈنر کی دعوت دینا چاہتا ہے ـــ اس غیر ملکی عورت جس کا نام جولیا ہے اس کے متعلق اس نے بتایا کہ وہ اپنے ڈیڈی کے کہنے پر اس کو شہر کی سیر کرا رہا ہے۔ لیکن اس کا باورچی شاید لیبر لیڈر ہے اس نے صاف معذرت کر لی کہ وہ ایک اجلاس کی صدارت کرنے جا رہا ہے اس لئے ڈنر تیار نہیں ہو سکتا ـــ اس کے بعد وہ سب لوگ اٹھ کر باہر آ گئے وہ غیر ملکی عورت ایک ٹیکسی میں بیٹھ کر آفیسرز کالونی چلی گئی جہاں عمران کے ڈیڈی کی کوٹھی ہے جب کہ باقی گروپ ٹیکسیوں میں بیٹھ کر ہوٹل خیابان چلا گیا اس کے بعد عمران خود بھی ایک ٹیکسی میں بیٹھ کر چلا گیا۔ اس نے بھی آفیسرز کالونی بلاک بی کے لئے ٹیکسی کر لی تھی" ـــ جیکی نے تفصیلی رپورٹ دیتے ہوئے کہا۔

"اس کے مطلب ہے کہ اب عمران کو براہ راست ٹٹولنا پڑے گا ـــ

ٹھیک ہے ـــ تم اپنی کوششوں میں لگے رہو۔ شاید کہیں سے ان لوگوں کا سراغ لگ جائے ـــ میں عمران کو ٹٹولتی ہوں" ـــ روزی نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ اس کے چہرے پر ہلکی سی مایوسی کے تاثرات نمایاں تھے۔

چند لمحوں بعد دروازہ کھلا اور ڈان اندر داخل ہوا۔

"ارے کیا بات ہے ـــ کچھ مایوس سی لگ رہی ہو ـــ کیا ہوا" ـــ؟ ڈان نے مسکراتے ہوئے کہا اور آ کر سامنے والے صوفے پر بیٹھ گیا۔

"کچھ نہیں ـــ میں آج جیکی کے ساتھ کھانا کھانے ایک ہوٹل گئی تو اچانک مجھے وہاں عمران نظر آگیا" ـــ روزی نے کہا تو ڈان یکلخت چونک کر سیدھا ہو گیا۔

"اوہ !ـــ پھر ـــ" ؟ ڈان نے چونک کر پوچھا

"عمران کے ساتھ ایک خوبصورت عورت اور چار مقامی افراد تھے۔ وہ چاروں خاصے لمبے تڑنگے اور ورزشی جسموں کے مالک دکھائی دیتے تھے"۔ روزی نے کہا۔

"اوہ !ـــ ایک عورت اور چار اس طرح کے مرد ـــ اوہ !ـــ پھر یقیناً یہی سیکرٹ سروس کے افراد ہوں گے" ـــ ڈان نے انتہائی پُرجوش لہجے میں کہا۔

"مجھے بھی یہی خیال آیا تھا۔ لیکن ظاہر ہے میں عمران کے سامنے تو نہ آ سکتی تھی۔ اس لئے میں نے فوراً ان کی اصلیت جاننے کے لئے پلاننگ کی اور جیکی کی معرفت ہوٹل کا لفافہ اور کاغذ منگوا کر اس پر عمران کے نام ایک عام سا پیغام لکھا اور نیچے اپنے نام کی بجائے گلاب کا پھول بنا دیا۔ لیکن اب مسئلہ یہ تھا کہ اگر یہ رقعہ عمران تک کوئی ویٹر پہنچاتا تو عمران اس

ویٹر کی مدد سے مجھے اور جیکی کے حُلیوں سے واقف ہو سکتا تھا اس لئے جیکی نے ایک اور کام دکھایا۔ وہ ہوٹل کے اس کمرے میں گیا جہاں ویٹرز کی یونیفارمز موجود تھیں۔ اس نے اپنے لباس کے اوپر ہی یونیفارم پہنی۔ ماسک اس کے پاس موجود تھا وہ اس نے چہرے پر چڑھا کر چہرہ بدلا اور پھر وہ ویٹر کے رُوپ میں جاکر رقعہ اس عمران کو دے کر واپس آگیا۔ میں اسے رقعہ دے کر فوراً یہاں آگئی تاکہ میں کسی طرح بھی منظر پر نہ آؤں ـــــ رُقعے سے میرا مطلب تھا کہ عمران لازماً متجسس ہو گا اور پھر وہ ہماری تلاش بھی کرے گا اور اپنے ساتھیوں کے ساتھ اس کی بات چیت سے ان کی اصلیت بھی سامنے آجائے گی ـــــ جیکی نے اس بارے میں انکوائری کر کے مجھے رپورٹ دینی تھی اور جیکی نے ابھی فون پر جو رپورٹ دی ہے وہ انتہائی مایوس کن ہے" ـــــ روزی نے کہا۔

"کیا بتایا ہے اس نے ـــــ آدمی تو انتہائی ہوشیار ہے" ـــــ ڈان نے کہا اور روزی نے جیکی کی تمام رپورٹ تفصیل سے بتا دی۔

"اوہ! ـــــ پھر تو واقعی یہ وہ لوگ نہیں ہو سکتے ـــــ بہر حال اب اس عمران کو رقعہ بھیجنے والوں کو تلاش کرنے دو۔ ہم نے وہ فارمولا حاصل کرنا ہے ـــــ اس سے پہلے کوئی ایسا کام نہیں کرنا جس سے ہم نظروں میں آسکیں۔ ویسے تمہیں رقعے کی بجائے جیکی کو ساتھ لے کر ان کے قریب بیٹھ کر ان کی گفتگو سننا چاہیئے تھی" ـــــ ڈان نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"میں دراصل انہیں تجسس میں مبتلا کر کے راز اگلوانا چاہتی تھی۔ اس طرح اصل بات سامنے آجاتی" ـــــ روزی نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے ـــ طریقہ تو اچھا تھا لیکن ـــــ" ڈان نے کہا اور

اُٹھ کر دیوار میں نصب ایک الماری کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے الماری کھول کر اس میں موجود شراب کی کئی بوتلوں میں سے ایک بوتل اٹھائی اور پھر دو گلاس بھی ساتھ ہی اٹھا کر وہ واپس صوفے پر آ بیٹھا۔ اس نے بوتل کھول کر دونوں گلاس بھرے اور ایک گلاس روزی کی طرف بڑھا کر دوسرا اس نے خود اٹھا لیا اور لمبے لمبے گھونٹ اس طرح بھرنے لگا جیسے اُسے شراب کی طلب انتہائی شدید ہو۔

"تم بتاؤ کیا کر آئے ہو" ـــــ ؟ روزی نے چسکی لیتے ہوئے پوچھا۔

"میں مکمل جائزہ لے آیا ہوں ـــــ سر راشد کی کوٹھی میں باقاعدہ حفاظت کے لئے مسلح دستہ موجود ہے ـــــ نوکر بھی کافی تعداد میں ہیں اور سر راشد کی بیوی اور جوان بچے بھی وہیں رہتے ہیں" ـــــ ڈان نے کہا۔

"اوہ! ـــ پھر ـــــ" روزی نے تشویش بھرے لہجے میں کہا۔

"پھر کیا ـــــ رات کو لازماً میں سر راشد کے بیڈ روم میں پہنچوں گا اور پھر سر راشد کو وہ فارمولا بہر حال میرے حوالے کرنا پڑے گا" ـــــ ڈان نے کہا۔

"کیا پلاننگ کی ہے تم نے" ـــــ ؟ روزی نے پوچھا۔

"بڑی سیدھی سادھی سی پلاننگ ہے ـــــ سر راشد کے ملازموں کے کوارٹرز کوٹھی کے ایک علیحدہ حصے میں ہیں ـــ میں رات کو وہاں پہنچ جاؤں گا اور کسی بھی ملازم کا میک اپ کر کے سر راشد کے سر پر پہنچ جاؤں گا اس کے بعد سر راشد کو وہ فارمولا میرے حوالے کرنا ہو گا" ـــــ ڈان نے کہا اور روزی بے اختیار ہنس دی۔

"دراصل باس نے یہ خفیہ رکھنے والی جو شرط ہم دونوں پر عائد کر دی

ہے۔ اس کی وجہ سے ہمارے ذہن بھی درست کام نہیں کر رہے ہے۔" روزی نے ہنستے ہوئے کہا۔

"کیا مطلب" ——— ڈان نے چونک کر پوچھا۔

"تم یہاں کی مقامی زبان نہ سمجھ سکتے ہو نہ بول سکتے ہو، ایک بات ——— دوسری بات یہ کہ ضروری تو نہیں کہ تمہاری قد و قامت کا سر راشد کا کوئی ملازم بھی ہو ——— اور وہ ملازم بھی ایسا ہو کہ وہ سیدھا سر راشد کے بیڈ روم کے اندر بھی چلا جائے تو کسی کو معلوم نہ ہو سکے ——— اور تیسری اور اہم بات یہ کہ کیا سر راشد تمہیں دینے کے لئے اس قدر اہم فارمولا اپنے سرہانے کے نیچے رکھے سو رہا ہوگا" ——— روزی نے ہنستے ہوئے کہا اور ڈان کے چہرے پر خجالت کے آثار چھیل گئے وہ پھیکی سی ہنسی ہنسنے لگا۔

"واقعی پہلے میں سوچ رہا تھا کہ تم نے رقعہ بھیج کر اس عمران کو چونکا کر حماقت کی ہے ——— لیکن اب تمہاری بات سُن کر مجھے احساس ہو رہا ہے کہ میری پلاننگ بھی سراسر حماقت پہ مبنی ہے ——— واقعی جب میں مقامی زبان بول اور سمجھ ہی نہیں سکتا تو میں کسی ملازم کا روپ کیسے دھار سکتا ہوں ——— اور سر راشد واقعی فارمولا اپنے بیڈ روم میں رکھے ہوئے تو نہ ہوگا۔ میرا خیال ہے کہ ہمیں اس مشن نمبر ایک کو چھوڑ کر براہِ راست مشن نمبر دو پر ہی کام کرنا چاہیئے۔ وہ کام ہماری فطرت کے عین مطابق ہے" ——— ڈان نے کہا۔

"ارے ارے ——— اتنی جلدی مایوس ہونے کی ضرورت نہیں ——— دراصل اس طرح کے خفیہ کام ہم نے پہلے کبھی کئے نہیں اس لئے ہمیں پریشانی ہو رہی ہے۔ لیکن باس چاہتا تھا کہ ہمارا مشن نمبر ایک ہی پورا ہو

تو ہمیں ہر صورت اس کی ہی کوشش کرنی چاہیئے" ——— روزی نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"لیکن کم از کم مجھ سے یہ خفیہ رہ کر فارمولا حاصل کرنے والا کام نہیں ہو سکے گا ——— میرا تو دل چاہ رہا ہے کہ سر راشد کی کوٹھی کے ملازموں کو بھون کر اندر پہنچ جاؤں اور سر راشد سے جبراً وہ فارمولا حاصل کر لوں۔ لیکن اس طرح پولیس فوراً آجائے گی اور معاملہ چونکہ ڈیفنس سیکرٹری کا ہے اس لئے لازماً وہ سیکرٹ سروس بھی حرکت میں آجائے گی" ——— ڈان نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"تمہاری بات درست ہے ——— اصل بات یہ ہے کہ ہمارے ذہنوں میں شروع سے ہی یہ بات ہے کہ ہمیں بہر حال مشن نمبر دو ہی مکمل کرنا ہے کیونکہ مشن نمبر ایک جس قسم کا مشن ہے وہ سراسر ہماری طبیعت اور عادت کے خلاف ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ہم نے اس سلسلے میں نہ ہی کوئی ٹھوس پلاننگ کی ہے اور نہ ہی کوئی لائحہ عمل سوچا ہے" ——— روزی نے جواب دیا۔

"کیا پلاننگ کریں۔ تم ہی بتاؤ ——— میں تو بُری طرح اُلجھ گیا ہوں" ——— ڈان نے انتہائی اُلجھے ہوئے لہجے میں کہا۔

"سنو! ——— سر راشد نے وہ فارمولا یقیناً کسی ایسی جگہ رکھا ہوگا جہاں اس پر عملدرآمد کے لئے اُسے آسانی سے اٹھایا اور واپس رکھا جا سکتا ہو۔ اور عملدرآمد چونکہ سائنسدانوں اور فوجی ماہرین نے کرنا ہے اس لئے لازماً یہ کسی فوجی کونسل کی تحویل میں ہوگا ——— اب مسئلہ صرف اتنا ہے کہ سر راشد سے ہم کیسے معلوم کریں کہ یہ فارمولا کہاں موجود ہے اور سر راشد کو کسی قسم کا

شک بھی نہ ہو سکے۔ اس کا ایک ہی طریقہ ہے کہ ہم سر راشد سے کسی ایسی شخصیت کے روپ میں بات کریں جس سے وہ متاثر ہو کر اصل بات بھی بتا دے اور اس کو ہم پر شک بھی نہ ہو سکے ۔۔۔ جب ہمیں یہ پتہ لگ جائے گا کہ فارمولا دراصل ہے کہاں تو پھر اس کی فلم حاصل کرنے کی پلاننگ کی جا سکتی ہے" ۔۔۔ روزی نے کہا اور ڈان کے چہرے پر تحسین کے آثار ابھر آئے۔

"واہ ۔۔۔ تمہارا ذہن واقعی کام کر رہا ہے" ۔۔۔ ڈان نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"میرا ذہن ہمیشہ کام کرتا ہے ۔۔۔ ہم دونوں کی اب تک ہر مشن میں کامیابی کی وجہ بھی یہ ہے کہ میرا ذہن کام کرتا ہے اور تمہارا تیز ایکشن ۔۔۔ نتیجہ ہمیشہ ہمارے حق میں رہتا ہے۔ لیکن اس بار تمہیں تیز ایکشن کرنے کا موقع نہیں مل رہا۔ اس لئے تم پریشان ہو ۔۔۔ تم نے کہا ہے کہ میں نے رقعہ لکھ کر عمران کو چونکا دیا ہے اور تمہاری بات سے میں یہی سمجھی ہوں کہ تمہیں میرا یہ قدم پسند نہیں آیا لیکن مجھے معلوم ہے کہ اس کا کیا نتیجہ نکلے گا ۔۔۔ اب عمران پاگلوں کی طرح میری تلاش کرے گا اور جیکی سائے کی طرح اس کے پیچھے رہے گا ۔۔۔ عمران کا تعلق بہرحال سیکرٹ سروس سے ہے تو ہو سکتا ہے اس سے کسی نہ کسی انداز میں سیکرٹ سروس کے بارے میں کلیو ہمیں مل جائے اور اس مشن کی تکمیل کے بعد ہم بھوکے درندوں کی طرح ان پر جھپٹ پڑیں گے ورنہ ہمیں پھر نئے سرے سے کام شروع کرنا پڑتا" ۔۔۔ روزی نے اپنے اقدام کی وضاحت میں پوری تقریر کر ڈالی۔

"ارے یہ تو خوامخواہ سنجیدہ ہو گئیں ۔۔۔ میں نے پہلے تمہارے کسی اقدام کو غلط کہا ہے جو اب کہوں گا ۔۔۔ تم اسے چھوڑو۔ یہ بعد کی بات

ہے۔ پہلے یہ بتاؤ کہ اب کس شخصیت کے روپ میں سر راشد سے فارمولے کے متعلق معلوم کیا جائے" ۔۔۔ ڈان نے کہا۔

"اوہ ۔۔۔ بس ٹھیک ہے۔ ایک آئیڈیا ذہن میں آ گیا ہے ۔۔۔ ٹھہرو میں ابھی ٹرائی کرتی ہوں" ۔۔۔ روزی نے چونکتے ہوئے کہا اس کی آنکھوں میں یکلخت چمک سی ابھر آئی تھی۔ اس نے ٹیلیفون کا رسیور اٹھایا اور انکوائری کے نمبر ڈائل کر دیئے۔

"انکوائری پلیز" ۔۔۔ دوسری طرف سے ایک نسوانی آواز ابھری۔

"ڈیفنس سیکرٹری سر راشد کا نمبر بتا دیں۔ آفس کا" ۔۔۔ روزی نے لہجہ بدلتے ہوئے کہا اور دوسری طرف سے ایک نمبر بتا دیا گیا۔ روزی نے کریڈل دبایا اور پھر تیزی سے آپریٹر کا بتایا ہوا نمبر ڈائل کرنا شروع کر دیا۔

"یس ۔۔۔ پی اے ٹو سیکرٹری آف ڈیفنس" ۔۔۔ رابطہ قائم ہوتے ہی ایک سپاٹ سی آواز سنائی دی۔

"سر راشد سے بات کرائیں ۔۔۔ میں شوگران سے ڈاکٹر لیعقوبی بول رہی ہوں" ۔۔۔ روزی نے ایسے لہجے میں کہا جیسے کوئی شوگران کی بوڑھی عورت مجبوراً انگریزی بول رہی ہو اور ڈان نہ صرف مسکرا دیا بلکہ اس کی آنکھوں میں تحسین کے آثار ابھر آئے۔ وہ اب سمجھ گیا تھا کہ روزی نے کیا پلان بنایا ہے۔

"ڈاکٹر لیعقوبی" ۔۔۔ پی اے نے قدرے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"یس ۔۔۔ ڈاکٹر لیعقوبی فرام ڈیفنس سنٹرل لیبارٹری آف شوگران" ۔۔۔ روزی نے اسی لہجے میں کہا لیکن اس کا لہجہ باوقار تھا۔

"اوہ یس مادام ۔۔۔ ہولڈ آن کریں" ۔۔۔ اس بار پی اے نے جلدی

سے کہا اور پھر چند لمحوں بعد ایک بھاری مردانہ آواز رسیور پر گونجی۔

"یس — راشد سپیکنگ" — بولنے والے کے لہجے میں حیرت کا عنصر نمایاں تھا۔

"سر راشد! — میں ڈاکٹر لیتھوسی بول رہی ہوں۔ ڈیفنس سنٹرل لیبارٹری کے شعبہ میزائل کی سربراہ — ریڈ گارڈ پلان کے سلسلے میں ایک اہم ترین بات کرنی تھی اور وہ بھی فوری — مجھے بتایا گیا ہے کہ اس پلان کا فارمولا آپ کی تحویل میں ہے" — روزی نے کہا۔

"ہاں — سرکاری طور پر تو میری ہی تحویل میں ہے۔ لیکن" — سر راشد نے انتہائی الجھے ہوئے لہجے میں کہا۔

"سر راشد! — آپ کو شاید معلوم نہیں کہ اس پلان میں میرے سیکشن نے بے حد بنیادی کام کیا ہے۔ بہرحال یہ میرا سرکاری فرض بھی تھا اور پاکیشیا سے دوستی کے ناطے سے بھی یہ دوستانہ فرض — اس میں ایک پوائنٹ ابھی تک واضح نہ تھا اس پر مزید ریسرچ ہو رہی تھی۔ لیکن اس ریسرچ کے سلسلے میں ایک رکاوٹ آگئی ہے جس کے لئے مجھے کسی ایسے آدمی سے فوری بات کرنے کی ضرورت ہے جو اس منصوبے کی سائنسی اصطلاحات سمجھ سکے — کیا ایسا آدمی اس فون پر موجود ہوگا" — روزی نے کہا۔

"اوہ! — یہ پلان یہاں میرے دفتر میں تو نہیں ہے یہ تو ڈیفنس سپیشل کونسل کی تحویل میں ہے اس کے سائنسی انچارج ڈاکٹر ارشد ہیں آپ ان سے فون پر بات کر لیں — نمبر میں بتا دیتا ہوں" — سر راشد نے اس بار نرم لہجے میں کہا اور ساتھ ہی ایک نمبر بھی بتا دیا۔

"تھینک یو سر راشد! — اب میں خود ان سے بات کر لوں گی" —

روزی نے کہا اور ہاتھ بڑھا کر رسیور رکھ دیا۔ اس کے چہرے پر کامیابی کی چمک موجود تھی۔

"واہ! لطف آگیا ذہانت کا — تمہیں تو کوئی ایوارڈ ملنا چاہیئے — میں خوامخواہ سر راشد کے سر چڑھا رہا تھا۔ لیکن اب آگے کیا کرو گی — وہ ڈاکٹر یقیناً کوئی بڑا سائنسدان ہوگا۔ اس سے کیسے بات کرو گی" — ڈان نے تحسین آمیز لہجے میں کہا۔

"میں نے اس لئے نمبر نہیں پوچھا کہ اس سے بات کروں" — روزی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"پھر — ؟" ڈان نے چونک کر پوچھا۔

"اب اس نمبر کے ذریعے اس ڈیفنس سپیشل کونسل کے ہیڈ آفس کا محل وقوع معلوم کروں گی اور اس کے بعد اس میں خفیہ طور پر جانے اور اس فارمولے کی فلم بنانے کی منصوبہ بندی کریں گے" — روزی نے مسکراتے ہوئے کہا اور ڈان بے اختیار صوفے سے اچھل پڑا۔

"اوہ ویری گڈ — یہ کام میں کر لونگا — ویری گڈ" — ڈان نے انتہائی مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"پہلے اس نمبر کا محل وقوع تو معلوم ہو" — روزی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"یہ کونسا مشکل کام ہے۔ انکوائری والے بتا دیں گے" — ڈان نے کہا۔

"ارے نہیں ڈان! — یہ انتہائی اہم سرکاری نمبر ہوگا شاید ایکسچینج کو منع کر دیا گیا ہو۔ اس لئے ہمیں ڈائریکٹری دیکھنا پڑے گی" — روزی نے کہا۔ اور میز پر فون کے ساتھ پڑی ہوئی ڈائریکٹری اٹھا کر اس کے صفحے پلٹنے میں مصروف ہوگئی۔

"اوہ ــــ نمبر دو حصوں میں بنایا گیا ہے۔ اس کا مطلب ہے پہلا حصہ ملٹری ایکس چینج کا ہے اس لئے اس ڈائریکٹری میں اس کا ذکر تک نہیں۔ اب کوئی اور ترکیب سوچنی ہوگی" ــــ تھوڑی دیر بعد روزی نے ڈائریکٹری بند کر کے واپس رکھتے ہوئے کہا۔

"اوہ ہاں ــــ یہ ڈیفنس پلان ہے تو کونسل کا دفتر بھی لازماً ملٹری ایریئے میں ہی ہوگا" ــــ ڈان نے سر ہلاتے ہوئے کہا اور روزی نے رسیور اٹھایا اور سرارشد کے بتائے ہوئے نمبر کا پہلا حصہ ڈائل کر دیا۔

"یس ملٹری ایکس چینج" ــــ چند لمحے بعد ہی ایک مردانہ آواز دوسری طرف سے سنائی دی۔

"آپریٹر ــــ میں الزبتھ میکول بول رہی ہوں ــ ڈیفنس سپیشل کونسل کے سائنسی انچارج ڈاکٹر ارشد کی دوست ہوں ــــ انہوں نے منع کیا ہوا ہے کہ انہیں فون نہ کیا جائے۔ لیکن ایک ضروری پیغام پہنچانا ہے ان تک۔ کیا ایسا نہیں ہو سکتا کہ آپ اپنا کوئی چپڑاسی بھیج کر میرا پیغام ان تک پہنچا دیں ــــ میں آپ کی مشکور ہوں گی" ــــ روزی نے بڑے میٹھے لہجے میں کہا۔

"ڈیفنس سپیشل کونسل کے ڈاکٹر ارشد ــــ مگر محترمہ! ڈیفنس سپیشل کونسل کا دفتر تو یہاں ایکس چینج سے بہت دور ہے۔ چپڑاسی وہاں کیسے جا سکتا ہے" ــــ دوسری طرف سے آپریٹر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ارے آپ دور بتا رہے ہیں ــــ کتنی دور ہوگا ــ یہی سو دو سو فٹ دور ہوگا" ــــ روزی نے کہا۔

"جی نہیں ــــ سو دو سو فٹ نہیں، بلکہ وہ تو سپیشل چھاؤنی میں ہے

جب کہ یہ ایکس چینج ملٹری ہیڈ کوارٹر میں ہے۔ یہاں سے سپیشل چھاؤنی کا فاصلہ اور کچھ نہیں تو کم از کم بیس کلومیٹر تو ضرور ہوگا" ــــ آپریٹر نے کہا۔

"اوہ ــ پھر تو واقعی مجبوری ہے ــــ اچھا شکریہ" ــــ روزی نے مایوسانہ لہجے میں کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"ویری گڈ ــــ میرے خیال میں تو تم یہیں فون پر بیٹھے بیٹھے فارمولے کی فلم بھی منگوا لوگی" ــــ ڈان نے تحسین آمیز لہجے میں کہا اور روزی بے اختیار کھل کھلا کر ہنس پڑی۔

"اب یہ مسئلہ تو حل ہو گیا کہ فارمولا کسی سپیشل چھاؤنی میں واقع ڈیفنس سپیشل کونسل کے دفتر میں موجود ہے ــــ یہ سپیشل چھاؤنی کہاں ہے؟ ظاہر ہے شہر کے عام نقشے میں تو اس کا ذکر نہ ہوگا اس لئے اسے باقاعدہ ٹریس کرنا پڑے گا۔ پھر ہمیں اس چھاؤنی کے افراد کو اغوا کر کے ان کی یونیفارمز اور روپ میں کونسل کے دفتر میں داخل ہونا پڑے گا اور میرا خیال ہے یہ سارا کام جیکی آسانی سے کرے گا" ــــ روزی نے کہا اور ڈان نے سر ہلا دیا۔

"ہاں! ــ جیکی کو بلا کر کہہ دو کہ وہ رات تک یہ ساری معلومات وغیرہ مہیا کرے ــــ میں آج رات ہی یہ آپریشن مکمل کر کے صبح فارمولے کی فلم مخصوص آدمی کے حوالے کر کے فارغ ہونا چاہتا ہوں ــــ اس کے بعد ہم اپنے مشن نمبر دو کی طرف متوجہ ہوں گے اور آخر میں سیکرٹ سروس اور اس علی عمران کا نمبر آئے گا" ــــ ڈان نے فیصلہ کن لہجے میں کہا اور اٹھ کر ملحقہ باتھ روم کی طرف بڑھ گیا جبکہ روزی نے میز کے نیچے پڑا ہوا ایک مخصوص ساخت کا ٹرانسمیٹر اٹھایا اور اس پر جیکی کی مخصوص

فریکونسی ایڈجسٹ کرنے لگی تاکہ اُسے ہدایات دے سکے
جیکی ان کا اسسٹنٹ تھا اور بلیک ایجنسی کے ایک مخصوص شعبے کا سربراہ ۔ وہ جیکی کو اس کے پورے سیکشن سمیت ساتھ لے آئے تھے۔ یہاں آتے ہی انہوں نے مختلف اسٹیٹ ایجنٹس کے ذریعے مختلف کالونیوں میں کوٹھیاں خریدیں۔ کاریں وغیرہ بھی خرید لی گئیں اور جیکی کے آدمیوں نے زیر زمین افراد سے رابطے کر کے ان سے اپنے مطلب کا اسلحہ بھی خرید لیا تھا۔ اس طرح انہوں نے یہاں پہلے مکمل طور پر اپنا جال بچھایا اور پھر اپنے کام کا آغاز کیا تھا۔

عمران دانش منزل میں موجود تھا۔ آج صبح ہی وہ فلیٹ سے یہاں پہنچا تھا اور اس نے تمام ممبرز کو میک اپ میں عمران کو رقعہ بھیجنے والی عورت اور اس ویٹر کی تلاش کے احکامات جاری کر دیئے تھے لیکن احکامات دیئے ہوئے اُسے دو گھنٹے گذر چکے تھے لیکن ابھی تک کسی ممبر کی طرف سے کوئی رپورٹ نہ ملی تھی۔

"ہوسکتا ہے عمران صاحب ۔۔۔ کسی نے آپ کے ساتھ مذاق کیا ہو۔ آخر آپ اس قدر مشکوک کیوں ہیں" ۔۔۔ بلیک زیرو نے پوچھا۔

"مذاق کرنے والوں کو تو ہی ڈھونڈنا چاہتا ہوں ۔۔۔ بڑی مشکل سے تو ایک مذاق کرنے والی ملی ہے ورنہ تو اب تک میں نے جب بھی کسی سے مذاق کرنے کی کوشش کی ہے جواب میں جوتیوں کی بارش ہی ملی ہے" ۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور بلیک زیرو بے اختیار ہنس پڑا۔ لیکن اسی لمحے میز پر پڑے ہوئے ٹیلیفون کی گھنٹی بج اٹھی اور

عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھالیا۔

"ایکسٹو"——عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"سلطان بول رہا ہوں——عمران کہاں ہے"——دوسری طرف سے سر سلطان کی آواز سنائی دی۔

"عمران صاحب اب کم از کم زمین پر تو نہیں مل سکتے——وہ تو اب ہوا میں اُڑتے پھر رہے ہوں گے"——عمران نے اس بار بلیک زیرو کے لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"کیا مطلب!——یہ تم کس لہجے میں بات کر رہے ہو——کیا ہو گیا ہے تمہیں"——؟ سر سلطان نے انتہائی سخت لہجے میں کہا۔ ظاہر ہے وہ عمران کا مذاق تو برداشت کر سکتے تھے لیکن اب وہ بلیک زیرو کو تو یہ اجازت نہ دے سکتے تھے کہ وہ بھی ان کے ساتھ اس قسم کی گفتگو شروع کر دے۔

"سوری سر——میں مذاق نہیں کر رہا——درست کہہ رہا ہوں جناب! کل عمران صاحب ایک کیفے میں بیٹھے چائے پی رہے تھے کہ ایک ویٹر نے انہیں ایک رقعہ لا کر دیا جس میں کسی عورت کی طرف سے بڑے رومانٹک انداز میں پسندیدگی کا تاثر موجود تھا——بس عمران صاحب نے نہ صرف خود بلکہ پوری ٹیم کو اس عورت کی تلاش میں لگا رکھا ہے——میں نے انہیں لاکھ کہا ہے کہ سیکرٹ سروس کا یہ کام نہیں کہ وہ آپ کی خاطر کسی عام سی عورت کو تلاش کرتی پھرے۔ لیکن وہ میری بات سنتے ہی نہیں"۔ عمران نے بلیک زیرو کے لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"اوہ!——پھر ضرور اس کے پیچھے اس کا کوئی نہ کوئی گہرا مقصد ہو گا ورنہ وہ ان چکروں میں پھنسنے والا آدمی نہیں ہے——بہرحال اس سے

جس وقت رابطہ ہو، اُسے کہو کہ مجھے فون کرے"——سر سلطان نے کہا اور عمران اور بلیک زیرو دونوں مسکرا دیئے۔

"ایک منٹ سر——شاید وہ خود آ گئے ہیں——ایک منٹ ہولڈ کریں"——عمران نے جلدی سے بلیک زیرو کی آواز میں کہا اور پھر رسیور ہاتھ میں رکھ کر وہ خاموش ہو گیا۔ پھر تقریباً دو منٹ بعد اس نے ہاتھ ہٹایا۔

"نخچیر تیر عشق علی عمران بے دم بول رہا ہوں——بلکہ بول کیا رہا ہوں آہ وزاری کر رہا ہوں——دل سے دھواں اُٹھ رہا ہے——آنکھوں سے پانی بہہ رہا ہے——قدم لڑکھڑا رہے ہیں کیونکہ وہ بت طناز اپنے جلووں سمیت کہیں چھپ گیا ہے اور اس کے چھپنے سے وادی دل پر چمکتا ہوا سورج گہنا گیا ہے"——عمران نے ایسے لہجے میں کہنا شروع کیا جیسے واقعی وہ کوئی ناکام عاشق ہو۔ ہر دو لفظوں کے درمیان وہ باقاعدہ ٹھنڈی آہ بھی ساتھ ساتھ بھر رہا تھا۔

"کیا گرامر کی کوئی کتاب پڑھ کر آئے ہو، اس قدر مشکل الفاظ بول رہے ہو——میرے پلے تو ایک لفظ بھی نہیں پڑا——اور سنو!——میرے سامنے اداکاری کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ میں تمہاری رگ رگ سے واقف ہوں۔ مجھے طاہر نے تفصیل بتا دی ہے——ویسے میں نے تمہیں فون ایک اور مقصد کے لئے کیا تھا۔ ڈیفنس سیکرٹری سر راشد نے آج میٹنگ میں مجھ سے کہا کہ کل شوگران سے انہیں ایک فون کال ملی کوئی عورت ڈاکٹر لیعقوسی بول رہی تھی۔ اس نے اپنے آپ کو وہاں کی کسی لیبارٹری کے میزائل سیکشن کی چیف بتایا۔ وہ نئے دفاعی نظام کے

فارمولے کے بارے میں بات کرنا چاہتی تھی اور سر راشد نے انہیں ڈیفنس سپیشل کونسل کے ڈاکٹر ارشد کا فون نمبر بتا دیا۔ کیونکہ فارمولا ان کی تحویل میں تھا ——— پھر شام کے وقت ڈاکٹر ارشد نے بتایا کہ انہیں کوئی فون کال نہیں ملی اور اس کے ساتھ ہی ایک چونکا دینے والی بات بھی اس نے بتائی کہ شوگران میں ڈیفنس سنٹرل لیبارٹری کے نام سے کوئی لیبارٹری بھی موجود نہیں اور وہ اس لائن میں کسی ڈاکٹر یعقوبی کو بھی نہ جانتا تھا۔ اس پر سر راشد بڑے حیران ہوتے ——— پھر ڈاکٹر ارشد نے بھی انہیں ایک عجیب بات بتائی کہ آج صبح وہ دفتر گئے تو انہوں نے محسوس کیا کہ جس سیف میں فارمولا رکھا گیا ہے اُسے کھولنے کی ناکام کوشش کی گئی ہے حالانکہ دفتر بند تھا اور یہ دفتر سپیشل چھاؤنی میں ہے جہاں ملٹری کا بے حد سخت پہرہ ہوتا ہے ——— ڈاکٹر ارشد نے سیف کھولا اور فارمولا چیک کیا تو فارمولا محفوظ تھا۔ اب وہاں ملٹری پولیس اس بات کی تحقیقات کر رہی ہے کہ سیف کھولنے کی ناکام کوشش کس نے کی ہے ——— یہ سب باتیں سر راشد نے ویسے ہی ایک حیرت انگیز واقعہ کے طور پر گپ شپ کے دوران مجھے بتائیں۔ لیکن میں یہ باتیں سن کر چونک پڑا کیونکہ مجھے یہ تو معلوم ہے کہ پاکیشیا ایک نئے دفاعی نظام پر کام کر رہا ہے جس کا نام ریڈ گارڈ ہے ——— ظاہر ہے یہ اہم فارمولا ہے اس لئے یہ حیرت انگیز باتیں صرف عام سی بات نہیں ہو سکتی۔ چنانچہ میٹنگ سے واپس آتے ہی میں نے سوچا کہ تمہیں اس بارے میں اطلاع کر دوں ——— فی الحال فارمولا تو محفوظ ہے لیکن ہو سکتا ہے اسے اڑائے جانے کی مزید کوشش کی جائے۔“ سر سلطان نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

”آپ نے بالکل درست نتیجہ نکالا ہے۔ لیکن اس قدر اہم فارمولا قانون کے مطابق سیکرٹ سروس کے چیف کے حوالے کیوں نہیں کیا گیا“ ——— اس بار عمران کا لہجہ بے حد سنجیدہ تھا۔

”ابھی اس نظام پر عملدرآمد شروع بھی نہیں ہوا۔ ابتدائی تیاریاں شروع ہیں۔ جب مکمل ہو جائے گا تو پھر یہ فائل چیف آف سیکرٹ سروس کی تحویل میں دے دی جائے گی۔ اس وقت تک یہ ڈیفنس سپیشل کونسل کی تحویل میں ہے جس کے انچارج سر راشد سیکرٹری ڈیفنس ہیں“ ——— سر سلطان نے جواب دیا۔

”او۔ کے ——— ٹھیک ہے۔ میں معلوم کرتا ہوں کہ اصل چکر کیا ہے۔ شکریہ“ ——— عمران نے اسی طرح سنجیدہ لہجے میں کہا اور رسیور رکھ دیا۔

”اس قدر اہم فارمولے کو اڑانے کی کوشش تو خاصا سنجیدہ مسئلہ ہے اس کا مطلب ہے کہ اس کے لئے کوئی خاص گروپ کام کر رہا ہے“ ——— بلیک زیرو نے بھی انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

”پہلے سر راشد سے بات کرنا پڑے گی“ ——— عمران نے سر ہلاتے ہوئے کہا اور رسیور اٹھا کر اس نے تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

”پی۔ اے ٹو سیکرٹری ڈیفنس“ ——— رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے سر راشد کے پی۔ اے کی آواز سنائی دی۔

”ایکسٹو ——— سر راشد سے بات کراؤ“ ——— عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

”یس سر ——— یس سر“ ——— دوسری طرف سے پی اے کی بوکھلائی

ہوئی آواز سنائی دی۔

"یس ــــ راشد بول رہا ہوں جناب" ــــ چند لمحوں بعد سر راشد کی مؤدبانہ آواز فون پر سنائی دی۔

"ایکسٹو فرام دس اینڈ ــــ سر راشد! آپ کو اس ڈاکٹر لیعقوسی کی کال کس وقت ملی تھی" ــــ عمران نے اسی طرح سخت لہجے میں کہا۔

"کل تقریباً دفتر کی چھٹی کے وقت سے تھوڑی دیر پہلے ملی تھی۔ مگر ــــ" سر راشد نے حیران ہو کر جواب دیا۔ وہ شاید یہ پوچھنا چاہتا تھا کہ ایکسٹو کو اس کال کا کیسے پتہ چلا۔ لیکن عمران نے اس کی بات کاٹ دی۔

"پوری تفصیل بتائیں۔ کیا کیا پوچھا گیا ــــ اور آپ نے کیا بتایا" ــــ؟ عمران نے سخت لہجے میں کہا اور جواب میں سر راشد نے تفصیل بتا دی۔

"تو آپ نے انہیں ڈیفنس سپیشل کونسل کا فون نمبر دیا ــــ پھر ڈاکٹر ارشد سے آپ کی بات چیت کب ہوئی" ــــ عمران نے پوچھا۔

"وہ شام کو مجھ سے ملنے کلب آئے تھے۔ انہوں نے ایک اہم مسئلہ پر بات کرنا تھی" ــــ سر راشد نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے۔ شکریہ" ــــ عمران نے کہا اور کریڈل دبا کر اس نے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔ لیکن صرف ملٹری ایکس چینج کا ہی نمبر ڈائل کیا۔ اس کے ساتھ ایکسٹینشن اس نے ڈائل نہ کی تھی۔

"ملٹری ایکس چینج" ــــ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ایکسٹو چیف آف سیکرٹ سروس" ــــ عمران نے اسی طرح باوقار لہجے میں کہا۔

"اوہ یس سر ــــ حکم سر" ــــ دوسری طرف سے آپریٹر نے انتہائی

بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"تمہارے ہاں کالوں کا ریکارڈ رکھا جاتا ہے ــــ کل ڈیفنس سپیشل کونسل کو کتنے فون کئے گئے ہیں اور کہاں سے کئے گئے ہیں" ــــ عمران نے تیز لہجے میں کہا۔

"یس سر ــــ میں ابھی چیک کر کے بتاتا ہوں" ــــ آپریٹر نے جواب دیا اور پھر چند منٹوں بعد ہی اس کی آواز رسیور پر گونجی۔

"سر ــــ کل سپیشل ڈیفنس کونسل کے دفتر سے بارہ فون کئے گئے اور انہیں وصول اٹھارہ فون ہوئے ہیں ــــ تمام لوکل کالز ہیں" ــــ آپریٹر نے کہا۔

"اب بتاؤ کہ ڈاکٹر ارشد کو براہ راست کتنے فون ہوئے ہیں" ــــ؟ عمران نے پوچھا۔

"یس سر ــــ ایک منٹ سر" ــــ آپریٹر نے کہا اور پھر اس بار دو تین منٹ کی خاموشی کے بعد آپریٹر کی آواز دوبارہ سنائی دی۔

"جناب! ــــ ڈاکٹر ارشد کے نام خصوصی طور پر کوئی کال نہیں آئی ــــ البتہ کل میں ڈیوٹی پر تھا کہ ایک عورت جس نے اپنا نام الزبتھ بتایا تھا کا فون آیا تھا۔ اس نے کہا تھا کہ وہ ڈاکٹر ارشد کی دوست ہے لیکن ڈاکٹر ارشد نے اسے فون کرنے سے منع کر دیا ہے اور وہ اسے ضروری پیغام دینا چاہتی ہے اس کا کہنا تھا کہ میں ایکس چینج کا چپڑاسی بھجوا کر پیغام پہنچواؤں لیکن میں نے اسے بتایا کہ ایسا ممکن نہیں ہے۔ ڈیفنس سپیشل کونسل کا دفتر یہاں سے کافی دور سپیشل چھاؤنی میں ہے۔ اس پر اس نے فون بند کر دیا" ــــ دوسری طرف سے آپریٹر نے کہا اور عمران کی آنکھیں چمک اٹھیں۔

"یہ کال کہاں سے کی گئی تھی ــــ تم تو بورڈ پر موجود تھے تمہیں لازماً معلوم ہوگیا ہوگا" ــــ عمران نے سخت لہجے میں پوچھا۔

"یس سر ــ یہ لوکل کال تھی۔ نمبر بورڈ پر آیا تھا لیکن اب مجھے یاد نہیں ہے۔ لیکن اگر آپ حکم کریں تو میں کل کی کال ٹیپ چیک کر کے بتا سکتا ہوں" آپریٹر نے مودبانہ لہجے میں کہا۔

"بالکل چیک کر کے بتاؤ" ــــ عمران نے کہا۔

"بہت بہتر سر ــ ہولڈ آن کریں سر" ــــ دوسری طرف سے آپریٹر نے کہا اور عمران نے سر ہلاتے ہوئے رسیور پر ہاتھ رکھا اور بلیک زیرو سے مخاطب ہوا۔

"یہ اہم کلیو ہے" ــــ عمران نے کہا اور بلیک زیرو نے سر ہلا دیا۔

"ہیلو سر" ــــ تھوڑی دیر بعد آپریٹر کی آواز سنائی دی۔

"یس" ــــ عمران نے کہا۔

"سر ــ یہ فون سول نمبر تھری زیرو تھری ون فور ون سے کیا گیا تھا"۔ آپریٹر نے کہا۔

"تھینک یو" ــــ عمران نے کہا اور ہاتھ بڑھا کر کریڈل دبا دیا۔ پھر اس نے مین ایکس چینج کا نمبر ڈائل کیا۔

"انکوائری سر" ــــ آپریٹر کی آواز سنائی دی۔

"سپرنٹنڈنٹ آف سنٹرل انٹیلی جنس سپیکنگ" ــــ عمران نے لہجہ بدل کر لیکن انتہائی تحکمانہ انداز میں کہا۔

"یس سر" ــــ آپریٹر نے سہمے ہوئے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ایک نمبر نوٹ کرو اور مجھے بتاؤ کہ یہ نمبر کہاں فکسڈ ہے ۔ پوری تفصیل

تاؤ" ــــ عمران نے کہا اور ساتھ ہی اس نے وہی نمبر دوہرا دیئے جو ملٹری یکس چینج کے آپریٹر نے بتائے تھے۔

"یس سر ــ ہولڈ کریں ۔ میں چیک کر کے بتاتا ہوں" ــــ دوسری رف سے آپریٹر نے مودبانہ لہجے میں کہا۔

"پوری احتیاط سے چیک کرنا ــ اٹ از امپارٹنٹ" ــــ عمران نے کہا۔

"اوہ یس سر ــ میں سمجھتا ہوں سر" ــــ آپریٹر نے جواب دیا اور لائن خاموش ہوگئی ۔ پھر ایک منٹ بعد ہی آپریٹر کی آواز دوبارہ سنائی دی۔

"سر نوٹ کریں ــ یہ فون دولت آباد کی کوٹھی نمبر اڑتیس میں نصب ہے" ــــ آپریٹر نے کہا۔

"کیا اچھی طرح چیک کر لیا ہے" ــــ ؟ عمران نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا

"یس سر" ــــ آپریٹر نے جواب دیا۔

"اوکے ــ اب یہ بتانا ضروری نہیں کہ اٹ از سیکرٹ" ــــ عمران نے سخت لہجے میں کہا۔

"نو سر ــ میں سمجھتا ہوں سر" ــــ آپریٹر نے جواب دیا اور عمران نے تھینک یو کہہ کر رسیور رکھ دیا۔

"دولت آباد کی کوٹھی نمبر اڑتیس ــ اب اسے چیک کرنا پڑے گا ــ ٹھیک ہے ۔ میں خود جاتا ہوں" ــــ عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور کرسی سے اٹھ کھڑا ہوا۔

"کسی ممبر کو نہ بھیج دیں" ــ صرف یہی چیک کرنا ہے کہ وہاں کون رہتا

ہے"۔۔۔ بلیک زیرو نے کہا۔

"اوہ ہاں! پہلے اس ڈاکٹر ارشد سے تو بات کر لوں۔۔۔ کہیں واقع اس کوٹھی میں اس کی کوئی دوست نہ رہتی ہو"۔۔۔ عمران نے چونک کر کہا اور دوبارہ کرسی پر بیٹھ کر اس نے رسیور اٹھایا اور اس بار اس نے ملٹر ایکس چینج کا نمبر ڈائل کرنے کے ساتھ ہی بتائی ہوئی ایکسٹینشن بھی ڈائل کر د

"یس"۔۔۔ ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"چیف آف سیکرٹ سروس ایکسٹو"۔۔۔ عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"اوہ یس سر۔۔۔ میں میجر ریاض بول رہا ہوں سر۔۔۔ ڈیفنس سپیشا کونسل آفس سے"۔۔۔ دوسری طرف سے بولنے والے نے انتہائی مؤدبا لہجے میں کہا۔

"ڈاکٹر ارشد سے بات کرائیں"۔۔۔ عمران نے تیز لہجے میں کہا۔

"یس سر۔ ہولڈ آن کریں۔۔۔ وہ دوسرے کمرے میں میٹنگ میر مصروف ہیں۔ میں انہیں بلاتا ہوں"۔۔۔ میجر ریاض نے کہا اور لائن پر خاموشی چھا گئی۔

چند لمحوں بعد ایک اور آواز ابھری۔

"یس سر۔۔۔ میں ڈاکٹر ارشد بول رہا ہوں"۔۔۔ ڈاکٹر ارشد کا لہ مؤدبانہ تھا۔

"ڈاکٹر ارشد! کیا آپ کی کوئی دوست الزبتھ نام کی بھی ہے"۔ عمران نے اسی طرح سرد لہجے میں کہا۔

"الزبتھ۔۔۔ اوہ نہیں سر۔۔۔ الزبتھ تو غیر ملکی نام ہے اور کوئی غیر ملک

ت تو ایک طرف۔۔۔ میری کوئی مقامی عورت یا لڑکی بھی دوست نہیں ے۔۔۔ سر میں شادی شدہ آدمی ہوں اور سرداور صاحب کی لیبارٹری کام کرتا آرہا ہوں۔۔۔ آپ بے شک ان سے میرے متعلق تصدیق کرا سکتے ں"۔۔۔ ڈاکٹر ارشد نے انتہائی گھبرائے بلکہ ایک لحاظ سے بوکھلائے ے لہجے میں جواب دیا۔

"ٹھیک ہے۔۔۔ میں معلوم کر لونگا۔ آپ یہ بتائیں کہ وہ فارمولا ریڈ گارڈ سیف میں موجود تھا آپ کے مطابق اسے کھولنے کی ناکام کوشش کی ہے۔۔۔ اس ناکام کوشش کی پوری وضاحت کریں"۔۔۔ عمران کہا۔

"اوہ سر۔۔۔ لیکن آپ کو کیسے اطلاع مل گئی"۔۔۔ ڈاکٹر ارشد انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ڈاکٹر ارشد! آپ قابل سائنسدان ہیں اس لئے میں آپ کی گستاخی کو نظر انداز کر رہا ہوں۔۔۔ ورنہ آپ جانتے ہیں کہ میرے سوال واب دینے کی بجائے سوال کرنا کتنی بڑی گستاخی ہے اور اس گستاخی زا موت بھی ہو سکتی ہے"۔۔۔ عمران کا لہجہ یکلخت انتہائی سرد ہو گیا۔

"س۔۔۔ سوری سر۔۔۔ ویسے ہی حیرت کی وجہ سے منہ سے گیا تھا سر"۔۔۔ ڈاکٹر ارشد کی خوف سے کانپتی ہوئی آواز سنائی دی۔

"میرے سوال کا جواب دیں اور پوری تفصیل کے ساتھ"۔۔۔ عمران کہا۔

"سر! صبح جب میں نے سیف کھولنے کی کوشش کی تو چابی ہول میں حرکت نہ کر رہی تھی۔ اس پر میں چونکا۔ پھر میں نے غور سے

دیکھا تو اس کی ہول پر ایسے نشانات تھے جیسے کوئی غلط چابی ڈال کر اسے کھولنے کی کوشش کی جاتی رہی ہو ۔۔۔ یا پھر لاک توڑنے کی کوشش کی گئی ہو ۔۔۔ سیف تو بہرحال کھل گیا اور مجھے یہ دیکھ کر بے حد اطمینان ہوا کہ اہم فارمولا ریڈ گارڈ محفوظ تھا" ۔۔۔ ڈاکٹر ارشد نے کہا۔

"یہ سیف کس کمپنی کا ہے" ۔۔۔ عمران نے پوچھا۔

"کمپنی ۔۔۔ سر! میں نے غور نہیں کیا۔ اس پر پلیٹ تو موجود ہے اگر آپ اجازت دیں تو میں جا کر دیکھ آؤں" ۔۔۔ ڈاکٹر ارشد نے ایسے لہجے میں کہا جیسے کمپنی کا نام نہ پڑھ کر اس سے کوئی بہت بڑا جرم ہو گیا ہو۔

"ہاں! ۔۔۔ دیکھ کر بتاؤ" ۔۔۔ عمران نے کہا اور چند لمحوں کی خاموشی کے بعد ڈاکٹر ارشد کی آواز سنائی دی۔

"سر ۔۔۔ یہ نارکسنن کمپنی کا سیف ہے۔ اسی نام کی پلیٹ اس پر لگی ہوئی ہے" ۔۔۔ ڈاکٹر ارشد نے کہا۔

"ٹھیک ہے ۔۔۔ اب بتاؤ کہ یہ فارمولا کس شکل میں ہے ۔۔۔ کیا کوئی فلم ہے یا فائل ہے ۔۔۔ کوڈ میں درج ہے یا سادہ لینگوئج میں" عمران نے کہا۔

"سر! ۔۔۔ فائل ہے جس میں دس صفحات ہیں اور سر ۔۔۔ عام زبان میں ہے" ۔۔۔ ڈاکٹر ارشد نے جواب دیا۔

"کیا یہ صفحات عام کاغذ کے ہیں یا کسی خصوصی ٹائپ کے کاغذ کے۔ میرا مقصد ہے ایسا کاغذ کہ اگر اس کی تصویر اتاری جائے تو وہ بلینک آئے" عمران نے کہا۔

"اوہ نو سر! ۔۔۔ عام سے کاغذ ہیں سر" ۔۔۔ ڈاکٹر ارشد نے

جواب دیا۔

"او۔کے ۔۔۔ تھینک یو" ۔۔۔ عمران نے کہا اور کریڈل دبا کر اس نے تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"پی۔اے ٹو سیکرٹری خارجہ" ۔۔۔ دوسری طرف سے سر سلطان کے پی۔اے کی آواز سنائی دی۔

"ایکسٹو ۔۔۔ سر سلطان سے بات کراؤ" ۔۔۔ عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"یس سر" ۔۔۔ پی۔اے نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا اور چند لمحوں بعد سر سلطان کی آواز سنائی دی۔

"یس ۔۔۔ سلطان بول رہا ہوں" ۔۔۔ سر سلطان کا لہجہ بے حد مؤدبانہ تھا۔

"سر سلطان! ۔۔۔ ڈاکٹر ارشد سے میری بات ہوئی ہے ۔۔۔ وہاں اس قدر اہم فارمولے کی حفاظت کا درست بندوبست نہیں کیا گیا۔ ایک عام سا سیف ہے جسے کوئی بھی آسانی سے کھول سکتا ہے اور فارمولا بھی عام سے صفحات پر ہے ۔۔۔ آپ فوری طور پر بندوبست کریں کہ جدید ترین الیکٹرانک سیف وہاں پہنچایا جائے اور فارمولے کو انٹی ویو پیپر پر منتقل کرا دیں تاکہ اس کی نقل نہ کی جا سکے اور اس کے علاوہ اس عمارت کی جہاں فارمولا ہے خصوصی حفاظت کا بھی بندوبست کریں ۔۔۔ ڈاکٹر ارشد نے تو کہا ہے کہ سیف کھولنے کی ناکام کوشش کی گئی ہے لیکن نارکسنن کمپنی کے سیفوں کے لاک اس قدر سادہ ہیں کہ ایک معمولی سی تار سے بھی کھولے جا سکتے ہیں ۔۔۔ اس لئے ہو سکتا ہے کہ سیف کھولا گیا ہو اور اس فارمولے

کی فلم لے کر سیف دوبارہ بند کر دیا گیا ہو ـــــ میں اس کی انکوائری کر رہا ہوں۔ لیکن اس دوران آپ اس کی حفاظت کا معقول بندوبست کرا دیں۔"
عمران نے ایکسٹو کے لہجے میں کہا۔

"یس سر ـــ میں ابھی سر راشد سے بات کر کے بندوبست کراتا ہوں۔ ویسے یہ فارمولا ہمارے لئے انتہائی اہم ہے۔ اگر یہ دشمنوں کے ہاتھ لگ گیا تو پاکیشیا کی سلامتی کے لئے انتہائی خطرات پیدا ہو سکتے ہیں"۔ سر سلطان نے کہا۔

"میں سمجھتا ہوں ـــ آئندہ ایسی باتیں آپ مجھے سمجھانے کی کوشش نہ کیا کریں" ـــ عمران نے انتہائی کرخت لہجے میں کہا اور رسیور کریڈل پر رکھ کر مسکرا دیا۔

"آپ نے تو باقاعدہ سر سلطان کو ڈانٹ پلا دی ہے" ـــ بلیک زیرو نے جو فون کے ساتھ لاؤڈر کی وجہ سے ساری گفتگو سن رہا تھا، مسکراتے ہوئے کہا۔

"ان جیسے افسروں کو جو دوسروں کو بھی ڈانٹ پلانے کے عادی ہوتے ہیں کبھی کبھی ڈانٹ پی لینا چاہیئے ـــ اس طرح ان کی ذہنی صحت درست رہتی ہے" ـــ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ بلیک زیرو کوئی جواب دیتا، فون کی گھنٹی بج اٹھی، عمران نے ہاتھ بڑھا کر ایک بار پھر رسیور اٹھا لیا۔

"ایکسٹو" ـــ عمران نے تیز لہجے میں کہا۔

"جولیا بول رہی ہوں باس! ـــ سارے ممبرز کی طرف سے رپورٹیں مل چکی ہیں ـــ وہ ویٹر نہیں مل سکا" ـــ دوسری طرف سے جولیا

نے کہا۔

"ٹھیک ہے ـــ صفدر اور کیپٹن شکیل کو دولت آباد کی کوٹھی نمبر اٹھائیس پر بھیجو ـــ اس کوٹھی میں رہنے والوں کی مکمل رپورٹ مجھے چاہیئے" ـــ عمران نے تیز لہجے میں کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"پہلے تو آپ خود جا رہے تھے" ـــ بلیک زیرو نے کہا۔

"ہاں! ـــ لیکن اب میں نے ارادہ بدل دیا ہے ـــ مجھے اس سارے معاملے میں کسی لمبی گڑبڑ کا احساس ہو رہا ہے۔ اس لئے پہلے اس کوٹھی کے مکینوں کے بارے میں رپورٹ مل جائے۔ پھر میں اس رپورٹ کے مطابق آئندہ اقدام کا فیصلہ کروں گا" ـــ عمران نے کہا۔ اس کا لہجہ بے حد سنجیدہ تھا۔ اور بلیک زیرو نے سر ہلا دیا۔

تقریباً پندرہ منٹ بعد ہی ٹیلیفون کی گھنٹی بج اٹھی اور عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"ایکسٹو" ـــ عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"جولیا بول رہی ہوں باس! ـــ صفدر نے ابھی فون پر اطلاع دی ہے کہ دولت آباد کی کوٹھی نمبر اٹھائیس خالی پڑی ہوئی ہے اس کے اندر نہ کوئی آدمی موجود ہے اور نہ ہی کوئی ایسا سامان کہ جس سے یہ سمجھا جائے کہ یہاں رہنے والے واپس آئیں گے ـــ ویسے صفدر نے سامنے والی کوٹھی کے چوکیدار سے پوچھ گچھ کی ہے تو اس کے کہنے کے مطابق پہلے یہ کوٹھی خالی تھی اور اس پر برائے فروخت کا بورڈ لگا رہتا تھا لیکن پھر یہاں ایک غیر ملکی جوڑا آ گیا۔ ایکریمین تھے جو کل تک تو یہاں موجود تھے لیکن صبح سویرے وہ کار میں بیٹھ کر چلے گئے ہیں اور اب تک واپس نہیں آئے"۔

جولیانے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"ان کے حلیئے وغیرہ معلوم کئے ہیں صفدر نے"۔۔۔۔؟ عمران نے سپاٹ لہجے میں پوچھا۔

"نو سر۔۔۔ اگر کئے ہوتے تو وہ ضرور بتادیتا۔۔۔ آپ کہیں تو میں اسے کہہ دیتی ہوں"۔۔۔۔ جولیانے جواب دیا۔

"ہاں!۔۔۔ اسے کہو کہ اس ایکریمین جوڑے کا تفصیلی حلیہ معلوم کرے۔ ساتھ ہی اس کار کا نمبر بھی۔۔۔ اور اگر نمبر معلوم نہ ہو سکے تو پھر اس کار کا رنگ ماڈل اور کوئی خاص نشانی۔۔۔۔ اس کے بعد سارے ممبرز کو اس کار اور ان حلیوں والے ایکریمین کی تلاش میں لگا دو۔۔۔ جہاں بھی یہ کار یا لوگ نظر آئیں مجھے رپورٹ دو۔۔۔ لیکن کار اور ان ایکریمین کی صرف نگرانی کرنی ہے۔ کسی قسم کی مداخلت کی ضرورت نہیں ہے۔۔۔ ویسے ایئرپورٹ پر خصوصاً چیکنگ کی جائے"۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"یس سر"۔۔۔ جولیانے کہا اور عمران نے رسیور رکھ دیا۔

"کوٹھی چھوڑ کر جانے کا مقصد تو یہی ہو سکتا ہے کہ انہیں کسی قسم کا کوئی خطرہ محسوس ہوا ہے"۔۔۔ بلیک زیرو نے کہا۔

"دیکھو کیا نتیجہ نکلتا ہے۔۔۔ فی الحال تو ہم بس ویسے ہی امکانات کے پیچھے دوڑ رہے ہیں"۔۔۔۔ عمران نے کہا اور بلیک زیرو سر ہلا کر خاموش ہو گیا۔ ظاہر ہے اس کی رائے بھی یہی تھی۔

پھر تقریباً آدھے گھنٹے بعد ٹیلیفون کی گھنٹی ایک بار پھر بج اٹھی اور عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"ایکسٹو"۔۔۔۔ عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"سر۔۔۔ ابھی چوہان نے رپورٹ دی ہے کہ اس نے وہ کار مین بازار کی جنرل پارکنگ میں کھڑی دیکھی ہے۔۔۔۔ صفدر نے چوکیدار کے ذریعے اس کار کا نمبر معلوم کر لیا تھا۔۔۔ ان کے حلیئے بھی معلوم ہو گئے ہیں"۔۔۔۔ جولیانے رپورٹ دیتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ایک ایکریمین عورت اور ایک ایکریمین مرد کے حلیئے بھی تفصیل سے بتا دیئے۔

"چوہان سے کہو کہ اس کار کی تفصیلی تلاشی لے کر براہ راست مجھے رپورٹ دے"۔۔۔۔ عمران نے سخت لہجے میں کہا اور پھر رسیور رکھ دیا۔

"حلیئے تو عام سے ہیں۔۔۔ کوئی خصوصی بات تو نہیں ان میں"۔۔۔۔ بلیک زیرو نے کہا۔

"تو تمہارا خیال تھا کہ خصوصیت کے لئے وہ بارہ سنگھے کی طرح اپنے سروں پر سینگ لگا لیتے"۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور بلیک زیرو بے اختیار ہنس پڑا۔

"اب صرف ہنستے ہی رہو گے۔۔۔ یا چائے بھی پلواؤ گے۔۔۔۔ غضب خدا کا۔۔۔ ٹیلیفون پر بول بول کر میرا حلق بھی خشک ہو گیا ہے۔ اور تم بس بیٹھے ہنس رہے ہو"۔۔۔۔ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا اور بلیک زیرو ہنستا ہوا اٹھا اور کچن کی طرف بڑھ گیا۔

تھوڑی ہی دیر بعد بلیک زیرو چائے بنا کر لے آیا۔ اس نے ایک کپ عمران کے سامنے رکھا اور دوسرا اپنے سامنے رکھ کر وہ دوبارہ کرسی پر بیٹھ گیا۔ ابھی عمران نے چائے کی ایک چسکی ہی لی تھی کہ ٹیلیفون کی گھنٹی ایک بار پھر بج اٹھی۔

"ایکسٹو" ___ عمران نے رسیور اٹھا کر مخصوص لہجے میں کہا۔

"چوہان بول رہا ہوں جناب ___ میں نے کار کی تفصیلی تلاشی لے لی ہے ___ کار بالکل خالی ہے۔ اس میں کاغذ کا ایک پرزہ تک بھی موجود نہیں ہے۔ ویسے کار صبح سے یہاں کھڑی ہے۔ البتہ ایک بکسٹال والے نے بتایا ہے کہ اس کار میں سے ایک ایکریمین جوڑا نکلا تھا اور انہوں نے اس سے جانی بار کا پتہ پوچھا جو اس دکاندار نے بتا دیا اور وہ دونوں جانی بار کی طرف چلے گئے۔ اس کے بعد واپس نہیں آئے" ___ چوہان نے کہا۔

"تم وہیں ٹھہرو اور نگرانی کرو ___ ہو سکتا ہے وہ واپس آئیں" ___ عمران نے مختصر الفاظ میں ہدایت دی اور رسیور رکھ کر اس نے چائے کا کپ اٹھایا اور چسکیاں لینے لگا۔ اس کی پیشانی پر سوچ کی لکیریں نمایاں تھیں۔ پھر اس نے کپ واپس میز پر رکھا اور رسیور اٹھا کر تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔ لیکن دوسری طرف سے گھنٹی بجتی رہی۔ کسی نے رسیور نہ اٹھایا تو عمران نے رسیور رکھ دیا۔

"ٹائیگر اپنے کمرے میں نہیں ہے ___ ٹرانسمیٹر پر اس کی فریکوئنسی ایڈجسٹ کر دو طاہر" ___ عمران نے سامنے بیٹھے بلیک زیرو سے کہا اور بلیک زیرو نے ایک طرف پڑے ہوئے ٹرانسمیٹر پر ٹائیگر کی مخصوص فریکوئنسی ایڈجسٹ کرنا شروع کر دی۔ عمران اس دوران خاموشی سے کپ میں موجود باقی ماندہ چائے پیتا رہا۔ پھر اس نے آخری گھونٹ پی کر کپ واپس میز پر رکھا اور ہاتھ بڑھا کر ٹرانسمیٹر آن کر دیا۔ ٹرانسمیٹر پر موجود سرخ رنگ کا بلب تیزی سے جلنے بجھنے لگا۔ چند لمحوں بعد بلب یکلخت سبز رنگ میں تبدیل ہو کر مسلسل جلنے لگا۔

"عمران کالنگ۔ اوور" ___ عمران نے کہا۔

"یس سر ___ ٹائیگر بول رہا ہوں۔ اوور" ___ ٹرانسمیٹر سے ٹائیگر کی آواز سنائی دی۔

"دو حلیئے نوٹ کرو" ___ عمران نے کہا اور پھر جولیا کے بتلائے ہوئے اس ایکریمین جوڑے کے حلیئے تفصیل سے بتا کر اس نے اوور کہہ دیا۔

"یس سر۔ اوور" ___ ٹائیگر نے جواب دیا۔

"یہ دونوں جانی بار گئے ہیں۔ انہوں نے کار جنرل پارکنگ میں کھڑی کی تھی لیکن پھر ان کی واپسی نہیں ہوئی ___ فوراً معلوم کر کے بتاؤ کہ یہ جانی بار میں کس سے ملے ہیں اور اب کہاں ہیں۔ اوور" ___ عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"یس سر ___ میں معلوم کرتا ہوں سر۔ اوور" ___ دوسری طرف سے کہا گیا اور عمران نے ___ اوور اینڈ آل ___ کہہ کر ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

"یہ تو انتہائی آسان مشن ثابت ہوا ہے ــــ باس خوامخواہ ہمیں ڈرا رہا تھا" ــــ روزی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ویسے ایک بات ہے۔ تمہاری ذہانت کی وجہ سے یہ آسان ثابت ہوا ہے۔ ورنہ تو شاید اتنا آسان نہ ہوتا ــــ میرا خیال ہے کہ ہمیں سپیشل ٹرانسمیٹر پر باس کو اس کی اطلاع دے دینی چاہیئے۔ اس کے بعد دوسرے مشن کی منصوبہ بندی کی جائے" ــــ ڈان نے کہا اور روزی کے سر ہلانے پر اس نے ہاتھ اٹھا کر میز پر پڑے ہوئے انٹرکام کا رسیور اٹھا لیا۔

"جیکی! ــ سپیشل ٹرانسمیٹر لے آؤ" ــــ ڈان نے سخت لہجے میں کہا اور پھر رسیور رکھ دیا۔ وہ اس وقت جیکی کے ہیڈکوارٹر والی کوٹھی میں موجود تھے یہاں جیکی اور اس کے گروپ کے آٹھ افراد موجود تھے۔

چند لمحوں بعد ایک نوجوان اندر داخل ہوا۔ اس کے ہاتھ میں ایک بڑا سا ٹرانسمیٹر تھا۔ اس نے بڑے مؤدبانہ انداز میں ٹرانسمیٹر ان دونوں کے سامنے

موجود میز پر رکھ دیا اور خود اسی طرح خاموشی سے واپس چلا گیا۔

ڈان نے ٹرانسمیٹر کا ایک بٹن دبا دیا تو ٹرانسمیٹر سے پہلے تیز سیٹی کی آواز نکلنے لگی۔ یہ خصوصی ساخت کا فکسڈ فریکوئنسی ٹرانسمیٹر تھا۔ اس کا تعلق براہ راست بلیک ایجنسی کے چیف سے تھا اور اس ٹرانسمیٹر میں یہ خصوصیت تھی کہ اس کی کال کہیں بھی نہ کیچ کی جا سکتی تھی اور نہ ٹیپ کی جا سکتی تھی۔ اس کی رینج بھی بے حد وسیع تھی۔ دنیا کے کسی بھی کونے سے اس کے ذریعے چیف کو کال کیا جا سکتا تھا۔

تیز سیٹی کی آواز چند لمحے سنائی دیتی رہی۔ پھر آہستہ آہستہ مدھم ہوتی چلی گئی۔

"یس ــ چیف آف بلیک ایجنسی۔ اوور" ــــ ٹرانسمیٹر سے چیف کی تیز آواز سنائی دی۔

"ڈان بول رہا ہوں باس ــ پاکیشیا سے۔ اوور" ــــ ڈان نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"اوہ یس ــ کیا رپورٹ ہے۔ اوور" ــــ باس نے چونک کر پوچھا۔

"وکٹری باس! ــ ہم نے ریڈ گارڈ کی مائیکرو فلم ایس تھری کے حوالے کر دی ہے۔ اوور" ــــ ڈان نے فاتحانہ انداز میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"پوری تفصیل بتاؤ۔ اوور" ــــ باس نے قدرے مسرت بھرے لہجے میں کہا اور ڈان نے پہلے اسے تفصیل سے بتایا کہ کس طرح روزی نے صرف فون کے ذریعے تمام بنیادی معلومات حاصل کر لی تھیں۔

"اور اس کے بعد باس! ــ میں اور روزی رات کو سپیشل چھاؤنی پہنچ گئے۔ جیکی اور اس کے گروپ نے اس کے متعلق نہ صرف معلومات حاصل کر

لی تھیں بلکہ چھاؤنی کے رہائشی حصے سے انہوں نے سپیشل گارڈ کے ایک آفیسر اور اس کے نائب کو سوتے میں اغوا کر لیا اور ساتھ ہی ان کی یونیفارمز بھی حاصل کر لی گئیں ـــــ اس کے بعد میں اور جیکی ان کے میک اپ اور یونیفارمز میں رات کو چیکنگ کے بہانے وہاں پہنچے ـــ فارمولا ایک سیف میں تھا لیکن یہ سیف خاصی پرانی قسم کی تھی اس لئے میں نے آسانی سے اسے کھول لیا۔ پھر فارمولے کی فلم بنائی ـــ سیف کو دوبارہ بند کیا اور واپس آ گئے ـــ ان دونوں افسروں کو دوبارہ ان کی یونیفارمز سمیت ان کی رہائش گاہوں پر پہنچا دیا گیا۔ اس طرح انہیں معلوم ہی نہ ہو سکا کہ انہیں کہاں لے جایا گیا۔ وہ زیادہ سے زیادہ یہی سوچتے رہے ہوں گے کہ ان کی آنکھ نہیں کھلی اور وہ گشت پر نہیں گئے۔ لیکن چونکہ فوجی قوانین کی رُو سے یہ جرم ہے اس لئے لازماً انہوں نے یہی کہا ہے کہ وہ گشت پر گئے تھے بہرحال وہ فلم لا کر میں نے ڈویلپ کی اور اُسے مائیکرو فلم میں تبدیل کر کے ہم نے صبح ہوتے ہی وہ کوٹھی چھوڑ دی اور جیکی کے ہیڈ کوارٹر میں آ گئے ہم نے وہ کار بھی ایک پارکنگ میں چھوڑ دی تاکہ اگر کسی طرح بھی کوئی کلیو اس کوٹھی تک کسی کو پہنچا دے تو آگے کا راستہ بند ہو جائے ـــ مائیکرو فلم ایس تھری کے حوالے کر دی گئی ہے اور اب میں اور روزی نئے میک اپ میں مشن نمبر دو کی تکمیل کے لئے انتہائی بے چین ہیں۔ اوور“ ـــ ڈان نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

”اوہ ۔۔ ویری گڈ ـــ اس کا مطلب ہے کہ تم نے واقعی حیرت انگیز کارنامہ سرانجام دیا ہے کہ اس قدر اہم ترین نظام کے فارمولے کی فلم بھی حاصل کر لی اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کو کسی طرح اس کا علم ہی نہیں ہو سکا۔

ویری گڈ ـــ یہ ہوا ناں کارنامہ ـــ ورنہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے بارے میں اب یہ مشہور ہو چکا ہے کہ پاکیشیا میں اگر کوئی مکھی بھی غیر قانونی طریقے سے داخل ہوتی ہے تو پاکیشیا سیکرٹ سروس اس سے آگاہ ہو جاتی ہے ـــ ویری گڈ ۔ اوور“ ـــ باس نے انتہائی مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

”باس ! ـــ یہ مشن تو دراصل روزی کی ذہانت سے پورا ہوا ہے ـــ میری تشنگی تو ابھی موجود ہے ۔ اوور“ ـــ ڈان نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

”او۔ کے ـــ مجھے یقین ہے کہ تم دوسرا اہم مشن آسانی سے سرانجام دے سکو گے ـــ لیکن ایس تھری سے جب تک وہ فلم ہم تک نہ پہنچ جائے اس وقت تک تم دونوں بالکل حرکت میں نہ آؤ گے ـــ مکمل طور پر کیموفلاج رہو گے ـــ بلکہ بہتر یہی ہے کہ تم اس ہیڈ کوارٹر کے گیٹ سے بھی باہر نہ نکلو ـــ ایس تھری اس فلم کو ایک دکان تک پہنچا دے گا اور اس دکان کا آدمی کسی اور کو ـــ پھر وہاں سے یہ فلم اسی طرح مختلف ہاتھوں سے ہوتی ہوئی آج رات ہم تک پہنچے گی ـــ میں نے یہ طویل طریقہ اس لئے اپنایا ہے کہ اگر کوئی ایک سٹیپ پاکیشیا سیکرٹ سروس کی نظروں میں آ بھی جائے تو وہ آگے نہ بڑھ سکیں ـــ بہرحال جب یہ فلم مجھے مل جائے گی تو میں اسی ٹرانسمیٹر پر تمہیں مزید ہدایات دے دونگا۔ فی الحال میں نے جو ہدایات دی ہیں ان پر عمل کرو۔

اوور اینڈ آل" ۔۔۔۔ باس نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا اور ڈان نے ہاتھ بڑھا کر ٹرانسمیٹر آف کیا اور اُسے دوبارہ میز کے نیچے رکھ دیا۔

"یہ باس نے ایک معمولی سی فلم کے لئے اتنا لمبا چکر آخر کیوں چلایا ہے" روزی نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"وہ اصل میں ذہنی طور پر اس علی عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس سے انتہائی خوفزدہ ہے ۔۔۔۔ اور یہ اس کا خوف ہی ہے کہ اس نے فلم کو ایکریمیا پہنچانے کے لئے اتنا لمبا کھڑاگ پھیلایا ہے" ۔۔۔۔ ڈان نے منہ بناتے ہوئے کہا۔ لیکن اس کا فقرہ ابھی ختم ہی ہوا تھا کہ میز پر پڑے ہوئے انٹرکام کی گھنٹی سنائی دی اور ڈان نے چونک کر انٹرکام کا رسیور اٹھا لیا۔

"یس" ۔۔۔۔ ڈان نے تیز لہجے میں کہا۔

"باس! ۔۔۔ میں جیکی بول رہا ہوں ۔۔۔ ابھی انتھونی کی کال آئی ہے کہ ایک مقامی بدمعاش کو براجانی بار میں آپ کے متعلق پوچھ گچھ کرتا رہا ہے۔ اور آپ کی کار مین بازار کے جنرل پارکنگ میں موجود ہے اس کی بھی نگرانی کی جا رہی ہے ۔۔۔۔ اس کو بھی آپ کے اور مادام روزی کے حلیوں کی پوری تفصیل معلوم ہے اور وہ ایک ویٹر جیکب سے پوچھ گچھ کرتا رہا ہے"۔ جیکی نے کہا تو ڈان اور روزی دونوں کے چہرے حیرت سے مسخ سے ہو گئے انٹرکام کے ساتھ چونکہ لاؤڈر بھی موجود تھا اس لئے جیکی کی آواز روزی کو بھی صاف سنائی دے رہی تھی۔

"کیا مطلب! ۔۔۔ کیا کہہ رہے ہو ۔۔۔۔ یہ کیسے ممکن ہے" ۔۔۔۔ ڈان نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"باس! ۔۔۔ یہ رپورٹ ملنے پر میں نے فوری طور پر اس بارے میں تحقیقات

کا آغاز کر دیا تاکہ اس بارے میں حتمی رائے قائم کی جا سکے ۔۔۔۔ اور آپ یہ سن کر حیران ہوں گے کہ دولت آباد والی جس کوٹھی سے آپ آئے ہیں اس کوٹھی کو بھی چیک کیا گیا ہے اور شائد کار اور آپ کے حلیوں کے بارے میں وہیں سے انہوں نے معلومات حاصل کی ہیں ۔۔۔۔ بہرحال انتھونی کے مطابق وہ کو براجانی بار سے کسی قسم کی معلومات حاصل نہیں کر سکا ۔۔۔۔ اور آپ نے حلیئے بھی بدل لئے ہیں اور کار بھی چھوڑ دی ہے۔ اس لئے اب وہ کسی طرح بھی آپ کا سراغ نہیں لگا سکتے ۔۔۔۔ ویسے اگر آپ حکم دیں تو میں اس مقامی بدمعاش اور کار کی نگرانی کرنے والے کو اغوا کر کے یہاں لے آؤں" ۔۔۔۔ جیکی نے کہا۔

"احمق ہو گئے ہو جیکی! ۔۔۔ اس کا مطلب ہے کہ تم انہیں از خود یہاں لے آؤ گے ۔۔۔۔ جب کہ اس قدر خفیہ رہنے کے باوجود وہ ہمارے سراغ پر کامیابی سے چل رہے ہیں ۔۔۔۔ البتہ ہم دونوں یہاں سے بھی خفیہ طور پر دوسری نمبر تھری کوٹھی میں شفٹ ہو جاتے ہیں تاکہ وہ کسی طور پر بھی ہمارا سراغ حاصل نہ کر سکیں ۔۔۔۔ اور سنو! ۔۔۔ تم نے ان لوگوں کے بارے میں تین روز تک قطعاً لاتعلق رہنا ہے۔ اس کے بعد ہم ان سے سارے بدلے گن گن کر لے لیں گے" ۔۔۔۔ روزی نے ہاتھ بڑھا کر ڈان کے ہاتھ سے رسیور لیتے ہوئے انتہائی تیز لہجے میں کہا اور پھر ایک جھٹکے سے انٹرکام کا رسیور رکھا اور اٹھ کھڑی ہوئی۔

"آؤ ڈان! ۔۔۔ ماسک میک اپ کر کے خفیہ عقبی دروازے سے نکل جائیں ۔۔۔ ہمارے متعلق سوائے جیکی کے اور کسی کو بھی علم نہ ہونا چاہیئے کہ ہم اس میک اپ میں ہیں اور کس کوٹھی میں موجود ہیں ۔۔۔۔ میں نے اسی خدشے

کے پیش نظر چنار کالونی میں ایک کوٹھی خرید لی ہے جس کا سوائے میرے اور چیف کے بعد کسی کو بھی علم نہیں" ——— روزی نے کہا۔

"اوہ!—— ٹھیک ہے روزی!—— لیکن میں حیران ہوں کہ یہ مقامی بدمعاش کا جانی بار میں جانے کا کیا مطلب —— کیا یہاں کی سیکرٹ سروس بدمعاشوں پر مشتمل ہے —— یا پھر کوئی اور تنظیم ہماری راہ پر چل پڑی ہے" ڈان نے کہا۔

"جو کچھ بھی ہے جلد ہی سامنے آجائے گا" —— روزی نے کہا اور پھر وہ دونوں ہی اکٹھے ملحقہ ڈریسنگ روم کی طرف بڑھ گئے۔ انہوں نے بڑی مہارت سے میک اپ کر کے اپنے حلیے تبدیل کئے اور پھر لباس تبدیل کر کے انہوں نے اپنا ضروری سامان اور خاص طور پر وہ سپیشل ٹرانسمیٹر بریف کیسوں میں رکھا اور تیزی سے ایک خفیہ راستے کی طرف بڑھ گئے جس کے ذریعے وہ عقبی کوٹھی کے نیچے سے گذر کر بڑے اطمینان سے ایک کھلے پارک کے ایک کونے میں جا نکلتے۔ جہاں سے انہیں آسانی سے ٹیکسی مل سکتی تھی۔

عمران نے کار مین بازار کی جنرل پارکنگ میں روکی اور نیچے اتر آیا۔ جب وہ پارکنگ سے نکل کر جانی بار کی طرف بڑھنے ہی لگا تھا کہ ایک طرف سے چوہان نکل کر اس کی طرف بڑھا۔

"عمران صاحب آپ —— اور یہاں" —— ؟ چوہان نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"کیا کروں یار چوہان!—— اس گلاب کے پھول کو ڈھونڈتا پھر رہا ہوں۔ تمہارے چیف نے پہلے میری بڑی منتوں اور خوشامدوں کے بعد اس کو تلاش کرنے کی حامی بھر لی۔ لیکن اب اس نے صاف انکار کر دیا ہے —— میری لمبی لمبی اور ٹھنڈی سانسوں نے بھی اس پر کوئی اثر نہیں کیا۔ بلکہ اس نے مجھے وارننگ بھی دے دی ہے کہ اب اگر میں نے اس موضوع پر بات کی تو وہ مجھے گولی مروا دے گا —— بڑا بے درد۔ ظالم اور سفاک آدمی ہے اُسے تو لطیف جذبات چھو کر بھی نہیں گذرے —— میرا خیال ہے بلاکو خاں

اور چنگیز خاں دونوں کی رُوحوں نے آپس میں اشتراک کر کے اس کے جسم پر قبضہ کر لیا ہے" ـــــ عمران نے بڑی لمبی ٹھنڈی سانس بھرتے ہوئے چوہان کو اپنی روئیداد سنانی شروع کر دی۔ اس کا چہرہ کسی بوڑھی بکری کے منہ کی طرح لٹکا ہوا تھا۔ آنکھوں میں اتنی ویرانی اور اداسی نظر آنے لگ گئی تھی جیسے زندگی کی ہر حق سے وہ محروم ہو چکی ہوں۔

"باس اصل میں ایک اور چکر میں پڑ گیا ہے ـــ آپ فکر نہ کریں۔ ہم سب اس مشن سے فارغ ہو کر ذاتی طور پر آپ کے لئے اسے تلاش کریں گے" ـــــ چوہان نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"مشن سے فارغ ہو کر ـــ کیا کہہ رہے ہو چوہان ! ـــ میں کیسے اپنے اس عظیم مشن سے فارغ ہو سکتا ہوں۔ میرا تو رات کا چین اور دن کا آرام سب لُٹ چکا ہے ـــ آنکھوں کے آگے ہر وقت اس کی بلیک اینڈ وائٹ تصویر نظر آتی رہتی ہے جس میں مَیں اپنے جذبوں کے رنگ بھرنے کی کوشش کر رہا ہوں لیکن رنگ ہی دستیاب نہیں ہو رہے ـــ وہ رنگ فروش کہتے ہیں دوپٹے رنگنے والے دیگوں میں پڑنے والے ـــ مشروبات کو کلرڈ کرنے والے ـــ لوہے پر پینٹ کرنے والے ـــ اور کاغذ پر تصویریں بنانے والے رنگ تو مل سکتے ہیں لیکن خیال میں موجود بلیک اینڈ وائٹ تصویر کو کلرڈ بنانے والے رنگ ان کے پاس نہیں ہیں ـــ میں نے تو کہا بھی کہ چلو اس کے کپڑے رنگ دو۔ لیکن وہ سنتے ہی نہیں ـــ ویسے تم یہاں کیوں کھڑے ہو ـــ کیا کسی کار والے سے کوئی جھگڑا ہو گیا ہے یا پھر کوئی نئی کار تاڑ رہے ہو چوری کرنے کے لئے ـــ ویسے دھندہ اچھا ہے" ـــــ عمران نے کہا۔ اور چوہان بے اختیار ہنس پڑا۔

"یہ بات نہیں ـــ یہاں مجرموں کی ایک کار موجود ہے۔ میں اس کار کی نگرانی کر رہا ہوں" ـــــ چوہان نے ہنستے ہوئے کہا۔

"اچھا کرتے رہو بے جان مشینوں کی نگرانی ـــ ہمارا کیا جاتا ہے" ـــــ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا اور آگے بڑھنے لگا۔

"اوہ ! ـــ تو آپ کسی انسان کی نگرانی کرنے کے لئے یہاں آئے ہیں"۔ چوہان نے چونک کر کہا۔

"ہم نگرانی کے قابل ہی نہیں ہیں ـــ یہ کام تو وہ بڈھے پہلوان کرتے ہیں جن کے جوڑ بڑھاپے کی وجہ سے بیکار ہو جاتے ہیں اور وہ اکھاڑے کے کنارے بیٹھے دوسروں کی نگرانی کرتے رہتے ہیں ـــ ہم تو اکھاڑے میں اُتر کر لڑنے کے قائل ہیں ـــ بہرحال تمہارے باس کی طرف سے تمہارے لئے یہ ہدایت ہے کہ تم اس نگرانی کو چھوڑ کر اپنے فلیٹ واپس جا سکتے ہو" ـــــ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر تیزی سے آگے بڑھ گیا۔

جانی بار اس پورے علاقے کا سب سے بدنام بار تھا یہاں ارد گرد کے سارے بدمعاش اور گھٹیا ٹاپ لوگ ہر وقت بھرے رہتے تھے کیونکہ اس بار میں انہیں ہر قسم کا نشہ کھلے بندوں مل جاتا تھا۔ عمران ایک بار یہاں آیا تھا اور اس وقت اس نے سوچا تھا کہ اس سلسلے میں فیاض سے ضرور باز پرس کرے گا۔ لیکن پھر مصروفیت کی وجہ سے یہ بات اس کے ذہن سے ہی نکل گئی تھی۔ لیکن اب جبکہ اس ایکریمی جوڑے کی نسبت سے جانی بار کا نام دوبارہ سامنے آیا تو اُسے یہ ساری بات یاد آ گئی اور اس بار کے مخصوص ماحول کی وجہ سے ہی عمران نے ٹائیگر کو یہاں معلومات کے لئے بھیجا تھا لیکن پھر ٹائیگر کی طرف سے کال آئی کہ اس نے بار کے ہر آدمی سے پوچھ گچھ کر لی

ہے۔ اس حلیئے کا جوڑا یہاں آیا ضرور ــــ لیکن ایک میز پر بیٹھ کر انہوں نے شراب پی اور پھر ویٹر کو رقم دے کر وہ بار کے عقبی دروازے سے نکل کر دوسری سڑک پر چلے گئے تھے۔ انہوں نے سوائے ویٹر کے نہ ہی کسی سے کوئی بات کی اور نہ ہی کوئی اشارہ یا مشکوک حرکت کی۔ اور ٹائیگر نے اس ویٹر سے بھی معلومات حاصل کر لی ہیں۔ اس کے مطابق انہوں نے بیٹھتے ہی شراب کی پوری بوتل منگوائی اور وہ دونوں اسے گلاسوں میں ڈال کر پیتے رہے اور پھر بل ادا کر کے چلے گئے۔ اس پر عمران نے ٹائیگر کو وہیں رکنے کے لئے کہا اور خود وہ دانش منزل سے نکل کر جانی بار کی طرف چل پڑا تھا۔ چونکہ جانی بار ایک تنگ سی گلی میں تھا جہاں کار داخل نہ ہو سکتی تھی اس لئے عمران کو کار جنرل پارکنگ میں ہی کھڑی کرنی پڑی۔ اس طرح اس کا ٹکراؤ چوہان سے بھی ہو گیا جو ابھی تک اس کار کی نگرانی میں مصروف تھا لیکن عمران جانتا تھا کہ شاید ہی اب وہ جوڑا کار لینے آئے اس لئے اس نے چوہان کو باس کا نام لے کر واپس فلیٹ جانے کا کہہ دیا تھا۔

تھوڑی دیر بعد عمران جانی بار میں داخل ہو گیا وہ چونکہ اس وقت اپنے اصل چہرے میں تھا اس لئے اس کے چہرے پر حماقتیں آبشار کی طرح بہہ رہی تھیں۔ وہ اندر داخل ہو کر اس طرح پھٹی پھٹی آنکھوں سے ماحول کو دیکھ رہا تھا جیسے وہ کسی تہہ خانے سے نکل کر پہلی بار دنیا کو دیکھ رہا ہو بار کا ماحول منشیات کے زہریلے دھوئیں اور شراب کی تیز بو کی وجہ سے انتہائی دگرگوں سا ہو رہا تھا لیکن عمران جانتا تھا کہ اسی ماحول کی وجہ سے یہاں ہر وقت رش رہتا ہے کیونکہ نشے کے عادی لوگوں کا آدھا نشہ تو اس ماحول کی وجہ سے ہی پورا ہو جاتا ہے۔ ٹائیگر کو اس نے ٹرانسمیٹر پر ہی ہدا

دے دی تھیں کہ وہ اس کے کام میں مداخلت نہ کرے اور نہ ہی اس سے کوئی آشنائی ظاہر کرے گا۔ البتہ اس ویٹر کا نام اس نے معلوم کر لیا تھا جس نے اس ایکریمین جوڑے سے ڈیلنگ کی تھی۔

عمران اسی طرح بچوں کے سے انداز میں ادھر ادھر حیرت سے دیکھتا ہوا کاؤنٹر کی طرف بڑھ گیا اور پھر اس کی نظریں کاؤنٹر کی سائیڈ میں کھڑے ٹائیگر پر پڑ گئیں جو گلے میں سرخ رومال ڈالے غنڈوں جیسے انداز میں کہنی کاؤنٹر پر رکھے کاؤنٹر کے پیچھے کھڑے گنجے سر اور پہلوانوں جیسا جسم رکھنے والے کاؤنٹر مین سے باتوں میں مصروف تھا۔

"ج ــ ج ــ جناب! ــ کیا میں دخل در نامعقولات کر سکتا ہوں؟"۔ عمران نے قریب جا کر بڑے سہمے اور ڈرے ڈرے لہجے میں کاؤنٹر مین سے مخاطب ہو کر کہا اور کاؤنٹر مین نے تو چونک کر اس کی طرف دیکھا جبکہ ٹائیگر نے نظریں گھما کر عمران کی طرف بڑے سخت انداز میں دیکھا اور پھر اس کے ہونٹ اس طرح بھنچ گئے جیسے اسے عمران کی مداخلت بیحد بری لگی ہو۔

"اوہ ــ کیا بات ہے" ــــ؟ کاؤنٹر مین نے حیرت بھرے لہجے میں عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔ وہ عمران کو اس طرح دیکھ رہا تھا جیسے کوئی غلط آدمی بار میں آ پھنسا ہو، اور واقعی عمران کے چہرے پر موجود تاثرات تھے ہی ایسے۔

"یہ ــ یہ ــ یہاں گانجا مل جائے گا" ــــ عمران نے بڑے شرمائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"گانجا ــ وہ کیا ہوتا ہے" ــــ کاؤنٹر مین شاید پرانے زمانے کے اس نشے سے واقف ہی نہ تھا اس لئے اس نے حیرت بھرے انداز میں پوچھا۔

" اچھا تو تمہیں گانجے کا ہی پتہ نہیں ۔۔۔ اور بن گئے ہو جانی بار کے کاؤنٹر مین ۔۔۔ بھائی! گانجا ایک نشہ ہوتا ہے اور اس کی یہ خصوصیت ہے کہ جو اسے استعمال کرتا ہے وہ گنجا ہو جاتا ہے ۔۔۔ میرا تو خیال تھا کہ تم بھی اسے استعمال کرتے رہے ہو" ۔۔۔ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

" اوہ ۔۔ یو شٹ اپ نانسنس ۔۔۔ ٹیری کے سامنے کھڑے ہو کر اس کی توہین کر رہے ہو ۔۔ جاؤ فوراً نکل جاؤ یہاں سے ورنہ ۔۔۔ " کاؤنٹر مین نے جس کا نام شاید ٹیری تھا انتہائی غضب ناک لہجے میں کہا اور ساتھ ہی اس نے زور سے کاؤنٹر پر اس طرح مکہ مارا جیسے وہ بڑی مشکل سے اپنے غصے کو کنٹرول کر رہا ہو۔

" یہ میرے خیال میں کوئی سیدھا سادھا آدمی ہے ٹیری! ۔۔ کیوں بیچارے پر رعب جما رہے ہو۔ اگر اس کا دم نکل گیا تو ۔۔۔ اسے جیکب کا پتہ بتا دو۔ وہ گانجے کے بارے میں زیادہ تفصیل سے جانتا ہے" ۔۔۔ اس بار ٹائیگر نے مسکراتے ہوئے ٹیری سے کہا۔

" دم مذکر نہیں ہوتی جناب! ۔۔ مونث ہوتی ہے اس لئے دم نکل گئی کہنا چاہیئے آپ کو ۔۔۔ لیکن نکل کر بیچاری کہاں جا سکتی ہے ۔ یہیں کاؤنٹر کے ساتھ کھڑی ہلتی رہتی ہوگی ۔۔۔ ویسے وہ جیکب پاٹ صاحب کون ہیں ۔۔۔ بلکہ کہاں ہیں تاکہ میں انہیں شرفِ ملاقات بخش کر ان سے مس شاداں و مس فرحاں کا پتہ پوچھ سکوں" ۔۔۔ عمران نے بڑے معصوم سے لہجے میں ٹائیگر پر طنز کرتے ہوئے کہا اور ٹیری اس طرح عمران کو دیکھنے لگا جیسے اُسے اچانک اس پر رحم آنے لگ گیا ہو۔ کیونکہ اُسے معلوم تھا کہ کوبرے کا کیا ردِ عمل ہوگا۔

" جیک پاٹ ۔۔ واہ! بہت اچھا نام بنا دیا ہے تم نے اس کا ۔۔۔ کیوں ٹیری" ۔۔۔ ٹائیگر نے مسکراتے ہوئے کہا اور ٹیری اس طرح حیرت سے ٹائیگر کو دیکھنے لگا جیسے اُسے یقین نہ آ رہا ہو کہ یہ بات ٹائیگر نے ہی کی ہے۔ کیونکہ وہ سب کوبرے کے غصے سے اچھی طرح واقف تھے اور جس طرح اس احمق آدمی نے براہ راست کوبرے کی توہین کی تھی اب تک کوبرا اس کی گردن توڑ چکا ہوتا۔ لیکن کوبرا بجائے غصہ کرنے کے اس سے مسکرا کر بات کر رہا تھا۔ اب ٹیری کو کون بتاتا کہ ٹائیگر کیوں مسکرا کر بات کر رہا ہے۔

" تم ۔ تم مسکرا رہے ہو کوبرے ۔۔۔ حیرت ہے۔ جبکہ یہ تمہاری توہین کر رہا ہے" ۔۔۔ ٹیری سے نہ رہا گیا آخر وہ بول ہی پڑا۔

" ارے کوئی سیدھا سادھا سا آدمی ہے ۔۔ اے جیکب! ادھر آؤ۔ یہ صاحب تم سے ملنے آئے ہیں" ۔۔۔ ٹائیگر نے بڑے بے نیازانہ لہجے میں کہا اور ساتھ ہی اس نے ایک طرف جاتے ہوئے ایک اُدھیڑ عمر ویٹر کو بھی بلا لیا۔

" یس صاحب" ۔۔۔ ویٹر نے قریب آکر حیرت سے عمران کو دیکھتے ہوئے کہا۔

" تمہارا نام جیک پاٹ ہے" ۔۔۔ عمران نے اس طرح آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر اس اُدھیڑ عمر ویٹر کی طرف دیکھتے ہوئے کہا جیسے اس کے سامنے انسان کی بجائے کوئی بد روح کھڑی ہو۔

" جیک پاٹ ۔۔ وہ کیا ہوتا ہے ۔۔ میرا نام جیکب ہے ۔۔ کیا بات ہے۔ میں تو آپ کو جانتا ہی نہیں" ۔۔۔ جیکب نے بُرا سا منہ

بناتے ہوئے کہا۔

"جان جاؤ گے" ـــــ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جیب میں ہاتھ ڈال کر ایک بڑا سا نوٹ نکالا اور جیکب کی طرف بڑھا دیا۔

"یہ لو ـــ یہ ہے میرا ابتدائی تعارف ـــــ تفصیلی تعارف بھی ہو سکتا ہے بشرطیکہ تم مجھے وہ جگہ بتا دو جہاں گانجا مل سکتا ہے" ـــــ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"گانجا ـــ اوہ! اُسے آجکل کون پوچھتا ہے ـــ آجکل تو انتہائی جدید قسم کے نشے مارکیٹ میں آ چکے ہیں ـــ شاید دارالحکومت کے کسی قدیم اور پرانے محلے میں اب بھی یہ بکتا ہو" ـــــ جیکب نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ لیکن اس نے نوٹ جلدی سے پکڑ کر اپنی جیب میں ڈال لیا۔

"جیکب! تم بھی احمق ہو ـــ بھائی جا کر اسے اس محلے کا پتہ بتاؤ اور اس سے تفصیلی تعارف بھی وصول کرو" ـــــ ٹائیگر نے مسکراتے ہوئے جیکب سے کہا اور ساتھ ہی اس نے اس طرح آنکھ مار دی جیسے کہہ رہا ہو کہ احمق آدمی ہاتھ لگ گیا ہے۔ اسے کاٹو۔

"اوہ ہاں جناب! ـــ بالکل بالکل ـــ مجھے معلوم ہے اس محلے کا۔ آئیے میرے ساتھ" ـــــ جیکب نے چونک کر کہا اور پھر وہ عمران کا ہاتھ پکڑے اس طرح گھسیٹتا ہوا اسے ایک سائیڈ میں موجود راہداری میں لے گیا جیسے کوئی بردہ فروش کسی بچے کو جبراً اغوا کر کے لے جا رہا ہو۔

"ارے ارے اتنا تیز نشہ نہیں ہے جتنی تیز رفتاری تم دکھا رہے ہو" ـــــ عمران نے احتجاج کرتے ہوئے کہا۔ لیکن جیکب اُسے ساتھ

لے کر ایک خالی کمرے میں پہنچ گیا۔

"بیٹھو ـــ تم واقعی احمق آدمی ہو۔ وہاں سب کے سامنے گانجے کے متعلق پوچھ رہے تھے ـــ تمہیں معلوم ہی نہیں کہ اس کا نام لینا بھی بہت بڑا جرم ہے ـــ بولو، کتنا گانجا چاہیئے" ـــــ جیکب نے دروازہ بند کر کے عمران کی طرف مڑتے ہوئے کہا۔

"کتنا سپلائی کر سکتے ہو" ـــــ عمران نے اس بار سنجیدگی سے کہا۔

"تمہیں جس قدر چاہیئے۔ لیکن آجکل بھاؤ تیز جا رہا ہے" ـــ جیکب نے منہ بناتے ہوئے کہا۔ وہ اب پوری طرح عمران کو کاٹنے پر اُتر آیا تھا۔

"بھاؤ کی فکر مت کرو ـــ میں تمہیں وہی بھاؤ دوں گا جو اس ایکریمین جوڑے نے تمہیں دیا تھا" ـــــ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ایکریمین جوڑا ـــ کس ایکریمین جوڑے کی بات کر رہے ہو" ـــــ ؟ جیکب نے بُری طرح چونکتے ہوئے کہا۔

"جسے تم نے ٹیبل نمبر بارہ پر سرو کیا تھا" ـــــ عمران نے اسی طرح مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ! ـــ تو تم بھی ان کے متعلق پوچھنے آئے ہو ـــ پہلے کوبرا بھی ان کے متعلق مجھ سے پوچھ چکا ہے ـــ کیا تم کوبرے کے ہی ساتھی ہو"۔ جیکب نے یکلخت انتہائی سنجیدہ ہوتے ہوئے کہا۔ اس کے چہرے پر سختی کے آثار اُبھر آئے تھے۔

"کوبرا ـــ وہ کون ہے" ـــــ ؟ عمران نے چونک کر پوچھا اس کے چہرے پر واقعی ایسے تاثرات تھے کہ جیسے یہ نام زندگی میں پہلی بار سُن رہا ہو۔

"ہونہہ ـــ تو پھر تم کون ہو ـــ بہرحال میں نے انہیں سرو کیا تھا انہوں

نے شراب پی۔ بل ادا کیا اور چلے گئے"۔۔۔ جیکب نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"جو چیز انہوں نے تمہارے حوالے کی تھی وہ اپنے ٹھکانے پر پہنچ گئی ہے یا نہیں"۔۔۔ عمران نے بغور اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے انتہائی سخت لہجے میں کہا۔

"چیز۔۔ کونسی چیز"۔۔۔؟ جیکب نے بے اختیار چونکتے ہوئے کہا لیکن عمران نے اس کی آنکھوں میں ابھر آنے والی چمک کو بھانپ لیا تھا۔

"سنو جیکب!۔۔ صورت حال بے حد خراب ہو چکی ہے۔۔ وہ چیز ٹھکانے پر ابھی تک نہیں پہنچی اور تم جانتے ہو کہ اس کا کیا نتیجہ نکل سکتا ہے"۔۔۔ عمران نے پھنکارتے ہوئے کہا۔ اس کا چہرہ یکلخت پتھر کی طرح سخت ہو گیا تھا۔

"م۔۔م۔۔ مگر تم کون ہو۔۔ اور کس چیز کے بارے میں پوچھ رہے ہو"۔۔۔؟ جیکب نے سہمے ہوئے لہجے میں ایک قدم پیچھے ہٹتے ہوئے کہا۔ لیکن اس سے پہلے کہ عمران مزید کچھ کہتا، جیکب نے بجلی کی سی تیزی سے اپنی پتلون کی سائیڈ جیب سے ایک چھوٹا مگر سائلنسر لگا ریوالور نکال لیا۔

"اب بتاؤ کون ہو تم۔۔۔ اور کس نے بھیجا ہے تمہیں"۔۔۔ جیکب کا لہجہ ریوالور نکالتے ہی بدل گیا تھا۔

"تو تم اب کھل ہی گئے"۔۔۔ عمران نے بے اختیار مسکراتے ہوئے کہا۔

"بتاؤ کون ہو تم"۔۔۔ جیکب نے غراتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے فائر کر دیا۔ ٹھک کی آواز کے ساتھ ہی گولی عمران کے کان کے پاس سے نکل کر عقبی دیوار میں گھس گئی۔ عمران نے ذرا برابر بھی حرکت نہ کی تھی۔ اس کی نظریں جیکب پر ہی جمی ہوئی تھی اور جیکب کے چہرے پر عمران کو اس طرح گولی چلنے کے باوجود بے حس و حرکت دیکھ کر حیرت کے تاثرات نمودار ہو گئے۔

"اب بھی وقت ہے بتا دو کہ تم نے اس چیز کا کیا کیا ہے ورنہ۔۔۔" عمران نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔ لیکن دوسرے لمحے وہ بجلی کی سی تیزی سے اچھل کر دائیں طرف کو ہٹا، کیونکہ جیکب نے اس بار اس کے سینے کا رخ کر کے گولی چلائی تھی لیکن جیکب کو تیسری گولی چلانے کی مہلت نہ مل سکی۔ وہ ابھی ہاتھ کو گھما کر ٹریگر دبانے ہی والا تھا کہ عمران نے ہوا میں ہی جسم کو گھمایا اور دوسرے لمحے جیکب کی چیخ اور پھر اس کے دیوار سے ٹکرانے کے دھماکے سے کمرہ گونج اٹھا۔ عمران نے سنگ آرٹ کا مظاہرہ کرتے ہی ہوا میں گھوم کر اس کی سائیڈ پر لات ماری تھی جس کی وجہ سے جیکب اچھل کر سائیڈ کی دیوار سے ایک دھماکے سے جا ٹکرایا تھا۔ پھر جب تک وہ اٹھتا، عمران قلابازی کھا کر نہ صرف سیدھا ہو گیا بلکہ دوسرے لمحے وہ اس کے سر پر پہنچ گیا اور پھر اس کے بوٹ کی ٹھوکر اٹھتے ہوئے جیکب کی کنپٹی پر پڑی اور جیکب کے حلق سے ایک اور چیخ نکلی اور وہ زمین پر گر کر تڑپنے لگا۔ عمران نے لات اس کی گردن پر جما دی۔ جیکب نے بجلی کی سی تیزی سے دونوں ہاتھ اٹھا کر اس کی لات پکڑی اور وہ اسے گھما کر گرانا ہی چاہتا تھا کہ عمران نے خود ہی لات کو ذرا سا اس کی ٹھوڑی کی طرف گھما دیا اور جیکب کے حلق سے نہ صرف گھٹی گھٹی چیخ نکل گئی بلکہ اس کے دونوں بازو بھی ڈھیلے ہو کر نیچے گر گئے اس کا چہرہ تیزی سے مسخ ہو گیا اور آنکھیں نرم ربڑ کی طرح پھیلنے لگ گئیں۔

"بولو ورنہ ———" عمران نے لات کو بالکل معمولی سا اور گھماتے ہوئے سرد لہجے میں کہا تو جیکب کے حلق سے خرخراہٹ کی آوازیں نکلنے لگیں۔ اس کے چہرے پر موت کی زردی پھیلنے لگ گئی تھی۔ عمران نے لات کو ذرا سا واپس گھما دیا تو جیکب کا رُکتا ہوا سانس بحال ہونے لگ گیا۔

"بتاؤ — ورنہ اس بار ———" عمران کے لہجے میں بے پناہ کرختگی تھی۔

"م — مم — مائیکرو فلم بوتل میں ڈال کر دی گئی تھی ——— میں نے اندر جا کر فلم بوتل سے نکالی اور اسے ایک لفافے میں ڈال کر اس لفافے پر ایکس۔ وائی۔ زیڈ لکھ کر اسے مین روڈ پر واقع سپر سٹار شاپنگ پلازہ کے گمشدہ سامان والے حصے پر کھڑے آدمی کو دے دیا ——— اس آدمی نے ایکس۔ وائی۔ زیڈ پڑھا تو اس نے مجھے دس ہزار روپے ایک لفافے میں ڈال کر دے دیئے اور وہ فلم والا لفافہ لے کر رکھ لیا۔ اس کے بعد میں واپس چلا آیا ——— اس کے بعد کوبرے نے مجھ سے پوچھا ——— پھر تم آ گئے ——— اب وہ فلم کیوں نہیں پہنچی، یہ مجھے نہیں معلوم" ——— جیکب نے رُک رُک کر اور ٹوٹے ہوئے سانس کے ساتھ تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"تمہیں ایسا کرنے کے لئے کس نے کہا تھا" ——— ؟ عمران نے پوچھا اور ساتھ ہی لات کو ذرا سا گھما کر واپس کر دیا۔

"مم — مم — مجھے چیف باس نے کہا تھا کہ جب بھی کوئی بار میں آ کر میری مخصوص میز پر بیٹھے اور بلیک ایجنسی وہسکی مانگے تو میں اسے بلیک وہسکی تو لا دوں لیکن ساتھ ہی کہہ دوں کہ بلیک ایجنسی وہسکی کی یہ آخری بوتل سٹاک میں ہے ——— اس کے بعد وہ آدمی اس وہسکی کی خالی بوتل میں فلم ڈال کر دے گا۔ چونکہ یہ بوتل بھی کالے رنگ کی ہوتی ہے اس لئے

کسی کو نظر نہ آئے گی۔ میں اس میں سے فلم جو ایک پلاسٹک کے لفافے میں پیک ہو گی، نکالوں اور اسے خاکی کاغذ کے لفافے میں ڈال کر اس پر ایکس وائی زیڈ کے الفاظ لکھوں اور جا کر سپر سٹور کے گمشدہ سامان والے شعبے پر کھڑے آدمی کو کہوں کہ بلیک ایجنسی وہسکی کی ایک بوتل گم ہو گئی ہے ——— اس پر وہ کہے گا کہ وہ تو ٹھکانے پر پہنچا دی گئی ہے ——— اگر وہ یہ الفاظ کہے تو میں وہ لفافہ اسے دے دوں۔ وہ اس کے بدلے میں جو رقم دے گا۔ وہ میرا انعام ہو گا اور اس کے بعد میں سب کچھ بھول جاؤں" ——— جیکب نے رُک رُک کر پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"تمہارا چیف باس کون ہے" ——— ؟ عمران نے پوچھا اور ساتھ ہی لات کو ذرا سا ہلایا۔

"ب — بب — بلیک ایجنسی کا چیف ——— یہاں جیکی اس کی طرف سے باس ہے۔ میں جیکی کا اسسٹنٹ ہوں۔ لیکن یہ ہدایت مجھے چیف باس نے براہ راست ٹرانسمیٹر پر دی تھی ——— جیکی کو بھی اس کا علم نہیں ہے" ——— جیکب اب تیر کی طرح سیدھا ہو چکا تھا۔

"کب کی تھی کال" ——— ؟ عمران نے پوچھا۔

"ایک ہفتہ پہلے" ——— جیکب نے جواب دیا۔

"اس کی مخصوص فریکوئنسی بتاؤ" ——— عمران نے کہا۔

"مجھے نہیں معلوم ——— باس کو علم ہو گا" ——— جیکب نے کہا اور عمران نے لات کو زور سے گھما کر جیکب کی گردن سے ہٹایا اور تیزی سے مُڑ کر دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ اسے معلوم تھا کہ اب جیکب ختم ہو چکا ہو گا ویسے اب ساری صورت حال سامنے آ گئی تھی۔ اس نظام کی نہ صرف مائیکرو فلم تیار

کی لی گئی تھی بلکہ یہ فلم انتہائی پُراسرار طریقے سے آگے بھی بڑھادی گئی تھی بلیک ایجنسی کا نام آتے ہی وہ سمجھ گیا تھا کہ یہ ایکریمیا کی ایک انتہائی خفیہ ایجنسی ہے جس کے ایجنٹ بلیک ایجنٹ کہلاتے ہیں۔ لیکن ان کے کام کا دائرہ کار چونکہ ایکریمیا اور یورپ تک ہی تھا اس لئے عمران نے ان پر کوئی توجہ نہ دی تھی لیکن بہرحال وہ اس نام کی ایجنسی سے واقف ضرور تھا۔ اس کا یہی مطلب ہو سکتا تھا کہ وہ ایکریمین جوڑا لازماً بلیک ایجنٹس ہی ہوں گے۔ لیکن اب اُسے فوری دلچسپی اس فلم کی برآمدگی سے تھی۔ اس لئے وہ بجلی کی سی تیزی سے کمرے سے نکل کر راہداری سے گذر کر کاؤنٹر کے قریب سے ہوتا ہوا کیفے کے بیرونی گیٹ کی طرف بڑھ گیا۔ باہر برآمدے میں ٹائیگر موجود تھا۔

"ریڈی میڈ میک اپ کر کے سُپر سٹار شاپنگ پلازا کے گمشدہ سامان والے شعبے پر پہنچو" ——— عمران نے ٹائیگر کے قریب سے گذرتے ہوئے بڑبڑا کر کہا اور تیزی سے پیدل چلتا ہوا بیرونی گیٹ کی طرف بڑھ گیا۔

سُپر سٹار شاپنگ پلازا مین بازار میں تھا اور وہاں سے کافی دُور تھا اس لئے جب ہجوم میں سے گذرتا ہوا عمران شاپنگ سنٹر کے بڑے شیشے لگے ہوئے بے شمار گیٹوں میں سے ایک گیٹ پر پہنچا تو اسی لمحے ٹائیگر بھی لمبے لمبے قدم بھرتا اس کے قریب پہنچ گیا۔ اس نے گلے سے سُرخ رُومال اتار دیا تھا۔ کوٹ کو اُلٹ کر پہن لیا تھا اور ریڈی میڈ میک اپ کر کے چہرے کی ساخت کو قدرے بدل لیا تھا۔ اب اس کا چہرہ کو بر والے چہرے سے خاصا مختلف ہو گیا تھا۔

"عمران صاحب" ——— ٹائیگر نے قریب پہنچ کر کہا اور عمران نے مڑ کر

ک نظر اُسے دیکھا اور پھر سر ہلاتا ہوا شیشے کا دروازہ کھول کر اندر داخل ہو گیا۔ یہ ایک وسیع و عریض شاپنگ پلازہ تھا جس میں دنیا بھر میں دستیاب ہر قسم کے سامان کی فروخت کے علیحدہ علیحدہ شعبے بنائے گئے تھے۔ مین گیٹ کے قریب ہی ایک شعبہ اشیائے گمشدہ کا تھا۔ جہاں ایک نوجوان کھڑا تھا۔ کوئی بھی گاہک اگر کوئی چیز خرید کر وہیں یا کسی اور کاؤنٹر پر بھول جاتا تو اُسے فوراً اس کاؤنٹر پر بھیج دیا جاتا اور گاہک کو سارے پلازہ میں ایک چیز تلاش کرنے کے لئے مارا مارا پھرنے کی بجائے یہیں سے اپنی گمشدہ چیز مل جاتی تھی۔

اس وقت پلازہ میں کچھ زیادہ رش نہ تھا۔ شاید مہینے کی آخری تاریخیں تھیں اس لئے ملازم پیشہ گاہک جو مہینے کی پہلی تاریخوں میں خریداری کرتے تھے موجود نہ تھے۔ عمران قدم بڑھاتا سیدھا اس گمشدہ کاؤنٹر کی طرف بڑھ گیا۔ اس میں بڑے بڑے ریک تھے جن میں کئی پیکڈ پارسل موجود تھے۔

"جی فرمائیے! ——— کیا گم ہوا ہے آپ کا" ——— نوجوان نے کاروباری انداز میں مسکراتے ہوئے کہا۔

"تم کب سے یہاں ڈیوٹی پر ہو" ——— ؟ عمران نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔

"میں صبح سات بجے سے ——— اور اب آدھے گھنٹے بعد میری ڈیوٹی آف ہو جائے گی ——— کیوں" ——— نوجوان نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"پھر تم نے ایکس، وائی، زیڈ لانے والے کو کم رقم کیوں دی تھی" ——— عمران کا لہجہ یکلخت سرد ہو گیا۔

"کم رقم — اوہ نہیں جناب! — دس ہزار روپے ہی مجھے دیئے گئے تھے۔ وہی میں نے اُسے دے دیئے" — نوجوان نے بے اختیار بوکھلاتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"لیکن جیکب نے تو جیکی سے شکایت کی ہے کہ اُسے چیف باس نے کہا تھا کہ بیس ہزار روپے دیئے جائیں گے" — عمران نے اسی طرح سخت لہجے میں کہا۔

"جیکب اور جیکی — میں تو کسی کو نہیں جانتا جناب! — مجھے تو جناب! ایک ہفتہ قبل میرے جنرل منیجر صاحب نے بلا کر کہا تھا کہ مالک کا ایک خاص پیکٹ آنا ہے — لے آنے والا کہے گا کہ بلیک ایجنسی وسکی کی ایک بوتل گم ہو گئی ہے۔ میں اس کے جواب میں کہوں گا کہ وہ تو ٹھکانے پر پہنچا دی گئی ہے — پھر وہ مجھے ایک خاکی کاغذ کا لفافہ دے گا جس پر ایکس۔ وائی۔ زیڈ لکھا ہوا ہو گا۔ میں وہ لفافہ لے کر اُسے دس ہزار روپے والا لفافہ دے دوں — پھر میں گرین کلب فون کروں اور وہاں ریسپشنسٹ کو کہوں کہ مسٹر آرتھر کو پیغام دے دیا جائے کہ بلیک ایجنسی وسکی کی بوتل پہنچ گئی ہے — اس کے بعد ایک آدمی آئے گا وہ یہی لفظ کہے گا کہ گرین کلب کی بلیک ایجنسی کی بوتل یہاں گم ہو گئی ہے وہ دے دو — تو میں یہ ایکس وائی زیڈ والا لفافہ اس کے حوالے کر دوں اور بس"۔ اس نوجوان نے بڑے سادہ سے لہجے میں کہا۔

"ہونہہ! — کیا حلیہ تھا اس آرتھر کا جو لفافہ لے گیا تھا — ؟" عمران نے پوچھا۔

"جناب! — بڑی بڑی مونچھیں تھیں۔ ناک پر پھوڑے کا مندمل شدہ

نشان تھا — خاصے بھرے ہوئے جسم کا آدمی تھا" — نوجوان نے جواب دیا۔

"کیا اس کا ایک دانت سونے کا تھا" — ؟ عمران کے ساتھ کھڑے ٹائیگر نے چونک کر پوچھا۔

"اوہ جی ہاں بالکل — وائیں طرف والا دانت — آپ انہیں جانتے ہیں" — نوجوان نے چونک کر کہا۔

"آیئے جناب" — ٹائیگر نے تیزی سے واپس مڑتے ہوئے کہا اور عمران سر ہلاتا ہوا اس کے پیچھے مڑ گیا۔

"میں اسے جانتا ہوں باس! — یہ جیکی کا خاص آدمی جوزف ہے شراب کی سمگلنگ کے دھندے کا یہی انچارج ہے۔ اس کا اڈہ گرین کلب ہے کیونکہ گرین کلب بھی جیکی کی ہی ملکیت ہے" — ٹائیگر نے پلازہ سے باہر آتے ہوئے کہا۔

"اب یہ وہاں مل جائے گا" — ؟ عمران نے پارکنگ کی طرف بڑھتے ہوئے پوچھا۔

"جی ہاں! — یہ ہر وقت وہیں رہتا ہے ایک خفیہ دفتر میں" — ٹائیگر نے کہا اور تھوڑی دیر بعد عمران اُسے کار میں بٹھائے گرین کلب کی طرف بڑھا چلا جا رہا تھا۔

"جیکب سے تم نے سرسری انداز میں کیوں پوچھ گچھ کی تھی" — ؟ عمران نے یکلخت انتہائی سرد لہجے میں ٹائیگر سے مخاطب ہو کر کہا۔

"م — مجھے اس کے چہرے پر سچے ہونے کے تاثرات نظر آتے تھے"۔ ٹائیگر نے بُری طرح ہکلاتے ہوئے کہا۔ عمران کے سرد لہجے سے اس کے

چہرے پر ہلکی سی زردی کی تہہ بکھیر دی تھی۔

"تم میں شاید ضرورت سے کچھ زیادہ ہی خوش فہمی پیدا ہو گئی ہے ۔۔۔ تم اب کام کے سلسلے میں لاپرواہ ہوتے جا رہے ہو۔ کیا خیال ہے تمہاری اس خوش فہمی کو دور کرنے کا کوئی بندوبست کیا جائے" ۔۔۔ عمران کا لہجہ پہلے سے بھی زیادہ سرد تھا۔

"مم ۔۔ مم ۔۔ معافی چاہتا ہوں ۔۔۔ آئندہ آپ کو کوئی شکایت نہ ہو گی"۔ ٹائیگر نے انتہائی سہمے ہوئے لہجے میں کہا۔

"معافی کا لفظ میری لغت میں نہیں ہے مسٹر ٹائیگر ۔۔۔ چونکہ تم نے پہلی بار اس لاپرواہی کا مظاہرہ کیا ہے اس لئے یہ آخری وارننگ ہے۔ ورنہ میں تمہیں سزا دینے کا فیصلہ کر چکا تھا ۔۔۔ بہرحال آئندہ میں معافی کا لفظ تمہارے منہ سے نہ سنوں" ۔۔۔ عمران نے اسی طرح سرد لہجے میں کہا اور ٹائیگر نے شرمندہ سے انداز میں سر جھکا دیا۔

اسی لمحے عمران نے کار گرین کلب کے کمپاؤنڈ گیٹ میں موڑی اور اسے پارکنگ کی طرف لے گیا۔ کار روک کر اس نے خود بھی ریڈی میڈ میک اپ کیا اور پھر کار سے نیچے اتر آیا۔

"چلو۔ اس جوزف کے دفتر لے چلو مجھے" ۔۔۔ عمران نے کار سے نیچے اتر کر کہا اور ٹائیگر جو پہلے ہی دوسری طرف سے اتر کر خاموشی سے کھڑا تھا تیز تیز قدم اٹھاتا کلب کی عمارت کی طرف بڑھنے لگا۔ کلب کے اندر جانے کی بجائے وہ گھوم کر اس کے عقبی طرف گیا اور پھر وہاں سیڑھیاں چڑھتا ہوا وہ ایک برآمدے میں پہنچ گئے۔ برآمدے میں دو مسلح افراد ٹہل رہے تھے۔ جو ان دونوں کو دیکھتے ہی چونک کر سیدھے ہوتے اور ان کے چہروں پر

سختی کے آثار ابھر آئے۔

"جوزف موجود ہے ۔۔۔ میں ایک بڑی پارٹی کو لے آیا ہوں" ۔۔۔ ٹائیگر نے مسکراتے ہوئے ان میں سے ایک کو کہا۔

"ہاں ۔ مگر ۔۔۔" اس آدمی نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔ وہ شاید ٹائیگر کو پہچاننے کی کوشش کر رہا تھا۔

"میک اپ میں ہوں ۔۔ فکر نہ کرو" ۔۔۔ ٹائیگر نے مسکراتے ہوئے کہا اور تیزی سے ایک دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ اس کا انداز بے تکلفانہ تھا اور شاید اس کے اسی انداز کی وجہ سے دونوں مسلح افراد کاندھے اچکا کر خاموش ہو رہے۔

ٹائیگر نے دروازے کو دھکیلا اور اندر داخل ہو گیا۔ عمران اس کے ساتھ تھا لیکن کمرہ خالی پڑا ہوا تھا۔ وہاں کوئی آدمی موجود نہ تھا لیکن ٹائیگر تیزی سے ایک الماری کی طرف بڑھا۔ اس نے الماری کے پٹ کھول کر اس کے اندر کسی بٹن کو دبایا اور پھر الماری کے پٹ بند کر دیئے۔ دوسرے لمحے دائیں طرف کی دیوار درمیان سے پھٹ کر دونوں سائیڈوں میں غائب ہو گئی۔ اب دوسری طرف ایک اور بڑا کمرہ تھا جس میں ایک طرف بڑے سے صوفے پر وہی جوزف نیم دراز تھا۔ شاپنگ پلازہ والے نوجوان نے اس کا جو حلیہ بتایا تھا اس کی وجہ سے عمران نے اسے دیکھتے ہی پہچان لیا تھا۔ اس کے سامنے والے صوفے پر دو مشین گن بردار بیٹھے ہوئے تھے۔ جوزف کے ہاتھ میں شراب کی بوتل تھی۔ دیوار ہٹتے ہی جیسے ہی وہ دونوں اندر داخل ہوئے، جوزف اور اس کے ساتھی ایک جھٹکے سے کھڑے ہو گئے۔ ان تینوں کے چہروں پر حیرت تھی۔

"کون ہو تم ــــ اور کیسے یہاں آئے" ــــ ؟ جوزف نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"جابر کو کون روک سکتا ہے جوزف! ــــ ویسے گھبرانے کی ضرورت نہیں ــــ میں تمہارے لئے ایک بڑی پارٹی لے کر آیا ہوں اور مجھے کوبرے نے تمہاری ٹپ دی تھی" ــــ ٹائیگر نے بڑے مطمئن لہجے میں کہا۔

"اوہ! ــ کوبرے نے ٹپ دی تھی ــــ اچھا ٹھیک ہے۔ لیکن میں نے جابر کا نام تو سُن رکھا ہے۔ مگر ملاقات تم سے آج ہوئی ہے"۔ جوزف نے مطمئن لہجے میں کہا اور دوبارہ صوفے پر بیٹھ گیا۔

"میں صرف بڑے کاموں میں ہاتھ ڈالتا ہوں" ــــ ٹائیگر نے کہا اور جوزف نے سر ہلا دیا۔ پھر اس نے اپنے دونوں ساتھیوں کو اشارہ کیا اور وہ دونوں تیزی سے سر ہلاتے ہوئے اسی پھٹی ہوئی دیوار کی طرف بڑھ گئے۔ ان کے باہر جانے کے بعد دیوار سرر کی تیز آواز سے دوبارہ برابر ہو گئی۔ جوزف اسی طرح لاپرواہی سے دوبارہ شراب پینے لگا۔

"بیٹھو اور بتاؤ کہ کتنا بڑا سودا ہے ــــ ویسے یہ سُن لو کہ لاکھوں کا سودا میں نہیں کیا کرتا ــــ وہ میرے ملازم کرتے ہیں ــــ ہاں! اس سے زیادہ کا ہو تو اور بات ہے" ــــ جوزف نے کہا اور عمران بے اختیار مسکرا دیا۔ وہ ایسے مجرموں کی نفسیات کو اچھی طرح جانتا تھا۔ اُسے معلوم تھا کہ جوزف اب اُسے پارٹی سمجھ کر اس پر رعب جمانے کے لئے ایسی بات کر رہا ہے اور ایسا انداز اختیار کر رہا ہے۔

"ایکس وائی زیڈ کتنے کا سودا تھا" ــــ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور جوزف اس بُری طرح اچھلا جیسے اس کے پیروں میں اچانک

کسی بچھو نے کاٹ لیا ہو۔ بوتل اس کے ہاتھ سے نکل کر ایک طرف جا گری تھی اور اس میں موجود باقی ماندہ شراب بہنے لگ گئی تھی لیکن جوزف کا اس طرف دھیان ہی نہ تھا۔ وہ ہونٹ بھینچے اب بڑی کینہ توز نظروں سے عمران کو دیکھ رہا تھا۔ اس کا ایک ہاتھ آہستہ آہستہ اس کے کوٹ کی جیب کی طرف رینگ رہا تھا۔

"اپنا ہاتھ جیب کے اندر نہ ڈالنا، ورنہ ہاتھ بعد میں جیب کے اندر پہنچے گا جبکہ گولی اس سے پہلے تمہارے دل میں داخل ہو چکی ہو گی"۔ عمران نے سرد لہجے میں کہا اور جوزف نے بے اختیار ہاتھ آگے کر لیا۔

"کون ہو تم ــــ جانتے ہو کہ تم اس وقت کہاں ہو" ــــ جوزف نے غراتے ہوئے کہا۔

"اچھی طرح جانتا ہوں جوزف! ــــ لیکن ایکس وائی زیڈ جب ٹھکانے پر نہ پہنچے گی تو ظاہر ہے یہ جگہ بھی تمہیں موت سے نہ بچا سکے گی" ــــ عمران کا لہجہ سرد تھا۔

"ٹھکانے پر نہیں پہنچی ــــ کیا مطلب" ــــ ؟ جوزف ایک بار پھر چونک پڑا۔

"سنو جوزف! ــــ یہ شراب کی سمگلنگ کا دھندہ نہیں ہے کہ تم مال ہی ہضم کر جاؤ گے ــــ یہ بین الاقوامی معاملات ہیں اور یہاں تمہاری حیثیت تو مچھر جتنی بھی نہیں ہے" ــــ عمران نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

"میں جانتا ہوں ــــ لیکن تم مجھ سے یہ بات پوچھنے کیوں آئے ہو۔ یہ بات ایکریمین سفارت خانے کے تھرڈ سیکرٹری شیفر سے جا کر پوچھو" ــــ

جوزف نے آخر کار خود ہی اُگل دیا۔

"اسی نے تو بتایا ہے کہ مال نہیں پہنچا ——— جبکہ تم شاپنگ پلازہ سے اُسے وصول کر چکے ہو" ——— عمران نے سخت لہجے میں جواب دیا۔

"وہ کیسے کہہ سکتا ہے یہ بات ——— میں شاپنگ پلازہ سے مال وصول کرکے سیدھا وہاں گیا اور اس کے حوالے کر دیا ——— اس نے مجھے یہ الفاظ بھی کہے تھے کہ وہ آج ہی سفارتی بیگ میں اسے ایکریمیا روانہ کر دیگا —— میرے سامنے لے آؤ اُسے" ——— جوزف نے بھرے ہوئے لہجے میں کہا۔

"ٹھیک ہے ——— فون یہاں ہے۔ اس سے بات کرو ہمارے سامنے"۔ عمران نے کہا اور جوزف تیزی سے آگے سائیڈ ٹیبل پر پڑے ہوئے فون کی طرف جھپٹا۔ اس نے جلدی سے رسیور اٹھایا۔

"جوزف بول رہا ہوں ——— ایکریمین سفارت خانے کے تھرڈ سیکرٹری شیفر سے بات کراؤ۔ اُسے بلیک ایجنسی کا حوالہ دے دینا۔ پھر وہ بات کرے گا" جوزف نے سخت لہجے میں کہا اور رسیور رکھ کر وہ عمران کی طرف مڑنے ہی لگا تھا کہ عمران کا بازو بجلی کی سی تیزی سے لہرایا اور جوزف چیختا ہوا اچھل کر دو قدم پیچھے فرش پر جا گرا۔ اور پھر اس سے پہلے کہ اس کا ہاتھ جیب میں جاتا، ٹائیگر کی لات گھومی اور اس کے بوٹ کی ٹو پوری قوت سے گھوم کر اٹھتے ہوئے جوزف کی کنپٹی پر پڑی اور وہ چیخ مار کر نیچے گرا اور چند لمحے تڑپنے کے بعد ساکت ہو گیا۔

"اب اسے ہوش میں مت آنے دینا، جب تک میں بات نہ کر لوں"۔ عمران نے کہا اور ٹائیگر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

چند لمحوں بعد ٹیلیفون کی گھنٹی بج اٹھی اور عمران نے ہاتھ بڑھا کر

رسیور اٹھا لیا۔

"یس، جوزف" ——— عمران کے حلق سے جوزف جیسی آواز ابھری۔

"تھرڈ سیکرٹری شیفر صاحب سے بات کیجئے" ——— دوسری طرف سے ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"بات کراؤ" ——— عمران نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"ہیلو ——— کون بول رہا ہے" ——— دوسرے لمحے بگڑے ہوئے لہجے میں پوچھا گیا۔ بولنے والے کا انداز ایسا تھا جیسے وہ کسی مجبوری کی بنا پر بات کر رہا ہو۔

"جوزف بول رہا ہوں ——— مجھے ابھی ابھی بتایا گیا ہے کہ وہ فلم جو میں آپ کو پہنچا کر آیا تھا۔ ابھی تک ایکریمیا نہیں پہنچی ——— چیف باس کی براہ راست ٹرانسمیٹر کال آئی ہے" ——— عمران نے تیز تیز اور قدرے جذباتی لہجے میں کہا۔

"وہ پہنچ بھی کیسے سکتی تھی ——— ابھی پندرہ منٹ پہلے تو سفارتی بیگ ایئر پورٹ کارگو پہنچایا گیا ہے۔ ایک گھنٹے بعد جو فلائٹ ایکریمیا جا رہی ہے اس پر وہ لوڈ ہو گا اور آٹھ گھنٹے بعد ایکریمیا پہنچ جائے گا ——— اور سنو ——— چیف باس نے تمہیں کب کال کیا ہے۔ دس منٹ پہلے تو انہوں نے مجھ سے بات کی ہے اور میں نے انہیں بتا دیا ہے کہ فلم بحفاظت مجھ تک پہنچ چکی ہے اور میں نے اسے سفارتی بیگ میں ڈلوا کر بھجوا دیا ہے"۔ دوسری طرف سے بولنے والے کا لہجہ قدرے حیرت زدہ تھا۔

"اوہ! ——— اس کا مطلب ہے کہ چیف باس نے مجھ سے بات کرنے کے بعد آپ سے بات کر لی ہے ——— اوکے۔ ٹھیک ہے ——— اب

ویسے بھی میرے پوچھنے کی کوئی اہمیت باقی نہیں رہی ۔۔۔ شکریہ" عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"آؤ ٹائیگر! ۔۔۔ کام بن گیا ۔۔۔ اس جوزف کو ختم کر دو" عمران نے کہا اور تیزی سے اس دیوار کی طرف بڑھ گیا جس کے سائیڈوں سے پھٹنے کی وجہ سے وہ اندر آئے تھے۔

"ادھر نہیں عمران صاحب! ۔۔۔ ادھر ایک اور راستہ ہے۔ وہاں سے اندر تو کوئی نہیں آسکتا۔ لیکن اندر سے باہر آسانی سے اور کسی کی نظروں میں آئے بغیر آدمی نکل سکتا ہے ۔۔۔ ادھر تو اس کے ساتھی موجود ہوں گے" ۔۔۔ ٹائیگر نے ریوالور جوزف کے سینے پر رکھ کر فائر کرتے ہوئے کہا اور عمران کے سر ہلانے پر وہ دائیں طرف ایک دروازے کی طرف لپکا۔ دروازہ بظاہر تو باتھ روم کا تھا لیکن باتھ روم کے اندر ایک اور دروازہ تھا جسے کھولنے کے بعد وہ ایک طویل اور بند راہداری سے گذرتے ہوئے جب ایک بند دروازے پر پہنچے جو اندر سے بند تھا تو ٹائیگر نے یہ دروازہ کھولا اور وہ دونوں گرین کلب کی عقبی سڑک پر پہنچ گئے۔

"تم میری کار لے کر سامنے والے ہوٹل پہنچو ۔۔۔ میں وہاں سے ایک کال کر لوں" ۔۔۔ عمران نے ٹائیگر سے کہا اور خود تیز تیز قدم اٹھاتا سڑک کراس کر کے دوسری طرف ذرا آگے ایک بڑے ہوٹل کے کمپاؤنڈ گیٹ میں داخل ہو گیا۔ اس ہوٹل کے وسیع اور فراخ سائیڈ برآمدے میں دس کے قریب پبلک فون بوتھ موجود تھے۔ ان میں سے ایک دو مصروف تھے جبکہ باقی خالی تھے۔ عمران تیزی سے ان میں سے ایک فون بوتھ

میں داخل ہو گیا۔ اس نے جیب سے سکے نکال کر فون باکس میں ڈالے اور رسیور اٹھا کر اس نے تیزی سے دانش منزل کے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔ وہ چاہتا تو وہیں جوزف کے دفتر سے ہی فون کر دیتا لیکن ٹائیگر کی موجودگی کی وجہ سے ایک تو وہ کھل کر بات نہ کر سکتا تھا دوسرا اسے خطرہ تھا کہ کہیں سے کوئی اس کال کو سن نہ رہا ہو۔ اس لئے اس نے فوری طور پر وہاں سے نکل کر پبلک فون بوتھ سے کال کرنے کو ترجیح دی تھی۔

"ایکسٹو" ۔۔۔ رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے بلیک زیرو کی مخصوص آواز سنائی دی۔

"عمران بول رہا ہوں ۔۔۔ سنو! ساری صورت حال سامنے آگئی ہے ۔۔۔ ایکریمیا کی ایک خفیہ سرکاری ایجنسی جسے بلیک ایجنسی کہا جاتا ہے۔ وہ اس سارے کھیل کے پیچھے ہے ۔۔۔ اس نے نئے دفاعی نظام کے فارمولے کی تصویر مائیکرو فلم کی صورت میں حاصل کر لی ہے اور اب یہ مائیکرو فلم ایکریمین سفارت خانے کے تھرڈ سیکرٹری شیفر کے ذریعے ایکریمیا جانے والے سفارتی بیگ میں موجود ہے اور یہ سفارتی بیگ ابھی تک ایئر پورٹ پر موجود ہے اور آئندہ فلائٹ پر جائے گا ۔۔۔ تم سر سلطان سے فوری بات کرو اور پھر خود سر سلطان کے ساتھ جا کر ایئر پورٹ کارگو سے وہ بیگ حاصل کر کے اس میں سے وہ مائیکرو فلم نکال لو ۔۔۔ معاملہ ایکریمین سفارت خانے کا ہے۔ اگر سفارت خانے کے آدمیوں کو درمیان میں ڈال کر اسے حاصل کرنے کی کوشش کی گئی تو بیگ نکل بھی سکتا ہے اور سفارتی تعلقات بھی خراب

ہوسکتے ہیں۔ اس لئے سر سلطان کو اپنے ساتھ لے جاؤ اور کوشش کرو کہ ایکریمین سفارت خانے کو بیگ میں سے فلم نکالے جانے کا علم بھی نہ ہو، اور فلم بھی مل جائے ـــــ اس کے لئے تم دانش منزل کی لیبارٹری سے سپیشل سٹیچنگ مشین ساتھ لے لینا ـــــ بیگ کی وہ سمت جس طرف سلائی ہوتی ہے اور سفارت خانے کی مہر نہیں ہوتی، اسے مشین کھول بھی دے گی اور پھر فلم لے لینے کے بعد اُسے دوبارہ سٹیچ بھی کر دے گی اس طرح سفارت خانے یا ایکریمین حکام کو علم بھی نہ ہو سکے گا کہ بیگ کو کھولا گیا ہے۔ کیونکہ ان کی مخصوص سفارتی مہریں ویسے ہی دوسری طرف موجود ہوں گی ـــــ اس طرح سفارتی تعلقات میں بھی کسی قسم کی خرابی پیدا ہونے کا کوئی امکان باقی نہ رہے گا" ـــــ عمران نے پوری تفصیل سے ہدایات دیتے ہوئے کہا۔

"مگر عمران صاحب! ـــــ جب فلم بیگ میں موجود نہ ہو گی تو ظاہر ہے وہ چونک پڑیں گے اور پھر خصوصی تحقیقات سے انہیں پتہ چل جائے گا کہ بیگ کی سٹیچنگ کھولی گئی ہے ـــــ ایسا کیوں نہ کریں کہ سٹیچنگ کھول کر کوئی دوسری عام سی مائیکرو فلم ڈال دی جائے۔ اس طرح وہ یہی سمجھیں گے کہ ان کے ایجنٹوں نے غلط فلم حاصل کی ہے" ـــــ بلیک زیرو نے اس بار اپنے اصل لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"یہ زیادہ اچھی تجویز ہے ـــــ تم ایسا کرو کہ فلم لائبریری میں سے سیکرٹ سروس سلوگن مائیکرو فلم لے کر بیگ میں ڈال دو۔ اس طرح بلیک ایجنسی کو پتہ لگ جائے گا کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے منہ سے نوالہ چھیننا ان کے بس کا روگ نہیں ہے ـــــ یہ صرف عمران کا ہی کام ہے"

عمران نے کہا اور دوسری طرف سے بلیک زیرو کے ہنسنے کی آواز سن کر اس نے ریسیور رکھا اور مڑ کر پبلک فون بوتھ سے نکل کر بیرونی گیٹ کی طرف بڑھ گیا۔ جہاں ٹائیگر کار لئے موجود تھا اور اب عمران اس ایکریمی جوڑے کا پتہ لگانا چاہتا تھا جنہوں نے واقعی انتہائی رازداری سے اپنا مشن مکمل کر لیا تھا اور کسی کو کانوں کان خبر بھی نہ ہونے دی تھی۔ اگر سر سلطان اور سر راشد کے درمیان گپ شپ نہ ہوتی اور سر سلطان اپنی محتاط فطرت کی وجہ سے اسے اس بات سے آگاہ نہ کرتے تو واقعی اس بار بلیک ایجنسی اپنا مشن کامیابی سے مکمل کر چکی تھی۔ عمران کو یقین تھا کہ جانی بار کے مالک جیکی کو لازماً اس جوڑے کے متعلق کچھ نہ کچھ معلومات ہوں گی کیونکہ اس کا براہ راست تعلق بلیک ایجنسی سے تھا۔

" اگر باس ہمیں دوسرے مشن کے بارے میں کچھ تفصیلات بتا دیتا تو فارغ بیٹھنے کی بجائے ہم کم از کم اس سلسلے میں ابتدائی تیاریاں تو مکمل کر لیتے " ——— روزی نے شراب کا جام لبوں سے ہٹا کر میز پر رکھتے ہوئے کہا اور سامنے کرسی پر بیٹھے ڈان نے جو ایک رسالہ پڑھنے میں مصروف تھا، رسالہ بند کر کے میز پر رکھا اور میز پر موجود شراب سے لبالب اپنا جام اٹھا لیا۔

" آخر اتنی جلدی کی بھی کیا ضرورت ہے ——— رات ہو چکی ہے۔ تھوڑی دیر بعد باس کی طرف سے فلم مل جانے کی اطلاع آ جائے گی۔ اس طرح ہر قسم کا خدشہ ختم ہو جائے گا اور ہم اطمینان سے کام کر سکیں گے " ——— ڈان نے شراب کی چسکی لیتے ہوئے کہا۔

" خدشہ ——— کس قسم کا خدشہ " ——— ؟ روزی نے چونک کر پوچھا۔

" ارے ارے اتنا چونکنے کی ضرورت نہیں ہے ——— میں نے

ویسے ہی بائی دی وے یہ بات کر دی ہے ——— خدشہ کیا ہونا ہے۔ اب تک تو فلم نجانے کہاں سے کہاں پہنچ چکی ہو گی " ——— ڈان نے مسکراتے ہوئے کہا لیکن اس سے پہلے کہ روزی کوئی بات کرتی، میز پر پڑے ہوئے ٹیلیفون کی گھنٹی پُر زور آواز سے بج اٹھی اور ڈان نے چونک کر ٹیلیفون کی طرف دیکھا۔

" کس کا فون آ سکتا ہے ——— جیکی کا ہی ہو گا " ——— ڈان نے کہا اور ریسیور کی طرف ہاتھ بڑھا دیا۔

" ظاہر ہے۔ صرف جیکی کو ہی معلوم ہے کہ ہم یہاں ہیں " ——— روزی نے سر ہلاتے ہوئے کہا اور ڈان نے ریسیور اُٹھا لیا۔

" یس " ——— ڈان نے صرف ایک لفظ کہنے پر اکتفا کرتے ہوئے کہا۔

" باس ! ——— میں جیکی بول رہا ہوں۔ میرے پاس آپ کے لئے انتہائی حیرت انگیز خبر موجود ہے ——— جانی بار کے ویٹر جیکب، جس سے آپ ملے تھے اور جس سے پہلے مقامی بدمعاش پوچھ گچھ کرتا رہا ہے۔ سے ایک احمق سا آدمی ملنے آیا اور پھر جیکب اسے ایک علیحدہ کمرے میں لے گیا۔ لیکن بعد میں اس کی مسخ شدہ لاش وہاں سے دستیاب ہوئی ——— اس کی گردن دبا کر اُسے مار ڈالا گیا ——— اور باس ! اس کے علاوہ گرین کلب میں جانی بار کے مالک جیکی کے خاص اسسٹنٹ جوزف سے ملنے دو مقامی آدمی پہنچے اور پھر وہ خفیہ راستے سے نکل گئے۔ بعد میں جوزف کی لاش وہاں سے ملی ہے۔ جوزف کے سینے میں گولی ماری گئی تھی " ——— جیکی نے کہا۔

" تو اس میں حیرت انگیز بات کیا ہو گئی ——— لوگ مرتے رہتے ہیں۔ پھر اس جوزف کا ہم سے کیا تعلق ہو سکتا ہے جو تم نے خاص طور پر ہمیں اس

کے متعلق بتایا ہے" ـــــ ڈان نے ہونٹ چباتے ہوئے ناخوشگوار لہجے میں کہا۔

"باس! ـــ اس جوزف کا ایک اسسٹنٹ میرا پرانا دوست ہے۔ میں ویسے ہی اس کے پاس چلا گیا۔ وہاں جا کر پتہ چلا کہ اس کے باس جوزف کو کسی نے ہلاک کر دیا ہے ـــــ پھر مجھے اس سے معلوم ہوا کہ اس نے آخری بار فون ایکریمین سفارت خانے کے تھرڈ سیکرٹری شیفر کو کیا تھا اور اس سے یہ بات کی تھی کہ جو فلم اُسے اس نے پہنچائی تھی وہ ابھی تک ایکریمیا نہیں پہنچی ـــــ اس پر تھرڈ سیکرٹری نے جواب دیا کہ وہ رات تک پہنچ جائے گی کیونکہ اُسے سفارتی بیگ میں ڈال دیا گیا ہے اور سفارتی بیگ ایئرپورٹ پہنچ چکا ہے اور اب جو فلائٹ ایکریمیا جائے گی اس میں یہ بیگ چلا جائے گا ـــــ اور سب سے چونکا دینے والی بات یہ ہوئی کہ اس گفتگو کے دوران جوزف نے بلیک ایجنسی کے چیف باس کی طرف سے آنے والی ٹرانسمیٹر کال کی بات کی، جس کے جواب میں شیفر نے کہا کہ دس منٹ پہلے تو بلیک ایجنسی کے چیف باس کی کال اس نے خود ریسیو کی ہے۔ چیف باس نے اس سے فلم پہنچنے کا پوچھا تھا اور اس نے چیف باس کو بتا دیا تھا کہ فلم بحفاظت پہنچ چکی ہے اور اسے سفارتی بیگ میں ڈال کر بھجوا دیا ہے ـــــ اس گفتگو کے بعد جوزف کی لاش اس کے دفتر سے ملی" جیکی نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا اور ڈان اور روزی دونوں کی آنکھیں یہ رپورٹ سن کر حیرت سے پھیلتی چلی گئیں۔

"اوہ! ـــ اوہ تو یہ فلم ایس تھری سے اس جوزف تک پہنچی اور جوزف نے اسے ایکریمین سفارت خانے کے تھرڈ سیکرٹری کے حوالے کیا۔ ایس تھری

بھی قتل ہو چکا ہے اور جوزف بھی ـــــ ویری بیڈ ـــ اس کا مطلب ہے کہ کچھ لوگ پہلے ہمیں تلاش کرتے رہے ـــــ پھر اب وہ فلم کے پیچھے چل پڑے ـــــ تم نے معلوم کیا کہ وہ بیگ چلا گیا ہے یا نہیں ـــــ کہیں انہوں نے اسے رکوا نہ دیا ہو" ـــــ ڈان نے تیز تیز لہجے میں کہا۔

"میں نے معلوم کر لیا ہے باس! ـــ سفارتی بیگ اپنے مقررہ وقت پر لوڈ ہو کر ایکریمیا چلا گیا ہے اور اب تک تو شاید وہ ایکریمیا پہنچ بھی چکا ہوگا" ـــــ جیکی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوہ تھینک گاڈ ـــــ اس کا مطلب ہے کہ ہم بال بال بچ گئے ورنہ تو یہ پُراسرار لوگ اس فلم تک پہنچ چکے تھے ـــــ تم ایسا کرو کہ اب ان لوگوں کی تلاش بھرپور انداز میں شروع کر دو۔ مقامی بدمعاش حلقوں میں گھس کر معلومات حاصل کرو ـــــ اب ہمیں اپنے آئندہ مشن سے پہلے ان کا خاتمہ کرنا ہوگا" ـــــ ڈان نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"یس سر ـــ میں نے پہلے ہی اس لائن پر کام شروع کر دیا ہے"۔ جیکی نے کہا اور ڈان نے ـــ او۔ کے ـــ کہہ کر ریسیور رکھ دیا۔

"آخر یہ مقامی بدمعاش کون ہیں اور انہیں ایسا کونسا کلیو ملا ہے جس کی وجہ سے انہیں یہ بھی معلوم ہو گیا ہے کہ ہم نے ریڈ گارڈ کی فلم تیار کی ہے۔ اور فلم فلاں جگہ تک پہنچ گئی ہے" ـــــ روزی کے لہجے میں شدید حیرت تھی۔

"روزی! ـــ میری چھٹی حس کہہ رہی ہے کہ ہم بارود کے ڈھیر پر بیٹھے ہوئے ہیں ـــ یہ یقیناً پاکیشیا سیکرٹ سروس ہے اسے کسی نامعلوم ذریعے سے ہماری ساری کارکردگی کا علم ہو چکا ہے اور اب وہ فلم کے پیچھے

ہے ـــــ اگر سفارتی بیگ ذرا بھی لیٹ ہو جاتا تو لازماً یہ لوگ اُسے روک ل
اور مجھے یقین ہے کہ یہ لوگ اب ایکریمیا میں بھی اُسے روکنے کے لئے چکر
چلائیں گے ـــــ اور اس کے حصول کے بعد انہوں نے ہمارے پیچھے لگ
جانا ہے" ـــــ ڈان نے تیز لہجے میں کہا۔

" کیا پاکیشیا سیکرٹ سروس مقامی بدمعاشوں پر مشتمل ہے ـــــ ہے
پسماندہ سا ملک ـــــ شاید ایسا ہی ہو" ـــــ روزی نے کہا۔

" ہو سکتا ہے انہوں نے مقامی بدمعاش گروپوں کو ہائر کر رکھا ہو ـــــ
تو شکر ہے کہ ہم جیکی اور اس کے گروپ کو ساتھ لے آئے تھے اور ہم نے
یہاں مقامی گروپ سے رابطہ نہیں کیا۔ ورنہ تو یہ لوگ سیدھے ہماری گردن
آ دبوچتے ـــــ جیکی نے ابھی بتایا ہے کہ جیکب جو ایس تھری تھا اس سے
ملنے کوئی احمق سا آدمی آیا اور جیکب اُسے علیحدہ کمرے میں لے گیا اور پھ
اس کی مسخ شدہ لاش ملی ـــــ اس حوالے سے میرے ذہن میں ایک ہی شخصیت
کا نام آتا ہے اور وہ ہے علی عمران ـــــ وہی احمقوں جیسی باتیں اور حرکتیں
کرتا ہے اور بہرحال عمران کا تعلق سیکرٹ سروس سے ہے" ـــــ ڈان
نے کہا اور روزی نے سر ہلا دیا۔ اب اس کی آنکھوں میں بھی تشویش کے
سائے لہرانے لگے تھے۔

" اوہ واقعی ـــــ اگر ایسی بات ہے تو اس کا مطلب ہے کہ ہمیں
دوسرے مشن کی بجائے پہلے اس عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کا خاتمہ
کرنا چاہیئے" ـــــ روزی نے کہا۔

" ہاں ـــــ اسی لئے تو میں نے جیکی کو کہا ہے کہ وہ ان لوگوں کو تلاش
کرے ـــــ جیسے ہی ان کا کلیو ملے گا میں اپنا کام شروع کر دوں گا" ـــــ ڈان

نے کہا۔

" لیکن عمران کو تو تلاش کرنے کی ضرورت نہیں ہے ـــــ میں پہلے
ان کا تو خاتمہ کر دوں" ـــــ روزی نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا لیکن پھر اس
سے پہلے کہ ڈان اس کی بات کا کوئی جواب دیتا، ایک سائیڈ پر موجود سپیشل
ٹرانسمیٹر سے تیز سیٹی کی آواز نکلنے لگی۔

" اوہ ـــ باس کی کال ہے" ـــــ ڈان نے کہا اور اٹھ کر تیزی سے
ٹرانسمیٹر کی طرف بڑھ گیا۔ روزی بھی اٹھ کر اس کے ساتھ آ کھڑی ہوئی۔

" ہیلو ہیلو ـــ باس کالنگ۔ اوور" ـــــ ٹرانسمیٹر کا بٹن جیسے ہی ڈان
نے آن کیا، ٹرانسمیٹر سے چیف باس کی تیز آواز سنائی دی۔

" یس باس ـــ ڈان اٹنڈنگ یو۔ اوور" ـــــ ڈان نے ایک اور بٹن
دباتے ہوئے کہا۔

" ڈان ـــ تم تو کہتے تھے کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کو تمہارے اس مشن کا
علم تک نہیں ہوا۔ اوور" ـــــ باس کا لہجہ بے حد طنزیہ تھا۔

" یس باس ـــ لیکن اب آپ کی کال آنے سے پہلے جیکی نے مجھے
بتایا ہے کہ کچھ لوگ ایس تھری جسے میں نے فلم آپ کے حکم کے مطابق دی
تھی، کو ہلاک کر دیا گیا ہے ـــــ اس کے بعد کسی گرین کلب کے جوزف کی
موت کی خبر بھی سنی گئی ہے ـــــ یہ فلم شاید ایس تھری نے جوزف تک
پہنچائی تھی اور پھر جوزف نے اُسے ایکریمین سفارت خانے پہنچا دیا اور وہاں
سے وہ فلم سفارتی بیگ کے ذریعے آپ تک پہنچ گئی ـــ میں نے ساری
تحقیقات کر لی ہیں۔ اوور" ـــــ ڈان نے کہا۔

" ہاں ـــ تمہاری تحقیقات سو فیصد درست ہیں اور فلم بھی مجھ تک پہنچ

چکی ہے ـــــ لیکن جانتے ہو اس فلم میں کیا ہے۔ اوور" ـــــ باس نے طنزیہ لیکن غصیلے لہجے میں کہا۔

"فلم پہنچ گئی ہے ـــــ تھینک گاڈ ـــــ ویسے باس! فلم میں نے خود بنائی تھی اس ریڈ گارڈ فائل سے ـــــ اس لئے فلم میں وہی فارمولا ہی ہوگا ـــــ اور کیا ہو سکتا ہے۔ اوور" ـــــ ڈان نے کہا۔

"فلم میں ریڈ گارڈ فارمولے کی بجائے پاکیشیا سیکرٹ سروس کے الفاظ لکھے ہوئے ہیں۔ یوں لگتا ہے جیسے یہ فلم پاکیشیا سیکرٹ سروس کی سلوگن فلم ہو۔ اوور" ـــــ باس نے غصے سے چیختے ہوئے کہا۔

"کیا ـــــ کیا کہہ رہے ہیں آپ ـــــ یہ کیسے ممکن ہے ـــــ میں نے خود اس کی فلم بنائی ہے۔ پھر اسے خود ہی جا کر ایس تھری کے حوالے کیا ہے اوور" ـــــ ڈان نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"سنو ـــــ میں نے صرف اس لئے کہ فلم کو کوئی خطرہ لاحق نہ ہو، ایسا انتظام کیا تھا کہ تم فلم حاصل کرنے کے بعد اسے ایس تھری کے حوالے کر دو۔ اس کے بعد تمہارا تعلق فلم سے ختم ہو جائے گا ـــــ ایس تھری پاکیشیا میں بلیک ایجنسی کے لوکل ایجنٹ جیکی کا اسسٹنٹ تھا لیکن میں نے جیکی کو بھی درمیان میں نہ ڈالا اور براہ راست ایس تھری جو کہ جاپانی بار میں بظاہر ویٹر تھا، ٹرانسمیٹر کال کر کے ہدایات دے دیں ـــــ اس نے فلم وصول کر کے فوری طور پر اسے ایک شاپنگ سنٹر میں مخصوص آدمی کے پاس پہنچانا تھا۔ اس آدمی سے یہ فلم جیکی کے اپنے اسسٹنٹ جوزف تک پہنچنی تھی۔ جوزف نے اسے ایکریمین سفارت خانے کے تھرڈ سیکرٹری تک پہنچانا تھا اور تھرڈ سیکرٹری اسے سفارتی بیگ میں ڈال کر یہاں بھجوا دیتا ـــــ اور فلم ہم تک

پہنچ بھی گئی لیکن راستے میں اسے تبدیل کر لیا گیا ـــــ سفارتی بیگ کی مہریں بالکل درست تھیں ـــــ اس کا مطلب ہے کہ یہ فلم سفارتی بیگ تک پہنچنے سے پہلے ہی تبدیل کر لی گئی ـــــ تھرڈ سیکرٹری انتہائی بااعتماد آدمی ہے اس کے متعلق یہ تصور بھی نہیں کیا جا سکتا۔ جوزف اور ایس تھری جیکب کو ہلاک کر دیا گیا ہے اگر یہ لوگ پاکیشیا سیکرٹ سروس سے ملے ہوئے ہوتے تو ان کو ہلاک کرنے کی کیا ضرورت تھی۔ وہ سیدھے فلم پاکیشیا سیکرٹ سروس پہنچا دیتے ـــــ اب رہ جاتا ہے درمیانی آدمی ـــــ وہ اس سارے معاملے میں قطعی غیر متعلق آدمی ہے ـــــ میں نے شیفر سے بات کی ہے اس نے مجھے بتایا ہے کہ اس جوزف کی کال اسے ملی تھی کہ فلم ٹھکانے تک نہیں پہنچی ـــــ اور میرے متعلق اس نے کہا تھا کہ میں نے اسے براہ راست کال کی ہے۔ حالانکہ اس بات چیت سے دس منٹ پہلے میں شیفر سے براہ راست بات کر کے اس بات کی تصدیق کر چکا تھا کہ فلم پہنچ گئی ہے اور اسے سفارتی بیگ میں ڈال کر ایئرپورٹ بھجوایا جا چکا ہے ـــــ اس سے تو یہی ظاہر ہوتا ہے کہ وہیں ایئرپورٹ پر ہی سفارتی بیگ کے ساتھ کچھ کیا گیا ہے اور وہ فارمولے کی فلم نکال کر پاکیشیا سیکرٹ سروس کے سلوگن والی فلم بیگ میں ڈال دی گئی ہے لیکن بیگ کی مہریں بالکل درست اور صحیح ہیں اس کے باوجود فلم تبدیل کی جا چکی ہے ـــــ اگر یہ فلم صاف ہوتی تو پھر میں یہی سمجھتا کہ فارمولا جن کاغذ پر درج ہے ان پر کوئی ایسا کیمیکل لگایا گیا ہے کہ جس کی وجہ سے کیمرہ ان کی فلم نہیں بنا سکتا ـــــ لیکن فلم میں پاکیشیا

سیکرٹ سیکرٹ سروس کے لکھے ہوئے سلوگن منہ میرا منہ چڑا رہے ہیں۔ اوور“ ——— باس نے غصے سے چیختے ہوئے کہا۔

”کیا کہا جاسکتا ہے باس — کہ یہ فلم کہاں تبدیل ہوئی اور کیسے تبدیل ہوئی ——— آپ کو اتنا لمبا چکر چلانے کی بجائے مجھے کہنا تھا میں خود جاکر اسے شیفر کے حوالے کر دیتا ——— اور پھر ہیگ کی بھی ایئر پورٹ پر نگرانی کرتا۔ اوور“ ——— ڈان نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

”مجھے یقین تھا کہ تم نے اگر فلم بنا بھی لی، تب بھی پاکیشیا سیکرٹ سروس کو نہ صرف علم ہو جائے گا بلکہ وہ تمہیں ٹریس بھی کر لیتی ——— اس طرح فلم کے ساتھ ساتھ میں تم سے بھی ہاتھ دھو بیٹھتا۔ اس لئے میں نے اتنا لمبا چکر چلایا تاکہ اگر انہیں معلوم بھی ہو جاتے تب بھی وہ نہ تم تک پہنچ سکیں اور نہ فلم تک ——— لیکن وہ فلم تک پہنچ گئے اور اب یقیناً وہ تمہیں تلاش کر رہے ہوں گے اور جیسے ہی انہیں معمولی سا کلیو ملا وہ بھوکے بھیڑیوں کی طرح تم پر جھپٹ پڑیں گے ——— بہرحال میری توقع کے عین مطابق پہلا مشن ناکام ہو گیا ہے۔ فلم ہم تک صحیح سلامت پہنچ بھی جاتی ——— تب بھی چونکہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کو اس کا علم ہو چکا ہے کہ ریڈ گارڈ فارمولے کی فلم بنائی گئی ہے۔ اس لئے وہ اسے لازماً تبدیل کر لیتے ——— لیکن اب دوسرے مشن میں ناکامی کا لفظ میرے لئے ناقابل برداشت ہوگا ——— یہ مشن تمہارے مطلب کا بھی ہے۔ اس مشن میں تمہیں کھل کر پاکیشیا سیکرٹ سروس سے مقابلہ کرنے کا موقع بھی مل جائے گا اور اپنی خصوصی صلاحیتیں آزمانے کا بھی۔ اوور“ ——— باس نے کہا۔

”ٹھیک ہے باس! ——— واقعی یہ مشن ناکام ہو گیا ہے۔ لیکن اصل بات یہی ہے کہ ایسا مشن ہماری فطرت کے خلاف تھا۔ اس لئے ہمارے نقطہ نظر سے تو یہ مشن ہی نہ تھا۔ اب ہمیں فوراً دوسرے مشن کے بارے میں تفصیلات بتا دیں۔ پھر دیکھیں ہم کیسے اسے مکمل کرتے ہیں“ ڈان نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

”اس مشن پر کام کرنے سے پہلے میری ہدایات غور سے سن لو، اور اگر تم نے ان ہدایات سے ذرا برابر بھی اختلاف کیا تو پھر میں تمہیں انتہائی سزا دے دوں گا سب سے پہلی بات تو یہ ہے کہ تم فوری طور پر جیکی اور اس کے پورے گروپ کو واپس بھجوا دو اور ان سے ہر لحاظ سے اپنا تعلق ختم کر لو۔ کیونکہ فلم کی تبدیلی سے ظاہر ہوتا ہے کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس اب تمہاری راہ پر چل پڑی ہے اور تم تک پہنچنے کے لئے جیکی اور اس کے ساتھی ان کے لئے بہترین سیڑھی ثابت ہوں گے ——— دوسری ہدایت یہ ہے کہ تم نے انتہائی تیز رفتاری سے کام کرنا ہے اس قدر تیزی سے کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے سنبھلنے سے پہلے ہی تم اپنا کام مکمل کر لو ——— اور تیسری اور آخری ہدایت بھی سن لو ——— پاکیشیا میں ایکریمیا کا ایک اہم ترین آدمی موجود ہے جو فیلڈ میں کام نہیں کرتا، البتہ پاکیشیا میں کام کرنے والے تمام خفیہ ایجنٹوں کو کنٹرول کرتا ہے۔ وہ تمہیں قابل بھروسہ آدمی اور ضروری سامان وغیرہ سپلائی کر سکتا ہے۔ وہ ایکریمیا کا خاص آدمی ہے اس لئے اس پر کسی قسم کا شک کرنے کی ضرورت نہیں ہے ——— تم اس سے کھل کر بات کر سکتے ہو۔ اس کا نام راجر ہے۔ دارالحکومت کی مین روڈ پر راجر اینڈ کمپنی کے نام سے اس کا امپورٹ ایکسپورٹ کا بزنس ہے۔ وہ خود اس فرم کا مینجنگ ڈائریکٹر ہے ——— تم نے اس سے مل کر بلیک ایجنسی کا کوڈ دہرانا

ہے اور لیس ۔۔۔ اُسے تمہارے اور روزی کے متعلق مکمل طور پر آگاہ کر دیا جائے گا اور ڈاکٹر ہاشم کے بارے میں بھی تمام تفاصیل کی فائل تمہیں اس سے مل جائے گی ۔۔۔ تم نے میری ہدایات سُن لی ہیں۔ اوور" ۔۔۔ باس نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"یس باس! ۔۔۔ آپ کے احکامات کی مکمل تعمیل ہوگی باس۔ اوور" ۔۔۔ ڈان نے جواب دیا۔

"او کے ۔۔۔ اوور اینڈ آل" ۔۔۔ دوسری طرف سے باس نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔ ڈان نے ہاتھ بڑھا کر ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

"اب لُطف آئے گا مشن کا ۔۔۔ خوامخواہ باس نے ہمیں باندھ کر رکھ دیا تھا اور ہاں! ۔۔۔ باس نے تو کہا ہے کہ ہم مشن پاکیشیا سیکرٹ سروس کے سنبھلنے سے پہلے ہی مکمل کر لیں۔ لیکن میں نے فیصلہ کر لیا ہے کہ پہلے پاکیشیا سیکرٹ سروس کا خاتمہ ہوگا ۔۔۔ پھر ڈاکٹر ہاشم کو قتل کرنے کا کام شروع کروں گا" ۔۔۔ ڈان نے ٹرانسمیٹر آف کرتے ہوئے کہا۔

"کیا کہہ رہے ہو تم ۔۔۔ کیا باس کی ہدایات کے خلاف چلنا چاہتے ہو تم" ۔۔۔ ؟ روزی نے چونک کر پوچھا۔

"یہ بات نہیں روزی! ۔۔۔ میں نے محسوس کیا ہے کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس سے ٹکرائے بغیر ڈاکٹر ہاشم کا خاتمہ نہیں کیا جا سکتا۔ اس لئے ڈاکٹر ہاشم کے خاتمے سے پہلے یہ ضروری ہے کہ میں پاکیشیا سیکرٹ سروس کو اس حد تک مفلوج کر دوں کہ وہ فوری طور پر میرے مشن میں رکاوٹ نہ ڈال سکے" ۔۔۔ ڈان نے کہا۔

"تم فکر نہ کرو ۔۔۔ میں نے ایک خوبصورت پلاننگ سوچ لی ہے۔

اس لئے مشن بھی آسانی سے مکمل ہو جائے گا اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کا خاتمہ بھی ہو جائے گا ۔۔۔ لیکن پہلے باس کی ابتدائی ہدایات پر تو عمل مکمل کر لیں" ۔۔۔ روزی نے مسکراتے ہوئے کہا اور ڈان نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

عمران اپنے فلیٹ میں بیٹھا ایک کتاب کے مطالعے میں مصروف تھا کہ پاس پڑے ہوئے ٹیلیفون کی گھنٹی بج اٹھی۔

"سلیمان!۔۔۔ سلیمان! دیکھنا اس مہنگائی کے دور میں کس کی انگلی کھجلائی ہے"۔۔۔ عمران نے کتاب سے نظریں ہٹائے بغیر زور سے چیختے ہوئے کہا۔ لیکن جب سلیمان کی طرف سے کوئی جواب نہ ملا تو عمران چونک کر سیدھا ہو گیا۔

"اوہ!۔۔۔ اب تو واقعی مجھے اپنے ذہن کا علاج کرانا چاہیئے۔۔۔ سلیمان تو مارکیٹ گیا ہوا ہے۔ لیکن مجھے یاد ہی نہیں رہا۔۔۔ ویری بیڈ۔ اس کا مطلب ہے کہ الزیمر بیماری نے اٹیک کے لئے پاکیشیا میں مجھے ہی منتخب کر لیا ہے"۔۔۔ عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"الزیمر کا شکار علی عمران بول رہا ہوں۔۔۔ ویسے ابھی شاید الزیمر نے میرے ذہن پر پوری طرح حملہ نہیں کیا ورنہ تو مجھے اپنا نام بھی یاد نہ رہتا اور

پھر مجھے میونسپل کارپوریشن جا کر رجسٹر پیدائش کے اندراجات دیکھ کر معلوم کرنا پڑتا کہ میرا نام کیا ہے۔۔۔ لیکن ایک بات ہے اس کے لئے تو تاریخ پیدائش یاد رکھنی پڑتی۔۔۔ اوہ! پھر تو مجھے فوری طور پر کوئی سیکرٹری رکھ لینی چاہیئے جو میری تاریخ پیدائش نوٹ کر لے"۔۔۔ عمران کی زبان برق رفتاری سے چل رہی تھی۔

"روزی بول رہی ہوں"۔۔۔ دوسری طرف سے ایک انتہائی شیریں نسوانی آواز سنائی دی۔ لہجہ بے حد لاڈ بھرا تھا۔

"روزی۔۔۔ اوہ! اب روزی نے بھی بولنا شروع کر دیا ہے۔۔۔ یہ تو بہت برا ہوا۔ ویسے بات بھی سوچنے کی ہے کہ آخر بیچاری روزی کب تک خاموش رہتی۔۔۔ جسے دیکھو اس پر روزی کمانے کی دھن سوار ہے آخر احتجاج کا تو حق روزی کو بھی حاصل ہے۔ جمہوری دور جو ہوا۔۔۔ ویسے محترمہ روزی صاحبہ!۔۔۔ میں تو مفلس اور بے روزی دار آدمی ہوں۔ اس لئے آپ نے احتجاج کے لئے مجھے ہی کیوں منتخب کیا ہے"۔۔۔ عمران کی زبان کی رفتار وہی پہلے جیسی ہی تھی لیکن ساتھ ساتھ اس کے ڈھیلے آنکھوں میں سرچ لائٹس کی طرح گردش کر رہے تھے۔ وہ شاید بات کرنے کے ساتھ ساتھ روزی کو پہچاننے کی کوشش کر رہا تھا کیونکہ آواز اور نام دونوں اس کے لئے یکسر نئے تھے۔

"آپ کو میرا خط تو مل ہی گیا ہوگا۔۔۔ اور مجھے یہ بھی معلوم ہے کہ آپ مجھے تلاش بھی کرتے رہے ہیں"۔۔۔ دوسری طرف سے روزی نے اس کی ساری باتوں کو نظر انداز کرتے ہوئے کہا اور عمران کے ذہن میں جھماکا سا ہوا۔ اسے وہ خط یاد آ گیا تھا جس کے نیچے گلاب کا پھول بنایا گیا تھا۔ اس نے

انتہائی پھرتی سے ٹیلیفون کے نیچے لگا ہوا ایک مخصوص بٹن دبا دیا۔

"خط ـــــ اوہ! تو اب روزی نے خط و کتابت بھی شروع کر دی ہے لیکن میں نے تو پہلے ہی بتایا ہے کہ میں مفلس اور بے روزی دار آدمی ہوں اگر یقین نہ آئے تو میرے باورچی سلیمان اور میرے فنانسر سپرنٹنڈنٹ آف سنٹرل انٹیلی جنس بیورو فیاض صاحب سے تصدیق کر لیں ــــ میں تو اس قدر مفلس ہوں کہ آپ کا خط مل بھی جاتا، تب بھی میں اس کا جواب دینے کے لئے کاغذ، لفافہ اور اس پر ٹکٹ کے لئے میرے پاس رقم نہ ہوتی" ـــــ عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اس کا مطلب ہے کہ آپ واقعی الزیمر کا شکار ہو چکے ہیں ــ ویری سوری ــــ مجھے بے حد افسوس ہوا ہے۔ ویسے ابھی تک تو اس بیماری کا کوئی علاج دریافت نہیں ہو سکا۔ اس کا لازمی نتیجہ موت ہی نکلتا ہے" ـــ اس بار روزی کے لہجے میں صدمے کے آثار نمایاں تھے۔

"موت ــ سوری۔ رانگ نمبر ــ کسی اور کا گھر دیکھئے ـــ میں ابھی زندہ رہنا چاہتا ہوں" ـــــ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا اور ہاتھ بڑھا کر کریڈل دبا دیا۔ کچھ دیر کریڈل پر ہاتھ رکھے وہ بیٹھا رہا۔ اس کا خیال تھا کہ روزی دوبارہ نمبر ڈائل کرے گی۔ لیکن جب کچھ دیر تک کال نہ آئی تو اس نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے رسیور کریڈل پر رکھ دیا اور خود اٹھ کر وہ تیزی سے اپنے خاص کمرے کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے ٹیلیفون کا مخصوص بٹن اس لئے دبایا تھا کہ خاص کمرے میں موجود فون چیکنگ مشین دوسری طرف کا نمبر چیک کرے گی اور اس نے کال اس لئے کاٹی تھی کہ اگر روزی دوبارہ فون کرتی تو یہ مشین خود بخود یہ نمبر بلیک زیرو تک پہنچا دیتی اور پھر

بلیک زیرو کسی بھی نمبر کو نگرانی کے لئے کہہ دیتا۔ اس طرح اس روزی کی اصل شخصیت سامنے آجاتی۔ یہ سسٹم اس نے اس لئے رکھوایا تھا کہ عام طور پر مشکوک افراد پبلک فون بوتھ سے ہی رنگ کرتے تھے اور نمبر معلوم ہو جانے کے باوجود انہیں ٹریس نہ کیا جا سکتا تھا۔ اگر روزی دوبارہ فون کر دیتی تو عمران اس سے طویل بات چیت شروع کر دیتا۔ اس طرح سیکرٹ سروس کے ممبر کو اس تک پہنچنے کا وقت مل جاتا۔ لیکن روزی نے دوسری بار فون نہ کر کے اس کا سارا منصوبہ چوپٹ کر دیا تھا۔ لیکن خاص کمرے میں پہنچتے ہی جیسے اس کی نظریں دیوار کے ساتھ نصب خصوصی مشین پر پڑیں وہ بے اختیار چونک پڑا۔ کیونکہ اس پر جو نمبر نظر آ رہا تھا وہ تھا تو پبلک فون بوتھ کا۔ لیکن یہ فون بوتھ ہوٹل تھری سٹار کے برآمدے میں تھا۔ عمران نے سر ہلاتے ہوئے مشین کو آف کیا اور پھر واپس ڈرائنگ روم میں آکر اس نے رسیور اٹھایا اور انکوائری کے نمبر ڈائل کر دیئے۔

"یس انکوائری پلیز" ـــــ چند لمحوں بعد ہی انکوائری آپریٹر کی آواز سنائی دی۔

"ہوٹل تھری سٹار" ـــــ عمران نے خشک لہجے میں کہا اور انکوائری آپریٹر نے ہوٹل کی ایکس چینج کا نمبر بتا دیا۔ عمران نے کریڈل دبا کر نمبر ڈائل کرنا شروع کر دیئے۔

"یس ــ ہوٹل تھری سٹار" ـــــ رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"میری ایک دوست مس روزی آپ کے ہوٹل میں مقیم ہیں ـــ کیا آپ ان سے فون پر میری بات کرا سکتی ہیں" ـــ عمران نے سنجیدہ لہجے

میں کہا۔

"مس روزی ۔۔۔ ایک منٹ ۔ میں چیک کرتی ہوں" ۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا اور پھر چند لمحوں بعد ہی اس کی آواز دوبارہ سنائی دی ۔

"ہیلو سر ۔۔۔ کیا آپ لائن پر ہیں" ۔۔۔ آپریٹر نے کہا ۔

"لائن پر تو نہیں ہوں ، البتہ فون پر ضرور ہوں ۔۔۔ ویسے آپ حکم کریں تو جا کر لائن پر بھی بیٹھ سکتا ہوں" ۔۔۔ عمران کی زبان نہ رہ سکی اور دوسری طرف سے آپریٹر کی ہنسنے کی آواز سنائی دی ۔

"جناب ! ۔۔۔ آپ واقعی خوش مذاق آدمی ہیں ۔۔۔ لیکن مجھے افسوس ہے کہ مس روزی ہمارے ہوٹل میں نہیں رہتیں" ۔۔۔ دوسری طرف سے آپریٹر نے ہنستے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا ۔

"ہونہہ ! ۔۔۔ اس کا مطلب ہے کہ ہوٹل کا صرف فون بوتھ ہی استعمال کیا گیا ہے ۔۔۔ اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ اس کا اصل نام روزی نہ ہو ۔۔۔ یا پھر اس نے اصل نام سے کمرہ بک نہ کرایا ہو" ۔۔۔ عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر میز پر اُلٹی کر کے رکھی ہوئی کتاب اٹھا لی ۔ لیکن ابھی اس نے چند ہی سطریں پڑھی ہوں گی کہ ٹیلیفون کی گھنٹی ایک بار پھر بج اٹھی ۔ عمران نے چونک کر ٹیلیفون کی طرف دیکھا اور پھر ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا ۔

"علی عمران مفلس اور بے روزی دار سپیکنگ" ۔۔۔ عمران نے جان بوجھ کر یہ فقرہ کہا تھا کہ اگر روزی کا فون ہوا تب بھی فقرہ اس پر فٹ آجائے گا اور اگر کسی اور کا ہوا ، تب بھی بات نبھ جائے گی ۔

"روزی بول رہی ہوں عمران ! ۔۔۔ یقین کرو جب سے تمہیں دیکھا

ہے میری آنکھوں سے نیند اُڑ گئی ہے ۔۔۔ میں نے اتنے دن اپنے آپ پر بڑا جبر کیا کہ تم سے بات نہ کروں ۔ لیکن اب مجبور ہو گئی ہوں ۔۔۔ پہلے تم نے شاید ناراض ہو کر فون بند کر دیا تھا ۔۔۔ دیکھو عمران ! ناراض مت ہونا ۔ اگر تم واقعی الزیمر کا شکار ہو ، تب بھی مجھے کوئی پرواہ نہیں ہے ۔۔۔ پلیز ، ہوٹل رین بو آجاؤ ۔ میں وہاں تمہاری منتظر ہوں ۔۔۔ میں تمہیں پہچانتی ہوں اس لئے جیسے ہی تم آؤ گے ، میں خود تمہارے پاس پہنچ جاؤں گی ۔۔۔ دیکھو عمران ! میرا دل نہ توڑنا ۔۔۔ آجاؤ ۔۔۔ میں تمہاری منتظر ہوں ۔۔۔ بس اب آ بھی جاؤ" ۔۔۔ اس بار روزی نے انتہائی لاڈ بھرے لہجے میں مسلسل بولتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا ۔ لیکن عمران روزی کی آواز سنتے ہی ٹیلیفون کا وہ مخصوص بٹن دوبارہ آن کر چکا تھا اس لئے رسیور رکھ کر وہ تیزی سے اُٹھا اور خاص کمرے کی طرف بڑھ گیا ۔ اس کے چہرے پر گہری سنجیدگی طاری تھی لیکن جب اس نے مشین پر نمبر دیکھا تو پیشانی پر موجود شکنیں کچھ اور بڑھ گئیں کیونکہ مشین پر واقعی ہوٹل رین بو کے کاؤنٹر کا نمبر جل بجھ رہا تھا ۔ اُسے معلوم تھا کہ ہوٹل تھری سٹار اور ہوٹل رین بو ساتھ ساتھ ہی ہیں اس نے مشین آف کی اور واپس ڈرائننگ رُوم میں آ گیا ۔ روزی کی یہ کالیں اور اس طرح اُسے ہوٹل میں بلانا اس کے حلق سے نہ اُتر رہا تھا ۔ لیکن بظاہر ایسی کوئی بات بھی نہ تھی کہ جس سے وہ سمجھتا کہ اُسے ٹریپ کیا جا رہا ہے ۔ ریڈ گارڈ کی فلم والا کیس بھی ختم ہو چکا تھا ۔ کیونکہ جانی بار کا مالک جیکی واقعی اس سارے چکر سے بے خبر نکلا تھا اور اس کے علاوہ کسی اور کی نشاندہی بھی نہ ہو سکی تھی ۔

"یہ روزی کہیں اس ایکریمی جوڑے کا ایک فرد نہ ہو" ——— عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا لیکن پھر وہ اسے اس طرح کیوں بھرے پرے ہوٹل میں بلا رہی ہے۔ اس نے ٹیلیفون کا رسیور اٹھایا اور وہی نمبر جو مشین نے بتایا تھا، ڈائل کرنا شروع کر دیا۔

"ہوٹل رین بو" ——— دوسری طرف سے ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"آپ کے ہوٹل میں میری ایک دوست مس روزی ٹھہری ہوئی ہیں۔ کیا آپ ان سے فون پر میری بات کرا سکتی ہیں" ——— عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"مس روزی ——— نو سر ——— اس نام کی کوئی صاحبہ میرے ہاں نہیں ٹھہری ہوئیں" ——— دوسری طرف سے جواب دیا گیا اور عمران نے طویل سانس لے کر رسیور رکھ دیا۔

چند لمحے عمران بیٹھا سوچتا رہا پھر اٹھ کر وہ ڈریسنگ روم کی طرف بڑھ گیا کیونکہ اس نے اب ہوٹل رین بو جانے کا فیصلہ کر لیا تھا۔ ایک لمحہ پہلے اسے خیال آیا تھا کہ وہ بلیک زیرو سے کہہ کر اپنی نگرانی کے لئے کسی ممبر کی تعیناتی کے لئے کہہ دے لیکن پھر اس نے ارادہ بدل دیا۔ کیونکہ اب وہ اتنا بھی گیا گذرا نہ تھا کہ اگر یہ اس کے خلاف کوئی ٹریپ بھی ہوتا تو وہ اسے سنبھال نہ سکتا۔

تھوڑی دیر بعد وہ کار میں بیٹھا ہوٹل رین بو کی طرف بڑھا جا رہا تھا اس کے جسم پر براؤن سوٹ تھا لیکن چہرے پر حماقتوں کا آبشار اپنی پوری روانی سے بہہ رہا تھا۔ ہوٹل کی وسیع و عریض پارکنگ میں اس نے کار روکی اور پھر نیچے اتر کر وہ ہوٹل کے ہال کی طرف بڑھ گیا گیٹ پر باوردی

دربان موجود تھا۔ اس نے عمران کو آتے دیکھ کر پہلے مؤدبانہ انداز میں سر جھکا کر سلام کیا پھر ایک ہاتھ سے شیشے کا دروازہ کھول دیا۔

"السلام علیکم ورحمتہ اللہ و برکاتہ ——— امید ہے آپ مع بال بچوں کے بخیریت ہوں گے ——— ویسے یہ امید تک ہی معاملہ کیوں محدود کر دیا جاتا ہے یقین ہے کیوں نہیں کہا جاتا" ——— عمران نے دربان کے قریب پہنچ کر باقاعدہ مصافحے کے لئے ہاتھ بڑھاتے ہوئے کہا۔

"وعلیکم السلام" ——— دربان نے بری طرح بوکھلا کر اس کا ہاتھ تھاما اور پھر اس طرح اس سے ہاتھ چھڑوا کر ماتھے تک ہاتھ لے جا کر سلام کیا جیسے عمران سے مصافحہ کر کے اس نے اپنی زندگی کی سب سے بڑی غلطی کی ہو۔

"میں نے تمہارا کیا بگاڑا ہے جو تم مجھ سے دشمنی پر اتر آئے ہو" ——— عمران کا لہجہ یکلخت سخت ہو گیا۔ چہرے پر غصے کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"ج ——— جی ——— کیا مطلب جناب ! ——— میں تو معمولی سا دربان ہوں جناب ! ——— مم ——— مم ——— میں نے کیا دشمنی کرنی ہے جناب" ——— دربان اس بری طرح بوکھلایا کہ اس کا جسم کانپنے لگا۔

"تو پھر تم نے میرے لئے اللہ سے رحمت اور برکت کی دعا کیوں نہیں مانگی ——— بولو کیا دشمنی ہے" ——— عمران نے اسی طرح سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"رحمت اور برکت کی دعا" ——— دربان کی حالت دیکھنے والی تھی۔

اسی لمحے ایک نوجوان جس کے سینے پر سپروائزر کا بیج لگا ہوا تھا تیزی سے باہر آ گیا۔

"کیا بات ہے ——— تم نے صاحب کو کیوں گیٹ پر روک رکھا ہے"۔ سپروائزر نے باہر آتے ہی دربان پر چڑھائی کر دی۔ وہ شاید اندر سے شیشے

میں سے دیکھتے ہوئے یہی سمجھا تھا کہ دربان عمران کو اندر نہیں آنے دے رہا۔

"م — مم — میں نے تو نہیں روکا جناب! — صاحب خود ہی مجھ سے ناراض ہو گئے ہیں" — دربان نے انتہائی بے چارگی کے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تم سپروائزر ہو" — عمران نے اس نوجوان سے مخاطب ہو کر کہا۔

"جی ہاں! — میں سپروائزر ہوں" — نوجوان نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"تو پھر السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاۃ" — عمران نے باقاعدہ سلام کرتے ہوئے مصافحہ کے لئے ہاتھ بڑھا دیا۔

"وعلیکم السلام جناب! — مگر — " سپروائزر کا حال بھی دربان جیسا ہی ہوا۔ اس نے بھی بوکھلا کر مصافحہ کرتے ہوئے کہا۔

"کیا بات ہے — کون ہے اس ہوٹل کا مالک — کیا اس نے سارا اسٹاف ہی میرے دشمنوں میں سے منتخب کیا ہے" — عمران کا لہجہ بے حد سخت ہو گیا۔

"دشمن — جناب! کیا مطلب" — اس بار سپروائزر بھی حیرت سے ناچ اٹھا تھا۔

"تم بھی اس دربان کی طرح میرے دشمن ہو — تم نے بھی میرے لئے رحمت اور برکت کی دعا اللہ سے نہیں مانگی — میں یہی بات پہلے دربان سے پوچھ رہا تھا کہ تم نے بھی وہی کام کیا — اب تم بتاؤ کہ کیا دشمنی ہے تمہیں میرے ساتھ" — عمران نے اسی طرح سخت لہجے میں کہا اور سپروائزر کے چہرے پر ایسے تاثرات ابھر آئے جیسے اسے یقین ہو گیا ہو کہ عمران کی

دماغی صحت مشکوک ہے۔

"دعا — دشمنی — جناب! ہمیں آپ سے کیا دشمنی ہو سکتی ہے" — سپروائزر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"یہ دشمنی نہیں ہے کہ تم میرے لئے دعا مانگنے کے بھی روادار نہیں ہو — یہ تو دشمنی کی انتہا ہے — جب کہ میرا خلوص دیکھو کہ میں نے تم دونوں کے لئے باقاعدہ دعا مانگی ہے" — عمران نے اسی طرح سخت لہجے میں کہا۔

"جناب! — میں آپ کی بات نہیں سمجھ سکا — آپ مینیجر صاحب سے بات کر لیجئے" — سپروائزر نے شاید اپنی جان چھڑانے کے لئے کہا تھا۔

"کیوں نہیں سمجھ سکے — کیا تم پاگل ہو" — عمران نے اسی طرح غصیلے لہجے میں کہا۔

"جناب! — آپ معزز آدمی ہیں۔ آپ کو ایسی بات زیب نہیں دیتی" — اس بار سپروائزر کے لہجے میں بھی غصہ تھا۔

"اچھا — یعنی معزز آدمی تو آپ کے لئے دعائیں مانگتا رہے — اور آپ غیر معزز اس کے لئے دعا نہ مانگیں — واہ! یہ خوب عزت ہے" — عمران نے کہا۔

"آخر آپ کس دعا کی بات کر رہے ہیں" — ؟ سپروائزر نے جھنجھلا کر کہا۔

"اچھا — اب سمجھانا بھی پڑے گا — تم مسلمان ہو" — عمران نے کہا۔

"ہاں! — الحمدللہ مسلمان ہوں" — سپروائزر نے ایسے لہجے میں

کہا جیسے اُسے اب اپنے آپ پر غصہ آرہا ہو کہ وہ کیوں اندر سے آکر اس بکھیڑے میں پھنسا ہے۔

"یہ دربان بھی الحمدُ للہ مسلمان ہوگا اور ہر مسلمان جانتا ہے کہ سلام دوسرے کے لئے دُعا ہوتی ہے ——— میں نے تمہارے لئے دعائیں مانگی ہیں کہ السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ ——— یعنی تم پر سلامتی ہو۔ اللہ تعالیٰ تم پر رحمت کرے اور تمہیں برکت دے ——— لیکن تم نے جواب میں صرف یہی کہا کہ تم پر بھی سلامتی ہو۔ لیکن میرے لئے رحمت اور برکت کی دُعا نہ مانگی۔ بولو! ——— کیا یہ میرے ساتھ دشمنی نہیں ہے" ——— عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا اور سپروائزر اور دربان دونوں کے چہروں پر یکلخت انتہائی شرمندگی کے آثار نمودار ہو گئے۔

"اوہ! ——— واقعی ہم سے غلطی ہوگئی جناب! ——— واقعی ہمیں بھی آپ کے لئے دعا مانگنی چاہیئے تھی ——— لیکن جناب! ہمیں پہلی بار ان الفاظ کے اصل معنوں کا علم ہوا ہے ——— اب ہم آئندہ ایسی غلطی نہ کریں گے"۔ سپروائزر نے انتہائی شرمندہ لہجے میں کہا۔

"تو پھر مانگو دُعا ——— غلطی کی تلافی تو اس طرح ہی ہو سکتی ہے" ——— عمران نے کہا اور سپروائزر اور دربان دونوں نے بے اختیار دُعا کے لئے ہاتھ اٹھا دیئے۔

"شکریہ" ——— عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور تیزی سے دروازہ کھول کر اندر ہال میں چلا گیا۔ اس وقت چونکہ دس گیارہ بجے دن کا وقت تھا اس لئے ہال تقریباً خالی پڑا ہوا تھا۔ اِکا دُکا میزوں پر لوگ موجود تھے جن میں مقامی بھی تھے اور غیر ملکی بھی ——— عمران چند لمحے تو اِدھر اُدھر دیکھتا

ا۔ پھر اطمینان سے ایک خالی میز کی طرف بڑھ گیا۔ اور جس میز کی طرف وہ جا رہا تھا اس میز پر ایک خوبصورت اور نوجوان ایکریمین لڑکی اکیلی بیٹھی اخبار کے مطالعے میں مصروف تھی۔ اس کے سامنے کافی کا کپ رکھا ہوا تھا۔

"کیا میں آپ کے ساتھ بیٹھ کر اخبار کے مطالعے سے لطف اندوز ہو سکتا ہوں" ——— عمران نے قریب پہنچ کر بڑے مودبانہ لہجے میں کہا تو لڑکی نے چونک کر عمران کی طرف دیکھا اور دوسرے لمحے اس کے چہرے پر بے پناہ مسرت کے آثار نمودار ہو گئے۔ آنکھوں میں تیز چمک ابھر آئی۔

"اوہ ——— اوہ! تم آگئے علی عمران ——— بہت شکریہ ——— میرا نام روزی ہے ——— مجھے تو یقین نہ تھا تمہاری آمد کا" ——— لڑکی نے کرسی سے اٹھ کر کہا اور ساتھ ہی مصافحے کے لئے ہاتھ بڑھا دیا۔

"سوری ——— اماں بی نے منع کر رکھا ہے نامحرم سے ہاتھ ملانے سے"۔ عمران نے معذرت بھرے لہجے میں کہا اور بڑے اطمینان سے سامنے رکھی ہوئی خالی کرسی پر بیٹھ گیا۔

"نامحرم ——— کیا مطلب! ——— یہ نامحرم کیا ہوتا ہے" ——— روزی نے اپنی کرسی پر بیٹھتے ہوئے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

"نامحرم اُسے کہتے ہیں جس سے شادی ہو سکتی ہو" ——— عمران نے بڑے سنجیدہ لہجے میں لفظ نامحرم کی وضاحت کرتے ہوئے کہا اور روزی کے چہرے پر اس وضاحت سے ہی بہار کے رنگ پھیل گئے۔

"اوہ ——— اوہ! پھر تو یہ خوبصورت لفظ ہے ——— تم کیا پیو گے" ——— روزی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"جو تمہارا جی چاہے پلا دو ——— تمہارے ہاتھوں سے تو زہر بھی پی سکتا

ہوں — یہ اور بات ہے کہ زہر مجھ پر اثر نہیں کرتا" —— عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"زہر اثر نہیں کرتا — وہ کیوں" —— روزی نے بری طرح چونک کر پوچھا۔

"جس نے زہر عشق پی رکھا ہو مس روزی — اس پر یہ عام سا زہر کیا اثر کرے گا" —— عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور روزی بڑے مترنم انداز میں ہنس پڑی۔ اس نے ویٹر کو بلا کر کافی کا آرڈر دیا۔

"تم بہت خوبصورت باتیں کرتے ہوئے عمران — یقیناً تم حیران ہو گے کہ میں تمہیں کیسے جانتی ہوں — اور نہ صرف جانتی ہوں بلکہ مجھے تمہارے فون نمبر اور فلیٹ کا بھی علم ہے" —— روزی نے آرڈر دے کر عمران کی طرف متوجہ ہوتے ہوئے کہا۔

"شیطان میرے نام کا ہم قافیہ ہے — اور شیطان کو سب جانتے ہیں" عمران نے جواب دیا تو روزی ایک بار پھر کھل کھلا کر ہنس پڑی۔

"گو مجھے بتانا تو نہیں چاہیئے تھا لیکن یہ حقیقت ہے کہ میں دل کے ہاتھوں مجبور ہو گئی ہوں اور اس مجبوری کی وجہ سے میں نے بلیک ایجنسی بھی چھوڑ دینے کا پختہ ارادہ کر لیا ہے — چاہے وہ مجھے گولی ہی کیوں نہ مار دیں" —— روزی نے اس بار پراسرار انداز میں سرگوشی کرتے ہوئے کہا اور بلیک ایجنسی کا نام سن کر عمران بے اختیار چونک پڑا۔ اس کو شاید خواب میں بھی یہ توقع نہ تھی کہ روزی اس طرح کی بات کرے گی۔

"بلیک ایجنسی — کیا مطلب — کیا تم نے بلیک میں کوئی ایجنسی لے لی ہے تو کیا ہوا — ہمارے ہاں تو یہ دھندہ عام ہے بلکہ یہاں تو ہر چیز

بلیک میں ملتی ہے" —— عمران نے سر ہلاتے ہوئے کہا اور روزی بے اختیار مسکرا دی۔

"مجھے معلوم ہے تم ایسی باتیں کرنے کے لئے مشہور ہو — یہاں مشن پر آنے سے پہلے باس نے ہمیں جو فائل دی تھی اس میں تمہارے فوٹو کے ساتھ ساتھ تمہارے متعلق مکمل تفصیلات بھی موجود تھیں —— تمہارے فلیٹ کا پتہ — تمہارا فون نمبر — حتیٰ کہ تمہارے باورچی سلیمان کے متعلق بھی تفصیلات درج تھیں — باس نے تو یہ تفصیلات اس لئے مہیا کی تھیں کہ ہم تم سے ہوشیار رہیں لیکن یقین کرو کہ ان تفصیلات کو پڑھنے کے بعد نجانے مجھے کیا ہو گیا کہ مجھے تم میں انتہائی کشش محسوس ہونے لگ گئی —— پھر یہاں آنے کے بعد جب میں نے تمہارے فوٹو کی مدد سے تمہیں ایک ہوٹل کے لان میں بیٹھے ہوئے دیکھا تو یہ کشش اس قدر بڑھ گئی کہ میں نے اپنے ساتھی سے چوری تمہیں خط بھجوا دیا —— لیکن میرا خیال تھا کہ میرے ساتھی کو علم نہیں ہوا، مگر وہ بے حد تیز آدمی تھا اسے علم ہو گیا تھا چنانچہ وہ بیچارہ ویٹر بھی اپنی جان سے گیا اور مجھے بھی اس نے ایک کوٹھی کے تہہ خانے میں قید کر دیا — اس کے ساتھی باقاعدہ مجھ پر پہرہ دیتے رہے کیونکہ باس نے خاص طور پر ہدایت کی تھی کہ مشن کا کسی طرح بھی پاکیشیا سیکرٹ سروس اور خاص طور پر عمران کو علم نہ ہو — اور میرے ساتھی کا خیال تھا کہ میرے اس طرح خط بھیجنے سے تم لازماً چونک پڑو گے اور پھر تم نے ہمارے متعلق تحقیقات کرنی ہے — اس طرح تم ہمارے مشن سے آگاہ ہو جاؤ گے۔ چنانچہ اس نے اس وقت تک مجھے قید میں رکھا جب تک اپنا مشن مکمل نہ کر لیا — مشن مکمل ہونے کے بعد اس نے مجھے اپنے ساتھ لیا اور پھر ہم

دوسری کوٹھی میں آ گئے ____ وہاں میرے ساتھی نے باس سے ٹرانسمیٹر پر بات کی اور ____" روزی بات کرتے کرتے یکلخت خاموش ہو گئی، کیونکہ ویٹر کافی لئے آ گیا تھا۔ جب ویٹر کافی کے برتن رکھ کر چلا گیا تو روزی دوبارہ شروع ہو گئی۔

" اور میرے ساتھی نے اُسے میری حرکت کے متعلق بھی بتا دیا ____ اس پر باس بے حد ناراض ہوا چونکہ کسی پُراسرار وجہ سے میرے ساتھی کا مشن فیل ہو گیا تھا اس لئے باس نے فوری طور پر ہماری واپسی کا حکم دے دیا۔ لیکن میں اڑ گئی کہ میں ابھی واپس نہ جاؤں گی اس پر میرا ساتھی مجھ سے لڑ کر واپس چلا گیا اور میں تمہاری خاطر یہاں رہ گئی" ____ روزی نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ایک طویل سانس لے کر کافی بنانا شروع کر دی۔

" تو اب آپ مجھ پر واقعی عاشق ہو چکی ہیں" ____ عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا اس کا لہجہ سُن کر روزی نے چونک کر سر اٹھایا اور پھر اس کے چہرے پر کبیدگی کے آثار نمایاں ہو گئے۔

" مجھے پہلے ہی یقین تھا کہ تم میری بات پر شک کرو گے ____ بہرحال مجھے تم سے کوئی گلہ نہیں ہے ____ میں نے تم سے مل لیا ہے۔ اب میں واپس چلی جاؤں گی" ____ روزی نے شکوہ بھرے لہجے میں کہا اور کافی کا کپ اٹھا کر عمران کے سامنے رکھ دیا۔

" تو آپ نے میری خاطر بلیک ایجنسی کے چیف کو بھی ناراض کر لیا اور اپنے ساتھی کو بھی ____ یہ تو آپ نے زیادتی کی ہے ____ آپ مجھے پہلے بتا دیتیں تو میں کم از کم آپ کے ساتھی کو تو یہاں سے ناراضگی کے عالم میں

نہ بھجواتا ____ گو مجھے آپ کے ساتھی سے ابھی تعارف تو نہیں ہے۔ لیکن بہرحال وہ آپ کا ہی ساتھی ہے اس لئے میرے لئے قابلِ احترام ہے" عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" ہم لوگوں کا تعارف کیا ہوتا ہے عمران! ____ میرا نام روزی ہے اور میرے ساتھی کا نام ڈان ____ لیکن تم نے کمال کیا ہے کہ ڈان نے اتنی محنت سے اپنا مشن مکمل کیا اور تم نے نجانے کس پُراسرار انداز میں اس کا مشن ہی یکسر فیل کر دیا ____ وہ اس بات سے بڑا جھلایا ہوا تھا" ____ روزی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" اگر آپ یا آپ کے ساتھی ڈان صاحب یہ سمجھ رہے ہیں کہ ان کا مشن میں نے فیل کیا ہے تو میں تو آج تک خود کبھی پاس نہیں ہوا۔ دوسروں کو کیا فیل کروں گا ____ اور مجھے تو یہ بھی معلوم نہیں کہ آپ کا مشن کیا تھا ____ اگر آپ مناسب سمجھیں تو مجھے اپنا فیل شدہ مشن بتا دیں ____ میں کوشش کروں گا کہ گریس مارکس دلوا کر فیل کو پاس میں تبدیل کرا دوں" ____ عمران نے بڑے سپاٹ سے لہجے میں کہا۔

" کیوں جان بوجھ کر لاعلم بن رہے ہیں ____ تمہارے سلوگن والی فلم باس کے پاس پہنچی ہے ____ اس پر جگہ جگہ پاکیشیا سیکرٹ سروس لکھا ہوا ہے اور تم کہہ رہے ہو کہ تمہیں مشن کا بھی علم نہیں ہے" ____ روزی نے اس بار قدرے ناراض ہوتے ہوئے کہا۔

" اوہ اب سمجھا ____ تو آپ یا آپ کے ساتھی ڈان صاحب کو کسی نے بہکا دیا ہے کہ میرا تعلق پاکیشیا سیکرٹ سروس سے ہے ____ یہ بات نہیں ____ میں تو فری لانسر ہوں ____ اپنا شکار خود مار کر کھاتا ہوں البتہ پاکیشیا سیکرٹ

سروس جب ضرورت پڑے میری خدمات ہائر کر لیتی ہے ورنہ وہ مکمل سیکرٹ سروس ہے خود کام کرتی رہتی ہے ——— اور جس فلم وغیرہ کی آپ بات کر رہی ہیں مجھے تو اس کا علم تک نہیں" ——— عمران نے بڑے معصوم سے لہجے میں کہا۔

"کیا مطلب ——— کیا کہنا چاہتے ہو ——— کیا تم پاکیشیا سیکرٹ سروس سے متعلق نہیں ہو ——— حالانکہ ہماری ایجنسی کے پاس تو فائل ہی تمہاری ہے"۔ روزی نے آنکھیں پھاڑتے ہوئے کہا۔ اس کے چہرے پر شدید حیرت کے تاثرات نمایاں تھے۔

"وہ کہتے ہیں بد سے بدنام بُرا ——— یہ ضرور ہے کہ میں اپنے چیک کی خاطر جان توڑ کر کام کرتا ہوں لیکن شرط وہی کہ کام اگر دیا جائے" ——— عمران نے جواب دیا۔

"تو پھر تم جانتے تو ہو گے سیکرٹ سروس کو" ——— روزی نے کہا۔

"ہاں ——— اچھی طرح جانتا ہوں۔ ظاہر ہے جب کام دیا جاتا ہے تو ان سے مل کر ہی کام کرتا ہوں ——— ویسے عام روٹین یہ ہے کہ جب ملک سے باہر کا کوئی مشن ہو تو میری خدمات ہائر کر لی جاتی ہیں لیکن جب مقامی مسئلہ ہو تو سیکرٹ سروس خود کام کرتی رہتی ہے ——— یہ مشن بھی چونکہ مقامی تھا اس لئے ظاہر ہے سیکرٹ سروس نے خود ہی سر انجام دیا ہو گا" ——— عمران نے وضاحت کرتے ہوئے کہا۔

"میری بڑی خواہش ہے کہ میں اس قدر نامور سیکرٹ سروس کے ممبران سے ملاقات کروں ——— کیا ایسا ممکن ہے" ——— روزی نے کہا۔

"بالکل ممکن ہے ——— عمران کے لئے کیا چیز ناممکن ہے ——— میں سب سے آپ کو ملوا سکتا ہوں ——— وہ بھی یقیناً آپ سے مل کر بے حد خوش

ہوں گے ——— بتائیں کب ملنا چاہتی ہیں آپ" ——— عمران نے فوراً ہی حامی بھرتے ہوئے کہا اور روزی کی آنکھوں میں چمک لہرانے لگی۔

"بہت خوب ——— پھر تو لطف آگیا ——— میں تو چاہتی ہوں کہ سب سے ایک بار ہی ملاقات ہو جائے۔ اس کے بعد واپس چلی جاؤں ——— کوئی بندوبست ہو سکتا ہے" ——— روزی نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"بالکل ہو سکتا ہے ——— آپ کہاں ملنا چاہتی ہیں۔ اسی ہوٹل میں بلوا لوں" ——— عمران نے کہا۔

"نہیں ——— یہاں ہوٹل میں کیا لطف آئے گا ——— میں چاہتی ہوں کچھ دیر بیٹھ کر ان سے گپ شپ ہو جائے ——— میں میزان کالونی کی ایک کوٹھی میں رہ رہی ہوں اگر وہ سب وہاں آجائیں تو زیادہ بہتر ہے ——— میں اکیلی رہتی ہوں۔ وہاں اور کوئی نہیں ہے" ——— روزی نے کہا۔

"ٹھیک ہے وہاں سہی ——— نمبر بتائیں کوٹھی کا ——— میں ابھی فون یہیں منگوا کر انہیں درخواست کر دیتا ہوں ——— آجکل وہ بھی فارغ ہیں آجائیں گے" ——— عمران نے کہا۔

"کوٹھی نمبر اٹھارہ ——— بلاک اے۔ میزان کالونی" ——— روزی نے جلدی سے کہا اور عمران نے ایک طرف کھڑے ویٹر کو بلایا۔

"یس سر" ——— ویٹر نے قریب آکر مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"فون لے آؤ یہیں" ——— عمران نے کہا تو ویٹر سر ہلاتا ہوا واپس چلا گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ واپس آیا تو اس کے ہاتھ میں فون تھا اس نے فون میز پر رکھا اور اس کا پلگ میز کے ایک پائے کے ساتھ فکس شو میں لگا دیا۔ عمران نے رسیور اٹھایا تو ٹون آرہی تھی۔ عمران نے نمبر ڈائل کرنے

شروع کر دیتے۔

"رانا ہاؤس" ـــ رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے جوزف کی آواز سنائی دی۔

"جوزف !ـــ میں عمران بول رہا ہوں ـــ میری ایک مہمان ہیں روزی۔ وہ سیکرٹ سروس کے ممبران سے ملاقات کی خواہشمند ہیں اور میں نے ان سے وعدہ کر لیا ہے ـــ تم ایسا کرو کہ سب ممبران کو کہہ دو کہ وہ میزان کالونی کی کوٹھی نمبر اٹھارہ بلاک اے میں آجائیں ـــ خود بھی ساتھ ہی آجاؤ ـــ ذرا گپ شپ ہو جائے گی" ـــ عمران نے بڑے منت بھرے لہجے میں کہا۔

"سیکرٹ سروس کے سارے ممبران تو اس وقت دارالحکومت میں موجود نہیں ہیں۔ صرف جوانا اور میں یہاں موجود ہیں ـــ وہ تو ایک ہفتے بعد آئیں گے" ـــ دوسری طرف سے جوزف نے سپاٹ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"چلو فی الحال تم دونوں ہی آجاؤ ـــ مس روزی سے ملاقات کر کے تمہیں بے حد مسرت ہوگی ـــ یہ بھی تمہاری ہی پیشہ ور ساتھی ہیں" ـــ عمران نے کہا۔

"لیکن چیف سے تو بات کرنی پڑے گی" ـــ دوسری طرف سے جوزف نے قدرے ہچکچاتے ہوئے کہا۔

"ارے یہ کوئی سرکاری ملاقات تو نہیں ہے کہ تم یوں ہچکچا رہے ہو۔ تم آخر سیکنڈ چیف ہو ـــ آجاؤ میری عزت رہ جائے گی" ـــ عمران نے منت کرتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے ـــ اب آپ کی بات تو نہیں ٹالی جا سکتی۔ ہم پہنچ جاتے

ہیں" ـــ جوزف نے رضامند ہوتے ہوئے کہا اور عمران نے شکریہ ادا کر کے رسیور رکھ دیا۔

"مس روزی !ـــ اب باقی تو موجود نہیں ہیں۔ چلو ان سے بعد میں ملاقات ہو جائے گی ـــ ویسے یہ [illegible] اور جوانا ہی مین ممبرز ہیں۔ باقی تو بس نگرانی وگرانی کے کام آ [illegible] وزف تو سیکنڈ چیف ہے" ـــ عمران نے کہا۔

"چیف کون ہے" ـــ [illegible] نے پوچھا۔

"وہ پردے میں رہتا ہے۔ صرف جوزف کو ہی معلوم ہے اور وہ اس معاملے میں بے حد سخت آدمی ہے ـــ کسی کو بتاتا ہی نہیں۔ ویسے سارے احکامات اسی جوزف کے ذریعے ہی ملتے ہیں ـــ اور میرا تو خیال ہے کہ اس جوزف نے چکر چلا رکھا ہے۔ یہ خود ہی سیکرٹ سروس کا چیف ہے" عمران نے کہا اور روزی کی آنکھوں میں بجلی سی کوندنے لگی۔

"اوہ !بہت بہت شکریہ عمران !ـــ تم نے میری ایک بہت بڑی خواہش پوری کر دی ـــ آؤ اب چلیں وہاں کوٹھی میں" ـــ روزی نے مسرت بھرے لہجے میں کہا اور عمران سر ہلاتا ہوا اٹھ کھڑا ہوا۔

"میں تو یہاں کھانا کھانے ٹیکسی میں آئی تھی" ـــ روزی نے گیٹ سے باہر آتے ہوئے کہا۔

"میری کار موجود ہے۔ آیئے" ـــ عمران نے کہا اور اسے لے کر پارکنگ کی طرف بڑھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد اس کی کار میزان کالونی کی طرف بڑھی جا رہی تھی۔ ڈرائیونگ سیٹ پر عمران تھا جب کہ سائیڈ سیٹ پر روزی بڑی مطمئن اور خوش و خرم بیٹھی ہوئی تھی۔

"یہ جوزف اور جوانا مقامی ہوں گے" ——— روزی نے پوچھا۔

"مقامی ——— ارے نہیں مس روزی ——— ہم مقامی لوگوں میں اتنی صلاحیتیں کہاں ہیں کہ ہم ایسے سخت ترین کام کر سکیں ——— یہ دونوں ہی حبشی ہیں ——— ایک کا تعلق ایکریمیا سے ہے دوسرے کا افریقہ سے ——— اسی طرح باقی لوگ بھی مختلف ملکوں کے شہری [illegible] عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کیا ——— کیا کہہ رہے ہو [illegible] کہ غیر ملکیوں کو سیکرٹ سروس کا ممبر بنایا جاتا ہے" ——— روزی [illegible] چونکتے ہوئے کہا۔

"مس روزی! ——— آپ شاید پہلی بار پاکیشیا آئی ہیں ——— آپ کو علم نہیں کہ یہاں تو سارے کام غیر ملکیوں سے کرائے جاتے ہیں ——— یہاں سڑکیں، ڈیم بڑی عمارتیں ——— بڑے کارخانے۔ سب غیر ملکیوں کے ڈیزائن کردہ اور غیر ملکیوں کے تعمیر کردہ ہیں" ——— عمران نے جواب دیا اور روزی نے سر ہلا دیا۔

تھوڑی دیر بعد عمران کی کار میزان کالونی میں داخل ہوئی اور چند لمحوں بعد وہ کوٹھی نمبر اٹھارہ کے پھاٹک کے سامنے کار روک چکا تھا۔

"میں تالا کھولتی ہوں" ——— روزی نے کہا اور نیچے اتر کر پھاٹک کی طرف بڑھ گئی۔ گیٹ پر واقعی تالا پڑا ہوا تھا۔ اس نے تالا کھولا اور پھر دھکیل کر پھاٹک کھول دیا۔ اسی لمحے عمران کی کار کے پیچھے ایک بحری جہاز جتنی لمبی چوڑی بارہ سلنڈر سیاہ رنگ کی کار آکر ایک جھٹکے سے رکی۔

"یہ جوزف اور جوانا ہیں" ——— عمران نے کھڑکی سے سر باہر نکال کر روزی سے کہا جو بڑی حیرت بھری نظروں سے اس کار اور اس کے اندر بیٹھے ہوئے دیوہیکل حبشیوں کو دیکھ رہی تھی۔

"اوہ ——— اچھا ٹھیک ہے" ——— روزی نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے

کہا اور جلدی سے آکر دوبارہ کار میں بیٹھ گئی۔ عمران کار اندر لیتا گیا۔ جوانا کی کار بھی اس کے پیچھے ہی اندر آگئی۔ دونوں کاریں کوٹھی کے بڑے پورچ میں رک گئیں۔ عمران دروازہ کھول کر نیچے اترا۔ روزی بھی نیچے اتر آئی۔ اسی لمحے جوزف اور جوانا بھی کار سے باہر آگئے اور ان کی جسامت دیکھ کر روزی کی آنکھوں میں خوف کے تاثرات ابھر آئے۔

"جوزف! ——— یہ ہیں مس روزی ——— اور مس روزی! ——— یہ جوزف ہیں پاکیشیا سیکرٹ سروس کے سیکنڈ چیف ——— اور یہ سیکرٹ سروس کے ممبر ہیں مسٹر جوانا ——— مس روزی کا تعلق ایکریمیا کی بلیک ایجنسی سے ہے" ——— عمران نے باقاعدہ تعارف کی رسم ادا کرتے ہوئے کہا۔

"بلیک ایجنسی ——— اوہ اچھا" ——— جوانا نے چونک کر کہا اور پھر خاموش ہو گیا۔

"آیئے! ——— اندر بیٹھتے ہیں" ——— روزی نے کہا۔ جوانا کے بلیک ایجنسی کے فقرے پر چونکنے کے بعد اس کے چہرے پر اطمینان کے آثار نمودار ہو گئے تھے اور عمران مسکرا دیا۔

"آپ لوگ بیٹھیں ——— میں پھاٹک بند کر کے آتا ہوں" ——— عمران نے کہا اور تیزی سے واپس پھاٹک کی طرف بڑھ گیا۔

"آپ دونوں کو دیکھ کر تو مجھے یہ احساس ہو رہا ہے کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس شاید باکسروں کی ٹیم ہے" ——— روزی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"باکسنگ بھی کر لیتے ہیں ہم، ضرورت پڑنے پر" ——— جوانا نے مسکراتے ہوئے جواب دیا جبکہ جوزف خاموش کھڑا تھا۔ البتہ اس کے منہ میں اس کا مخصوص لولی پوپ موجود تھا جس کی فولادی ڈنڈی ہونٹوں کے ایک

کنارے سے باہر نکلی ہوئی تھی۔

"یہ آپ کے منہ میں کیا ہے" ——— روزی کو شاید پہلی بار اس کا احساس ہوا تھا۔

"لولی پوپ" ——— جوزف نے جواب دیا۔ اب اُسے لولی پوپ منہ میں رکھے ہوئے بات کرنے کی پوری طرح پریکٹس ہو چکی تھی۔

"لولی پوپ ——— کیا مطلب! ——— کیا آپ بچے ہیں" ——— روزی نے حیرت سے آنکھیں پھاڑتے ہوئے کہا۔

"یہ ان کی عادت میں شامل ہے" ——— جوانا نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"ارے آپ ابھی تک یہیں کھڑے ہیں۔ آیئے" ——— عمران نے پھاٹک بند کر کے واپس آتے ہوئے کہا اور پھر روزی انہیں لے کر ایک بڑے کمرے میں آ گئی جہاں صوفے موجود تھے۔

"مجھے اب تک یقین نہیں آ رہا کہ جس سیکرٹ سروس کی دھوم پوری دنیا میں ہے اس کے آپ ممبر ہیں" ——— روزی نے صوفے پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"آپ کو یقین کیسے آئے گا" ——— عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اس صورت میں آئے گا کہ جب مسٹر جوزف بتائیں گے کہ انہوں نے ریڈ گارڈ مشن کی فلم کہاں، کب اور کیسے تبدیل کی" ——— روزی نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"لیکن مس روزی! ——— یہ تو بزنس سیکرٹ ہے اور کوئی بھی اچھا بزنس مین اپنا سیکرٹ نہیں بتایا کرتا" ——— عمران نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا۔

لیکن اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی، اچانک کمرے کی دائیں طرف

کی دیوار سرر کی تیز آواز کے ساتھ ہٹی اور چار مشین گنوں سے مسلح افراد سامنے آ گئے۔ اسی لمحے دروازے پر بھی ایک لمبا تڑنگا نوجوان نمودار ہو گیا۔ اس کے ہاتھ میں بھی مشین گن تھی۔

"خبردار! اگر کسی نے حرکت کی ——— روزی! تم ایک طرف ہو جاؤ ——— میں دیکھتا ہوں کہ یہ کیسے نہیں بتاتے" ——— اس نوجوان نے بڑے کڑکدار لہجے میں کہا۔ اور روزی بجلی کی سی تیزی سے اٹھی اور ان چاروں مسلح افراد کے ساتھ کھڑی ہو گئی۔ اب اس کے ہاتھ میں بھی ریوالور چمک رہا تھا۔

"کیا یہی ڈان صاحب ہیں تمہارے ساتھی" ——— عمران نے اسی طرح بڑے مطمئن لہجے میں اس نوجوان کی طرف سر کا اشارہ کرتے ہوئے روزی سے پوچھا۔ جوزف اور جوانا بھی اسی طرح مطمئن انداز میں بیٹھے ہوئے تھے۔ ان کے چہروں پر ذرا برابر بھی خوف کے آثار نہ تھے۔

"ہاں! ——— میرا نام ڈان ہے ——— روزی نے واقعی کارنامہ سرانجام دیا ہے کہ نہ صرف تمہیں چکر دے کر یہاں لے آئی ہے بلکہ سیکرٹ سروس کے سیکنڈ چیف اور ممبر کو بھی یہاں لے آنے میں کامیاب ہو گئی ہے۔ ورنہ پہلے مجھے ایک فیصد بھی یقین نہ تھا کہ یہ اپنے مشن میں اس قدر کامیاب رہے گی" ——— ڈان نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"یہ عمران تو واقعی احمق ہے ڈان! ——— میں نے ذرا سا اسے پچکار دیا تو یہ دُم ہلاتا ہوا میرے ساتھ آ گیا ——— تم نے چیک کر لیا کہ اس کے اور ساتھی تو باہر نہیں ہیں" ——— روزی نے کہا۔

"میں نے چیک کر لیا ہے اور کوئی نہیں ہے ——— اور اب ان کی قبریں اسی کوٹھی میں بنیں گی" ——— ڈان نے کہا۔

"اوہ! ــــ مگر ہم تو خیرسگالی کے جذبے کے تحت یہاں اکٹھے ہوئے تھے ــــ ویسے مس روزی نے تو مجھے بتایا تھا کہ تم ناراض ہو کر واپس چلے گئے ہو" ــــ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"میں مشن مکمل کئے بغیر کیسے واپس جا سکتا تھا علی عمران ــــ اور مشن مکمل کرنے کے لئے مجھے تم سے پوچھ گچھ کی ضرورت پڑ گئی۔ چنانچہ روزی نے موجودہ پلان سامنے رکھ دیا ــــ لیکن میں نے اس کی مخالفت کی کیونکہ مجھے ایک فیصد بھی اس کی کامیابی کا امکان نہ تھا۔ لیکن روزی اڑ گئی تو میں نے اسے اجازت دے دی ــــ لیکن میں حیران ہوں کہ تم سب تو واقعی احمقوں کا ایک ٹولہ ہو ــــ سوچے سمجھے بغیر یہاں اس طرح آ گئے ہو، جیسے روزی نے تمہیں دوستانہ دعوت پر بلایا ہو ــــ میں حیران ہوں کہ آخر کیوں باس تمہاری اس قدر تعریفیں کرتا رہتا ہے اور تمہاری اس قدر شہرت کیوں ہے" ــــ ڈان نے منہ بناتے ہوئے بڑے حقارت آمیز لہجے میں کہا۔

"اصل بات یہ ہے کہ ہم مشرقی لوگ عورتوں کا بڑا احترام کرتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ ہم نے روزی کا احترام کیا اور یہاں آ گئے ــــ لیکن تم مجھ سے کیا پوچھنا چاہتے ہو ــــ اگر تم ریڈ گارڈ کے بارے میں معلوم کرنا چاہتے ہو تو وہ تو سیکرٹ سروس کے چیف کی تحویل میں ہے۔ اس تک تو ہم میں سے کسی کی پہنچ نہیں ہو سکتی" ــــ عمران نے کہا۔

"وہ بعد کی بات ہے ــــ تم مجھے صرف اتنا بتا دو کہ اصل ڈاکٹر ہاشم آجکل کونسی لیبارٹری میں کام کر رہا ہے ــــ مجھے معلوم ہوا ہے کہ صرف سیکرٹ سروس کو ہی علم ہوتا ہے کہ اصل ڈاکٹر ہاشم کہاں ہے جبکہ اس

کے ہمشکل بیک وقت کئی لیبارٹریوں میں موجود رہتے ہیں" ــــ ڈان نے کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

"اوہ! بس اتنی بات کے لئے تم نے اس قدر محنت کی ــــ یہ کونسا مشکل کام تھا۔ مس روزی ہی پوچھ لیتی تو میں بتا دیتا۔ بلکہ اگر یہ کہتیں تو میں فون پر ان سے بات بھی کرا دیتا ــــ لیکن تم نے ڈاکٹر ہاشم سے کیا لینا۔ کیا کوئی سائنسی پرابلم ہے" ــــ عمران نے ہنستے ہوئے کہا۔

"میں نے اسے گولی سے اڑانا ہے" ــــ ڈان نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"کیا تم دونوں واقعی بلیک ایجنسی کے ایجنٹ ہو" ــــ عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"کیوں ــــ تم کیوں پوچھ رہے ہو" ــــ؟ ڈان نے چونک کر پوچھا۔

"اس لئے مسٹر ڈان ــــ یا جو بھی تمہارا نام ہو ــــ کوئی بھی سیکرٹ ایجنٹ اس طرح کے احمقانہ اقدام نہیں کرتا، جس طرح تم دونوں کر رہے ہو ــــ اور اگر تم دونوں واقعی بلیک ایجنسی سے متعلق ہو تو پھر مجھے اجازت دو کہ میں پہلے ایکریمیا کے اعلیٰ حکام کے ذہنوں پر فاتحہ خوانی کر لوں جنہوں نے تم جیسے احمقوں کو سیکرٹ ایجنٹ بنا کر اس پیشے کی ہی توہین کرنے کی کوشش کی ہے" ــــ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"تو تم ہمیں سیکرٹ ایجنٹ ہی نہیں مان رہے ــــ بہت خوب" ــــ ڈان نے طنزیہ انداز میں ہنستے ہوئے کہا۔

"تو کیا تم واقعی سیکرٹ ایجنٹ ہو" ــــ؟ عمران نے پوچھا۔

"مس روزی! ــــ اب بولو کیا کریں ــــ یہ تو ہمیں سرے سے ایجنٹ

ہی تسلیم نہیں کر رہا" ـــــ ڈان نے ان چار مسلح افراد کے ساتھ کھڑی ہوئی روزی سے مخاطب ہو کر کہا۔

"میرا خیال ہے کہ ہمیں مشن چھوڑ کر واپس چلا جانا چاہیئے ـــــ باس سے معذرت کر لیں گے" ـــــ روزی نے کہا۔

"ہاں ـــــ واقعی اب تو یہی ہو سکتا ہے ـــــ کیا خیال ہے مسٹر عمران! چلے جائیں واپس" ـــــ ڈان نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ارے اتنی جلدی کی بھی کیا ضرورت ہے ـــــ اب یہاں آئے ہی ہو تو کچھ دن مجھے بھی شرف میزبانی بخش دو" ـــــ عمران نے جواب دیا۔

"نہیں ڈان! ـــــ اب ہمارا یہاں رکنا ہی فضول ہے۔ جہاں آدمی کی حیثیت ہی تسلیم نہ ہو رہی ہو، وہاں رک کر سوائے شرمندگی کے اور کیا ہو سکتا ہے" ـــــ روزی نے کہا۔

"او کے ـــــ جیسے تم کہو" ـــــ ڈان نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے بجلی کی سی تیزی سے دروازے کے باہر چھلانگ لگا دی اور اسی لمحے سرر کی آواز دوسری طرف سے بھی سنائی دی اور عمران، جوزف اور جوانا تینوں یہ دیکھ کر حیران رہ گئے کہ روزی اور وہ چاروں افراد بھی اس دیوار کے پیچھے غائب ہو چکے تھے۔

"یہ کیا ہو رہا ہے ماسٹر" ـــــ جوانا کے لہجے میں بے پناہ حیرت تھی۔

"سٹیج ڈرامہ" ـــــ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا اور صوفے سے اٹھ کر دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ جوزف اور جوانا بھی اس کے پیچھے ہی باہر آ گئے اور پھر تھوڑی دیر بعد جوزف اور جوانا دونوں نے اس کوٹھی کا چپہ چپہ چھان مارا لیکن وہاں نہ ڈان تھا، نہ روزی اور نہ ہی وہ مسلح افراد ـــــ

س پورچ میں عمران اور جوانا کی کاریں موجود تھیں۔ پھاٹک بھی اندر سے بند تھا۔ یوں لگتا تھا جیسے انہیں زمین نگل گئی ہو یا آسمان کھا گیا ہو۔

"کم از کم چائے تو پلوا دیتی ـــــ سوکھے منہ ہی ٹرخا دیا" ـــــ عمران نے اپنی کار کی طرف بڑھتے ہوئے کہا اور تھوڑی دیر بعد دونوں کاریں اس کوٹھی سے نکل کر رانا ہاؤس کی طرف بڑھی جا رہی تھیں لیکن عمران کا ذہن واقعی قلابازیاں کھا رہا تھا۔ اس نے کار کے اندر بیٹھنے سے پہلے ڈیش بورڈ میں موجود جدید ترین گائیگر سے پہلے دونوں کاروں کو اچھی طرح چیک کر لیا تھا۔ لیکن کاروں میں کسی قسم کا کوئی ڈکٹا فون یا اس قبیل کی کوئی اور چیز موجود نہ تھی اور اب حقیقت میں اسے اس سارے ڈرامے پر حیرت ہو رہی تھی۔ پہلے پہلے تو اس نے یہی سمجھا تھا کہ روزی اس کو چکر دے کر اس سے سیکرٹ سروس کے ممبران کا اتہ پتہ پوچھنا چاہتی ہے۔ پھر جب ڈان اور اس کے ساتھی نمودار ہوئے تو عمران یہ سمجھا کہ اس طرح وہ انہیں ٹریپ کر کے اس سے پوچھ گچھ کرنا چاہتے ہیں لیکن جب ڈان نے احمقوں کی سی باتیں کرنا شروع کر دیں تو عمران کو ایک اور شک پڑ گیا کہ یہ روزی اور ڈان اصل نہیں ہیں اور یہ کھیل کسی خاص مقصد کے لئے کھیلا جا رہا ہے۔ لیکن جب کاروں کی چیکنگ کے باوجود کوئی بات سامنے نہ آئی تو حقیقت میں عمران کا ذہن چکرا گیا اور اب اسے واقعی اس سارے کھیل یا ڈرامے کا کوئی سر پیر ہی سمجھ نہ آ رہا تھا لیکن اس کی چھٹی حس بار بار سائرن بجا رہی تھی کہ کچھ نہ کچھ ہوا ضرور ہے۔ اس بظاہر احمقانہ ڈرامے کے پیچھے کوئی گہرا مقصد ہے لیکن وہ کیا مقصد ہو سکتا ہے، یہی بات اس کی سمجھ میں نہ آ رہی تھی۔

تھوڑی دیر بعد وہ، جوزف اور جوانا سمیت رانا ہاؤس پہنچ گیا۔ جوزف نے اس کی کوڈ گفتگو سمجھتے ہوئے بڑے خوبصورت انداز میں سچویشن کو ڈیل کیا تھا لیکن حقیقت یہ تھی کہ اب خود اس سے یہ سچویشن ڈیل نہ ہو رہی تھی۔ اور ابھی اُسے رانا ہاؤس پہنچے چند ہی لمحے گزرے ہوں گے کہ ٹیلیفون کی گھنٹی بج اٹھی۔

"رانا ہاؤس" ——— جوزف نے آگے بڑھ کر رسیور اٹھاتے ہوئے کہا۔

"عمران سے بات کراؤ جوزف" ——— دوسری طرف سے روزی کی مسکراتی ہوئی آواز سنائی دی اور عمران نے ہاتھ بڑھا کر جوزف سے رسیور لے لیا۔

"مس روزی! ——— آپ سے اتنی بے مروتی کی اُمید نہ تھی۔ دعوت نہ کھلائیں، کم از کم گھر آئے مہمانوں کو ایک کپ چائے تو پلا دیتیں" ——— عمران نے رسیور لے کر مصنوعی غصے کا اظہار کرتے ہوئے کہا اور دوسری طرف سے روزی کے مترنم قہقہے سے رسیور گونج اٹھا۔

"سوری علی عمران! ——— اس وقت ہمیں واپسی کی جلدی تھی بہرحال دعوت اُدھار رہی۔ ویسے میں نے تمہارا شکریہ ادا کرنے کے لئے فون کیا ہے کہ تم نے ہماری ایک بہت بڑی مشکل حل کر دی ہے ——— ورنہ ہم پوری رات سر پٹختے رہتے کہ اس مشکل کو کیسے حل کیا جائے ——— تم اس ساری صورت حال پر حیران تو ہو گے ——— چلو میں تمہاری حیرت دُور کر دوں ——— ڈان اور میں واقعی ایک اہم مشن پر کام کر رہے ہیں۔ لیکن اس مشن کی تکمیل کے دوران ہمیں معلوم ہوا کہ مشن اس وقت تک مکمل نہیں ہو سکتا جب تک علی عمران کی اصل آواز میں مخصوص الفاظ کا ہولوکن

ریکارڈ نہ تیار کیا جائے ——— ہولوکن ریکارڈ کے متعلق اگر تم نہ جانتے ہو تو مختصر طور پر بتا دوں کہ جدید ترین کمپیوٹر مشینری کے ذریعے آواز کی صوتی لہروں کو سائنسی طور پر ایک ریکارڈ میں اس طرح جذب کیا جاتا ہے کہ اس ریکارڈ کی مدد سے ایک مخصوص ڈیفنس سرکٹ کو اوپن کیا جا سکتا ہے۔ لیکن اب مسئلہ یہ تھا کہ تمہیں آخر کس طرح ہولوکن ریکارڈر کے قریب لے جایا جائے اور پھر تم خصوصی باتیں بھی عام لہجے میں کرو کہ اس سے ہماری مرضی کا ہولوکن ریکارڈ تیار ہو جائے ——— اس پر میں نے ڈان کے سامنے یہ پلان رکھا۔ پہلے تو ڈان مانتا نہ تھا لیکن پھر میرے اصرار پر وہ مان گیا ——— جس کمرے میں تم اپنے ان دو حبشی ساتھیوں کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے اس کمرے کے نیچے تہہ خانے میں ہم نے ہولوکن ریکارڈر آن کر رکھا تھا ——— یہ ریکارڈر چونکہ خاصی جگہ گھیرتا ہے اس لئے ہم اسے سامنے نہ لا سکتے تھے۔ چنانچہ تم سے خصوصی گفتگو ہوتی رہی اور ہولوکن ریکارڈ تیار ہوتا گیا ——— جب ریکارڈر نے تکمیل کا خصوصی کاشن دیا تو ہم فوری طور پر ان تہہ خانوں میں منتقل ہو گئے اور تمہاری کاریں جب باہر نکل گئیں تو ہم بھی اس ریکارڈر سمیت وہاں سے شفٹ ہو گئے ——— اب تم سوچ رہے ہو گے کہ آخر ہم نے تمہیں وہاں ہلاک کیوں نہیں کیا۔ تو اس کی بھی خاص وجہ تھی کہ فائرنگ کی آوازیں تیار شدہ ہولوکن ریکارڈ کو ضائع کر دیتیں ——— بہرحال یہ ہمارے لئے کوئی مسئلہ نہیں ہے۔ ایسا تو کسی بھی وقت ہو سکتا ہے ——— اور یہ بھی بتا دوں کہ تمہاری فائل میں جوزف اور جوانا کے متعلق بھی اندراجات موجود تھے کہ یہ دونوں کون ہیں اس لئے تم یہ نہ سمجھنا کہ ہم واقعی انہیں سیکرٹ سروس کے ممبر سمجھتے رہیں گے۔ اب

ہمارا مشن تقریباً تکمیل کے قریب ہے اس لئے اب آئندہ ملاقات اس مشن کی تکمیل کے بعد ہی ہوگی۔ تب تک کے لئے اجازت ــــ ویسے میں یہ بھی بتا دوں کہ تم واقعی مجھے اچھے لگے ہو"ــــ روزی نے ہنستے ہوئے کہا۔

"واہ!ــ بس یہی آخری فقرہ ہی تم نے کام کا کہا ہے مس روزی! ویسے میں تمہارا بے حد مشکور ہوں کہ تم نے پیچیدہ قسم کی سائنسی اصطلاحات استعمال کر کے کم از کم میری حیرت تو دُور کر دی ہے ــــ اگر میری آواز سے تمہارا کوئی مسئلہ حل ہو جاتا ہے تو یہ واقعی میرے لئے انتہائی خوش نصیبی کی بات ہوگی ــــ میں تمہارے مشن کی تکمیل کے لئے دُعا کرتا رہوں گا ــــ ڈان کو میرا سلام دے دینا۔ اور ــــ" عمران نے ابھی بات مکمل نہ کی تھی کہ دوسری طرف سے ریسیور رکھ دیا گیا اور عمران نے منہ بناتے ہوئے ہاتھ بڑھا کر کریڈل دبا دیا۔ اب اس کے چہرے پر اطمینان کے آثار موجود تھے کیونکہ اس حیرت انگیز ڈرامے کی اصل وجہ سامنے آگئی تھی اور وہ سوچ رہا تھا کہ مس روزی واقعی اس کی توقع سے کہیں زیادہ ذہین عورت ثابت ہوئی ہے۔ اس نے تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"یس"ــ چند لمحوں بعد ایک نامانوس سی آواز سنائی دی۔

"سر داور سے بات کرائیں ــــ میں علی عمران بول رہا ہوں"ــــ عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"اوہ یس سر ــ ہولڈ آن کیجئے"ــــ دوسری طرف سے جواب دیا گیا اور پھر چند لمحوں بعد سر داور کی مخصوص آواز ریسیور پر سنائی دی۔

"داور بول رہا ہوں عمران بیٹے!ــ خیریت"ــــ سر داور کے لہجے میں حیرت کی جھلکیاں موجود تھیں۔

"سر داور!ــ سپیشل لیبارٹری کے سیکنڈ وے میں ٹی۔ ایف ڈیفنس سرکٹ نصب کیا گیا تھا ــــ کیا آپ بتا سکتے ہیں کہ اس کی تفصیلات کا کس کس کو علم ہے"ــــ عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں پوچھا۔

"اوہ!ــ کیوں۔ خیریت"ــــ سر داور نے چونک کر پوچھا۔

"ہاں!ــ ایک اہم پرابلم سامنے آیا ہے۔ اس لئے پوچھ رہا ہوں" عمران نے جواب دیا۔

"اس میں پوچھنے کی کیا بات ہے۔ اس کا علم سوائے میرے، تمہارے اور ڈاکٹر ہاشم کے اور کسی فرد کو نہیں ہے ــ تم جانتے تو ہو"ــــ سر داور نے جواب دیا۔

"اس کی آپ نے لازماً کوئی فائل بھی بنائی ہوگی"ــــ عمران نے چند لمحے رُک کر پوچھا۔

"ہاں!ــ بنائی تو ہے اور وہ میرے ذاتی ریکارڈ رُوم میں ہے۔ لیکن کیا بات ہے ــــ تم کیوں پوچھ رہے ہو"ــــ سر داور کے لہجے میں اب قدرے غصہ ظاہر ہو گیا تھا۔

"سر داور!ــ ایکریمیا کے چند خصوصی ایجنٹ شاید ڈاکٹر ہاشم کے خلاف کسی مشن میں مصروف ہیں اور مجھے اطلاع ملی ہے کہ انہیں اس ڈیفنس سرکٹ کی تفصیلات کا علم ہو گیا ہے۔ اس لئے پوچھ رہا ہوں۔ آپ ذرا اس فائل کو چیک کریں کہ کیا وہ موجود ہے"ــــ عمران نے کہا۔

"اوہ!ــ یہ کیسے ہو سکتا ہے ــــ اس کے بارے میں تو کسی چوتھے آدمی کو علم ہو نہیں سکتا ــــ ویسے میں چیک کر لیتا ہوں۔ ہولڈ کرو" دوسری طرف سے سر داور کی حیرت سے پُر آواز سنائی دی اور اس کے

ساتھ ہی لائن خاموش ہوگئی۔ عمران کے ہونٹ بھینچ گئے اور پیشانی پر شکنیں نمودار ہوگئیں۔

"ہیلو عمران بیٹے!۔۔۔ فائل موجود ہے"۔۔۔ چند لمحوں بعد ہی سرداور کی آواز سنائی دی۔

"فائل موجود ہے۔۔۔ اچھا یہ بتائیں کہ یہ سرکٹ آپ نے کس کے ذریعے منگوایا تھا۔۔۔ آیا تو یہ ایکریمیا سے تھا شاید"۔۔۔ عمران نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"ہاں!۔۔۔ ظاہر ہے۔ یہاں تو تیار نہیں ہوتا۔۔۔ اور خصوصی آرڈر پر تیار کرایا گیا تھا۔۔۔ ایک منٹ ٹھہرو۔ میں فائل یہیں لے آتا ہوں"۔ سرداور نے کہا اور ایک بار پھر لائن پر خاموشی چھا گئی۔

"عمران بیٹے!۔۔۔ فائل کے مطابق یہ سرکٹ مورسن کمپنی کے ذریعے امپورٹ کیا گیا ہے۔۔۔ مورسن کمپنی ایسے ہی سائنسی آلات امپورٹ کرنے کا کام کرتی ہے اور انتہائی با اعتماد کمپنی ہے۔ خاصے طویل عرصے سے ہمارے ساتھ کام کر رہی ہے"۔۔۔ سرداور نے کہا۔

"اس کا دفتر کہاں ہے"۔۔۔؟ عمران نے پوچھا۔

"اس کا دفتر قاسم روڈ پر ہے مورسن پلازہ میں۔۔۔ لیکن مسئلہ کیا ہے۔ کچھ تفصیل تو بتاؤ۔۔۔ تم نے تو مجھے پریشان کر دیا ہے"۔۔۔ سرداور نے کہا۔

"بتایا تو ہے سرداور!۔۔۔ کہ مجھے اطلاع ملی ہے کہ اس سرکٹ کی تفصیلات ایکریمین ایجنٹوں تک پہنچی ہیں۔۔۔ اور انہیں یہ بھی علم ہے کہ اس سرکٹ کا اوپن کوڈ میری آواز میں تیار کیا گیا ہے۔ حالانکہ

یہ بات میرے خیال میں میرے۔ آپ اور ڈاکٹر ہاشم کے علاوہ اور کسی کو نہیں معلوم"۔۔۔ عمران نے کہا۔

"بالکل ٹھیک خیال ہے۔۔۔ تم نے خود ہی تو یہ تجویز پیش کی تھی کہ اس کا اوپن سرکٹ تمہاری آواز میں سیٹ کیا جائے۔ اس طرح یہ ہر لحاظ سے محفوظ ہو جائے گی۔۔۔ اور مجھے اور ڈاکٹر ہاشم کو تمہاری یہ تجویز پسند آئی تھی"۔۔۔ سرداور نے کہا۔

"اس کے باوجود ان ایجنٹوں کو اس کا علم ہو گیا ہے۔۔۔ آپ یہ بتائیں کہ اس کی تنصیب کے دوران ایکریمیا کا کوئی سائنسدان تو ساتھ نہ آیا تھا۔ کیونکہ تنصیب میرے سامنے نہ ہوئی تھی"۔۔۔ عمران نے کہا۔

"نہیں۔۔۔ تنصیب میں نے اور ڈاکٹر ہاشم نے خود ہی کی تھی۔ اگر ہم کسی اور کو ساتھ شامل کرتے تو پھر یہ راز ہی نہ رہتا۔۔۔ اوہ ٹھہرو۔۔۔ مجھے یاد آ رہا ہے کہ اس تنصیب کے دوران اس کا ایک اہم پرزہ ٹوٹ گیا تھا اور ہمیں یہ پرزہ خصوصی آرڈر کے تحت منگوانا پڑا تھا اور اس پرزے کی تفصیلات معلوم کرنے کے لئے مورسن کمپنی نے ایکریمیا سے خصوصی طور پر کسی کو بلوایا تھا۔ اس نے یہ سرکٹ دیکھا تھا اور ضروری تفصیلات مجھ سے معلوم کی تھیں اور پھر واپس جا کر اس نے وہ پرزہ مورسن کمپنی کے ذریعے بھجوا دیا تھا۔۔۔ لیکن اسے یہ تو معلوم نہ ہو سکتا تھا کہ یہ اوپن کوڈ کس کی آواز میں ہے۔ کیونکہ بہرحال تم تو اس کے لئے اجنبی تھے"۔۔۔ سرداور نے کہا۔

"آپ نے اسے کوڈ سنوایا تھا"۔۔۔؟ عمران نے چونک کر پوچھا۔

"ہاں!۔۔۔ اس پرزے کو خصوصی طور پر بنانے کے لئے یہ ضروری تھا۔

ورنہ سارا سرکٹ ہی بے کار ہو جاتا اور نیا سرکٹ بھی منگوانا پڑتا اور اُسے تنصیب کرنے اور اوپن کوڈ ریکارڈ کرنے کے لئے ساری محنت دوبارہ کرنی پڑتی"۔۔۔ سرداور نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"لیکن آپ نے مجھے تو اس وقت اس بات سے آگاہ نہ کیا تھا"۔۔۔ عمران نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"میرے خیال میں تو اس کی ضرورت ہی نہ تھی"۔۔۔ سرداور نے کہا۔

"اچھا۔۔۔ بہرحال اب آپ فوری طور پر ایک کام کریں کہ ڈاکٹر ہاشم کو کہہ کر سیکنڈ وے کو ٹوٹل بلاک کرا دیں۔ کیونکہ ان ایجنٹوں نے اس سیکنڈ وے کو استعمال کرنے کا پلان بنایا ہے۔ اس لئے جب تک میں انہیں گرفتار نہ کر لوں، یہ وے مکمل طور پر بلاک رہنا چاہیئے"۔۔۔ عمران نے کہا۔

"اوہ!۔۔۔ لیکن یہ ایجنٹ کیسے اسے استعمال کر سکتے ہیں عمران!۔۔۔ جب تک تمہاری آواز میں خصوصی اوپن کوڈ اسے فیڈ نہ کیا جائے اور یہ کوڈ صرف میرے پاس ہے اور کسی اور کے پاس ہے ہی نہیں اور نہ ہو سکتا ہے۔۔۔ مجھے بھی کبھی کبھار ہی اسے استعمال کرنے کا موقع ملتا ہے۔ جب کسی اہم ترین سائنسی کام کے لئے مجھے خود ڈاکٹر ہاشم کے پاس جانا پڑتا ہے"۔۔۔ سرداور نے کہا۔

"آپ کی اطلاع کے لئے بتا دوں کہ ان ایجنٹوں نے میری آواز میں ہولوکن ریکارڈ تیار کر لیا ہے اور اس ہولوکن ریکارڈ میں انہوں نے وہ سارا کوڈ شامل کر لیا ہے جسے آپ نے اوپن کوڈ بنایا تھا۔ اس لئے اب وہ بڑے اطمینان سے اوپن کوڈ سرکٹ میں فیڈ کر کے ڈاکٹر ہاشم کے سر پر پہنچ جائیں گے"۔۔۔ عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔۔۔ اوہ۔ ویری بیڈ۔۔۔ یہ تو انتہائی خطرناک ہے۔۔۔ ٹھیک ہے۔ میں ابھی جا کر اسے خود بلاک کراتا ہوں لیکن تم ایسے خطرناک ایجنٹوں کو فوری گرفتار کر لو کیونکہ آجکل ڈاکٹر ہاشم جس پراجیکٹ پر کام کر رہے ہیں وہ ملک کے لئے انتہائی اہم ہے اور کل ہی ان کا فون آیا تھا کہ انہیں جلد ہی میری ضرورت پڑے گی۔۔۔ سیکنڈ وے بلاک ہو جانے کے بعد میں ان کے پاس نہ جا سکوں گا"۔۔۔ سرداور نے کہا۔

"آپ فکر نہ کریں۔ زیادہ سے زیادہ ایک ہفتے بعد آپ ڈاکٹر ہاشم سے گپ شپ کر رہے ہوں گے۔۔۔ خدا حافظ"۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر رسیور رکھ کر وہ کرسی سے اٹھ کھڑا ہوا۔ اس کے چہرے پر اب قدرے اطمینان کے آثار نمایاں تھے۔

"جوزف!۔۔۔ میں جا رہا ہوں اور میرے جانے کے بعد تم نے رانا ہاؤس کا مکمل حفاظتی نظام آن کر دینا ہے"۔۔۔ عمران نے جوزف سے کہا اور جوزف کے سر ہلانے پر وہ تیز تیز قدم اٹھاتا پورچ میں کھڑی اپنی کار کی طرف بڑھ گیا۔

ڈان اور روزی دونوں ایک چھوٹے سے کمرے میں کرسیوں پر بیٹھے ہوئے تھے۔ ڈان کے جسم پر سیاہ رنگ کا چست لباس تھا اور ایک سیاہ رنگ کا کمر پر لادنے والا تھیلا اس نے اپنی کرسی کے ساتھ فرش پر رکھا ہوا تھا۔ وہ بار بار کلائی پر بندھی ہوئی گھڑی میں اس طرح وقت دیکھ رہا تھا جیسے اُسے کسی کا شدت سے انتظار ہو۔

"اب تک تو ڈاکٹر جیف کی طرف سے اطلاع آجانی چاہیئے تھی"۔ ڈان نے بے چین سے لہجے میں کہا۔

"یہ اتنا آسان کام تو نہیں ہے ڈان! ——— آخر اس کام میں وقت تو لگے گا ——— لیکن اب پریشان ہونے کی کیا ضرورت ہے۔ سارا کام تو پہلے سے ہی مکمل ہو گا ——— تم نے تو صرف وہاں جانا ہے اور ریوالور کا چیمبر ڈاکٹر ہاشم کی کھوپڑی میں خالی کر کے واپس آجانا ہے" ——— روزی نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"ہاں واقعی روزی! ——— بات تو ایسی ہی ہے ——— ویسے اگر ہمیں راجر کی طرف سے ڈاکٹر جیف کی ٹپ نہ ملتی تو پھر ڈاکٹر ہاشم تک پہنچنا واقعی ایک ناممکن بات تھی" ——— ڈان نے طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"لیکن خالی ٹپ سے کیا ہوتا ہے ڈان! ——— تم نے دیکھا نہیں کہ میں نے کس قدر جامع پلاننگ کی کہ اب تمہارے راستے کی تمام دیواریں دُور ہو چکی ہیں اور تم اس قدر اہم مشن کو مکمل کرنے کے لیے اس طرح تیار بیٹھے ہو جیسے تم نے جا کر کسی گیدڑ کو توپ سے شکار کرنا ہو" ——— روزی نے مسکراتے ہوئے کہا اور ڈان قہقہہ مار کر ہنس پڑا۔

"واقعی تمہاری ذہانت کا جواب نہیں روزی! ——— تمہارا ذہن ایسے ایسے خوبصورت پلان بناتا ہے کہ بعض اوقات میں سوچتا ہوں کہ اگر تم میری ساتھی نہ ہوتی تو میں اکیلا کیا کرتا" ——— ڈان نے انتہائی پُرخلوص لہجے میں کہا۔

"نہیں ڈان! ——— اگر میں ذہانت استعمال کرتی ہوں تو تم بھی اپنی بے پناہ صلاحیتوں سے اس پلان میں رنگ بھر دیتے ہو ——— میری خالی ذہانت سے بھی مشن مکمل نہیں ہو سکتا" ——— روزی نے کہا اور ڈان بھی مسکرا دیا۔

اسی لمحے میز پر رکھے ہوئے ٹرانسمیٹر سے تیز سیٹی کی آواز نکلی اور ساتھ ہی اس پر لگا ہوا چھوٹا سا بلب تیزی سے جلنے بجھنے لگ گیا۔

"ڈاکٹر جیف کی کال آگئی" ——— ڈان نے انتہائی مسرت بھرے لہجے میں کہا اور روزی کے چہرے پر بھی کامیابی کے آثار نمایاں ہو گئے۔ ڈان نے ہاتھ بڑھا کر ٹرانسمیٹر کا بٹن آن کر دیا۔

"ہیلو ہیلو —— ڈاکٹر جیف کالنگ ۔ اوور" —— ایک تیز اور چیختی ہوئی مردانہ آواز ٹرانسمیٹر سے سنائی دی ۔

"یس —— ڈان اٹنڈنگ یو —— کال او ۔ کے ہے ناں ۔ اوور" —— ڈان نے مسرت بھرے لہجے میں کہا ۔

"سر ۔ بیڈ نیوز ہے آپ کے لئے —— سیکنڈ وے کو اچانک مکمل طور پر بلاک کر دیا گیا ہے ۔ اوور" —— دوسری طرف سے کہا گیا اور ڈان اور روزی اس طرح اچھلے جیسے ان کے پیروں تلے طاقتور بم پھٹ پڑے ہوں ۔

"کیا —— کیا کہہ رہے ہو —— کیا تم ہوش میں ہو ۔ اوور" —— ڈان نے بُری طرح چیختے ہوئے کہا ۔

"سر ۔ میں درست کہہ رہا ہوں —— میں نے تمام لائننگ ایڈجسٹ کر لی تھیں ۔ لیکن جب میں سیکنڈ وے کی انٹرنس پر پہنچا تاکہ آج کا سپیشل انٹرنس کوڈ معلوم کر کے آپ کو کال کروں اور آپ مشن مکمل کر سکیں لیکن وہاں جا کر معلوم ہوا کہ آج دوپہر کو ہی سیکنڈ وے کو مکمل طور پر بلاک کر دیا گیا ہے اور ایسا ڈاکٹر ہاشم کے خصوصی آرڈرز پر ہوا ہے —— چنانچہ مجھے واپس آنا پڑا اور اب میں آپ کو کال کر رہا ہوں ۔ کیونکہ مجھے معلوم تھا کہ آپ میری کال کے منتظر ہوں گے ۔ اوور" —— ڈاکٹر جیف نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا ۔

"کس طرح بلاک کیا گیا ہے —— ؟ کیا یہ بلاک توڑا نہیں جا سکتا ۔ اوور" —— ڈان نے بُری طرح دانت پیستے ہوئے انداز میں کہا ۔

"سوری سر —— یہ ریڈلائن بلاکنگ ہے ۔ اسے تو ایٹم بم سے بھی نہیں توڑا جا سکتا ۔ اوور" —— ڈاکٹر جیف نے جواب دیا ۔

"اوہ ! —— ویری بیڈ —— اس کا مطلب ہے کہ اب تک کی تمام محنت پر پانی پھر گیا —— اب مشن کس طرح مکمل ہو گا ۔ اوور" —— ڈان نے انتہائی مایوسانہ لہجے میں کہا ۔

"میں پوری کوشش کروں گا سر —— کوئی نہ کوئی حل نکل ہی آئے گا ۔ اوور" —— ڈاکٹر جیف نے کہا اور ڈان نے —— "اوور اینڈ آل" ۔ کہہ کر ٹرانسمیٹر آف کر دیا اس کا چہرہ مایوسی کی وجہ سے بری طرح لٹک گیا تھا ۔ روزی کی آنکھیں بھی بجھی ہوئی تھیں ۔

"یہ سب کچھ کیسے ہو گیا —— کیوں بلاک کیا گیا ہے اسے" —— ؟ روزی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا ۔

"ضرور انہیں ہمارے مشن کی اطلاع مل گئی ہے ۔ ورنہ آج تک تو اسے بلاک نہیں کیا گیا —— اب عین موقع پر کیوں بلاک کر دیا گیا ہے" ۔ ڈان نے سر ہلاتے ہوئے کہا ۔

"لیکن کس طرح اطلاع ملی ہو گی —— ایسا تو ممکن ہی نہیں" —— روزی نے سوچنے کے سے انداز میں کہا ۔

"اوہ ! —— اوہ روزی ! —— کہیں یہ حرکت عمران کی نہ ہو —— تم نے اس سے ہولوکن ریکارڈ اور ڈیفنس سرکٹ کی بات تو کی تھی" —— یکلخت ڈان نے اچھل کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا ۔

"احمق ہو گئے ہو تم —— ہولوکن ریکارڈ کے بارے میں تو اچھے اچھے سائنسدانوں کو علم نہیں ہے ۔ اس احمق کو کیسے علم ہو سکتا ہے —— اگر چیف ہماری مدد نہ کرتا تو ہمیں بھی علم نہ ہوتا" —— روزی نے منہ بناتے ہوئے کہا ۔

" روزی باس — مجھے یقین ہے کہ اس احمق کو اس کا علم تھا — تم سوچو کہ آخر انہوں نے اوپن کوڈ اس عمران کی آواز میں کیوں ریکارڈ کیا تھا — وہ کسی سائنسدان کی آواز میں بھی ریکارڈ کر سکتے تھے اور جب انہوں نے اس عمران کی آواز میں اسے ریکارڈ کیا تو لازماً انہوں نے اس کی تفصیل بھی عمران کو بتائی ہو گی" — ڈان نے کہا۔

" میرے خیال میں اس خبر نے تمہاری عقل بھی ماؤف کر دی ہے — ہولوکن ریکارڈ یکسر مختلف چیز ہے اور سرکٹ کا اوپن کوڈ ریکارڈ یکسر مختلف چیز ہے — اور پھر میں نے تو اسے سرکٹ کا کوڈ نہیں بتایا — صرف ڈیفنس سرکٹ کہہ دیا تھا۔ اس سے وہ کیا سمجھ سکتا ہے" — ؟ روزی نے کہا۔

" اوہ ! — پھر یقیناً یہی بات ہو گی — بالکل ایسا ہی ہوا ہو گا" — ڈان نے یکلخت مٹھیاں بھینچتے ہوئے کہا۔

" کیا ہوا ہو گا" — ؟ روزی نے چونک کر پوچھا۔

" ڈاکٹر جیف نے ہمیں بتایا تھا کہ اس کا علم صرف دو افراد کو ہے۔ ڈاکٹر ہاشم اور ڈاکٹر داور — اور اس سرکٹ کی تنصیب بھی ان دونوں ڈاکٹروں نے اکیلے خود کی ہے — یہ تو اس پرزے کی ڈیمانڈ کی وجہ سے خصوصی آدمی ایکریمیا سے انہیں منگوانا پڑا جو ڈاکٹر جیف کا دوست تھا اور اسی کی سفارش پر آیا تھا اور اس سے اس نے رپورٹ کی ایک کاپی بھی لے لی تھی۔ اس طرح ڈاکٹر جیف کو اس خصوصی کوڈ کا علم ہو گیا — لیکن ڈاکٹر جیف کو چونکہ یہ علم ہی نہ تھا کہ یہ آواز کس کی ہے اس لئے وہ اسے استعمال ہی نہ کر سکا — لیکن جب اس نے اس کا ذکر ہم سے کیا اور

ہم نے اس ریکارڈ کی ٹیپ سنی تو تم نے عمران کی آواز پہچان لی۔ پھر ڈاکٹر جیف نے ہولوکن ریکارڈر کے ذریعے اسے تیار کرنے کا منصوبہ بنایا اور تمہاری ذہانت کی وجہ سے کام ہو گیا" — ڈان نے تیز تیز لہجے میں کہا۔

" ان باتوں کا تو مجھے بھی علم ہے — تم وہ بات کرو جو کہنا چاہتے تھے" — روزی نے کہا۔

" عمران کی آواز میں ریکارڈ تیار ہونے کا مطلب ہے کہ عمران کا گہرا تعلق یا تو براہ راست ڈاکٹر ہاشم سے ہے — یا پھر اس ڈاکٹر داور سے۔ اور تم نے جب ان سائنسی اصطلاحات کا ذکر کیا تو لازماً عمران نے ان دونوں میں سے کسی سے رابطہ کر کے ان سے بات کی ہو گی اور ظاہر ہے وہ سائنسدان ہیں فوراً ہی ساری بات سمجھ گئے ہوں اس لئے انہوں نے فوری طور پر اس وے کو ہی بلاک کر دیا" — ڈان نے کہا اور روزی کے ہونٹ بھنچ گئے۔

" تمہاری بات درست ہے — واقعی مجھ سے حماقت ہو گئی ہے۔ میں نے تو صرف رعب جمانے کے لئے اس سے یہ باتیں کی تھیں۔ مجھے اس بات کا خیال بھی نہ آیا تھا کہ وہ کسی سائنسدان سے یہ باتیں کر کے ہماری ساری محنت ضائع کرا دے گا" — روزی نے کہا اور ڈان دوبارہ دھم سے کرسی پر بیٹھا اور اس نے دونوں ہاتھوں سے اپنا سر تھام لیا۔

" اس قدر مایوس ہونے کی ضرورت نہیں ڈان ! — اگر ایک راستہ بند ہوا ہے تو کوئی بات نہیں — کوئی اور راستہ سامنے آجائے گا" — روزی نے کہا۔

" کاش باس آجاتے۔ ورنہ مجھے تو یہ مشن بھی ناکام ہوتا نظر آرہا ہے۔

اس ملک کی آب و ہوا انجانے کس قسم کی ہے۔ یہاں ہر قدم پر ناکامی کا منہ دیکھنا پڑ رہا ہے" ـــــ ڈان نے انتہائی مایوس لہجے میں کہا۔

"ڈاکٹر جیف سے کال ملاؤ ـــــ میں اس سے ایک بات پوچھنا چاہتی ہوں" ـــــ روزی نے چند لمحے خاموش بیٹھے رہنے کے بعد اچانک چونک کر کہا۔

"اب پوچھنے کے لئے کیا رہ گیا ہے" ـــــ ڈان نے کہا۔

"تم کال تو ملاؤ" ـــــ روزی نے کہا تو ڈان نے ہاتھ بڑھا کر ڈاکٹر جیف کی مخصوص فریکوئنسی ایڈجسٹ کرنا شروع کر دی۔ فریکوئنسی ایڈجسٹ کرنے کے بعد اس نے ٹرانسمیٹر کا بٹن آن کر دیا۔ ٹرانسمیٹر کا بلب تیزی سے جلنے بجھنے لگا۔

"ہیلو ہیلو ـــــ ڈان کالنگ ڈاکٹر جیف۔ اوور" ـــــ ڈان نے بار بار فقرہ دوہرانا شروع کر دیا۔

"یس ـــــ ڈاکٹر جیف اٹنڈنگ۔ اوور" ـــــ چند لمحوں بعد جیف کی آواز ٹرانسمیٹر سے نکلی۔

"ڈاکٹر جیف! ـــــ مادام روزی سے بات کرو۔ اوور" ـــــ ڈان نے کہا۔

"یس سر۔ اوور" ـــــ دوسری طرف سے ڈاکٹر جیف نے کہا۔

"ڈاکٹر جیف! ـــــ تم نے لیبارٹری کے حفاظتی نظام کو ڈسکس کرتے وقت کہا تھا کہ ان حفاظتی انتظامات سے ڈاکٹر ہاشم کے علاوہ صرف ڈاکٹر داور واقف ہیں۔ کیونکہ ان کے مشورے سے ہی یہ فول پروف انتظامات کئے گئے ہیں ـــــ یہ ڈاکٹر داور کون ہیں۔ اوور" ـــــ روزی نے کہا۔

"ڈاکٹر سر داور پاکیشیا کے عظیم ترین سائنسدانوں میں سے ایک ہیں مادام

اور ایک خصوصی لیبارٹری کے انچارج ہیں ـــــ اسے کوڈ میں زیرو لیبارٹری کہا جاتا ہے۔ اوور" ـــــ ڈاکٹر جیف نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کیا کوئی ایسا طریقہ ہے کہ اس ڈاکٹر داور کو اغوا کیا جا سکے۔ اوور" ـــــ مادام روزی نے کہا۔

"ڈاکٹر داور کا اغوا ـــــ اوہ! آپ کھل کر بات کریں۔ آپ کیا کرنا چاہتی ہیں۔ اوور" ـــــ دوسری طرف سے ڈاکٹر جیف نے چونک کر کہا۔

"میرے ذہن میں ایک خیال آیا ہے کہ اگر ہم کسی طرح اس ڈاکٹر داور کو اس طرح اغوا کر لیں کہ کسی کو اس کا علم نہ ہو سکے اور ڈاکٹر داور پر تشدد کر کے ہم اس فول پروف حفاظتی نظام کی کسی کمزوری کو جان لیں تو یہ مشن مکمل کیا جا سکتا ہے۔ اوور" ـــــ روزی نے کہا۔

"آپ کا آئیڈیا تو اچھا ہے مادام روزی! ـــــ لیکن یہ ہے ناممکن۔ کیونکہ ڈاکٹر داور جس لیبارٹری میں کام کرتے ہیں وہاں بھی حفاظت کے انتہائی سخت انتظامات ہیں اور ڈاکٹر داور مستقل طور پر اس لیبارٹری میں ہی رہتے ہیں ـــــ البتہ ایک طریقہ ہو سکتا ہے کہ اگر کسی طرح ڈیفنس ریسرچ کونسل کے سربراہ ڈاکٹر اعظم کو اس بات پر مجبور کر دیا جائے کہ وہ ڈاکٹر داور کو اس لیبارٹری سے باہر کسی بھی خصوصی میٹنگ کے سلسلے میں بلائیں تو یہ کام ہو سکتا ہے۔ اوور" ـــــ ڈاکٹر جیف نے کہا اور ڈان اور روزی دونوں کے لٹکے ہوئے چہروں پر ایک بار پھر امید کی روشنی ابھر آئی۔

"ڈاکٹر اعظم ـــــ کیا وہ ڈاکٹر داور کو بلا سکتے ہیں۔ اوور ـــــ؟" روزی نے چونک کر پوچھا۔

"جی ہاں! ـــــ وہ ڈیفنس ریسرچ کونسل کے سربراہ ہیں اور اس حیثیت

سے وہ میٹنگز کرتے رہتے ہیں جن میں وہ جس سائنسدان کو چاہیں جہاں بھی چاہیں بلا سکتے ہیں۔ اوور" ـــــ ڈاکٹر جیف نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوہ ڈاکٹر جیف! ـــ پھر تو وہ ڈاکٹر ہاشم کو بھی بلا سکتے ہوں گے۔ اوور" ـــــ روزی کے بولنے سے پہلے ڈان نے چیخ کر انتہائی پرجوش لہجے میں کہا۔

"نہیں جناب! ـــ ڈاکٹر ہاشم کے متعلق خصوصی نوٹیفکیشن جاری کیا گیا ہے ـــ انہیں تو ان کی مرضی کے بغیر ملک کے صدر بھی نہیں بلا سکتے۔ اس نوٹیفکیشن کے تحت صرف سیکرٹ سروس کا سربراہ ایکسٹو انہیں احکامات دے سکتا ہے اور ڈاکٹر ہاشم کے لئے لازمی ہے کہ وہ ایکسٹو کے احکامات کی بلا چوں وچراں تعمیل کریں ـــ باقی وہ کسی اور کے تحت نہیں ہیں۔ اپنی مرضی سے جو چاہیں کریں۔ اوور" ـــــ ڈاکٹر جیف نے جواب دیا۔

"اوہ! ـــ اس قدر پاورز ہیں اس ڈاکٹر ہاشم کے پاس ـــ کاش! باس مجھے پہلے سیکرٹ سروس کے خلاف کام کرنے کا موقع دیتا۔ بہرحال ڈاکٹر جیف! ـــ تم ڈاکٹر اعظم کے متعلق تفصیل بتاؤ۔ اوور" ـــــ ڈان نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

"ڈاکٹر اعظم کا دفتر تو بڑی چھاؤنی کے اندر ہے۔ لیکن ان کی رہائش ملٹری آفیسرز کالونی میں ہے ـــــ ملٹری آفیسرز کالونی بڑی چھاؤنی سے کافی فاصلے پر علیحدہ بنائی گئی ہے اور وہاں سخت چیکنگ نہیں ہوتی۔ صرف گیٹ پر کار کا نمبر اور جانے والوں کے نام اور جن سے ملنا ہو، ان کا نام درج کیا جاتا ہے ـــــ اس سے زیادہ کچھ نہیں ہوتا کیونکہ بہت بڑی کالونی ہے اور وہاں رہنے والوں کے مہمان، عزیز و اقارب ہر وقت آتے

جاتے رہتے ہیں ـــــ ان کی کوٹھی اے بلاک میں ہے نمبر تھرٹی تھری ہے اوور باس! ـــ یہ بھی بتا دوں کہ ڈاکٹر اعظم غیر شادی شدہ ہیں اور صرف دو ملازمین کے ساتھ رہتے ہیں ـــ ویسے وہ انتہائی سخت مزاج اور اصول پسند آدمی ہیں۔ اوور" ـــــ ڈاکٹر جیف نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے ـــ اب ہم آسانی سے اس ڈاکٹر اعظم پر کام کر لیں گے۔ اوور اینڈ آل" ـــــ ڈان نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ہاتھ بڑھا کر ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

"ویری گڈ روزی! ـــ تم نے واقعی ایک اور آسان حل نکال دیا ہے اب دیکھنا کہ میں اس ڈاکٹر داور کے ذریعے کس طرح اس ڈاکٹر ہاشم کو اس کی پناہ گاہ سے باہر نکال کر گولی مارتا ہوں ـــــ اب یہ کام تم مجھ پر چھوڑ دو۔" ڈان نے انتہائی مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"مجھے معلوم ہے کہ تمہیں صرف لائن آف ایکشن چاہیئے اس کے بعد تم سپر جیٹ کی رفتار سے اس پر کام شروع کر دیتے ہو" ـــــ روزی نے مسکراتے ہوئے کہا اور ڈان بے اختیار قہقہہ مار کر ہنس پڑا۔

مورسن پلازہ قاسم روڈ پر دس منزلہ عظیم الشان عمارت تھی۔ اس کے نچلے حصے میں بڑی بڑی کمپنیوں کے شوروم تھے جبکہ اوپر والی منزلوں پر ان کے دفاتر تھے۔

عمران اس وقت سفید رنگ کی رولز رائس کی عقبی سیٹ پر جدید تراش کا اور انتہائی قیمتی گرم کپڑے کا سوٹ پہنے قدرے نیم دراز انداز میں بیٹھا ہوا تھا۔ اس کے گلے میں سچے موتیوں کا ہار تھا البتہ ان موتیوں کا سائز کافی بڑا تھا اور دیکھنے سے ہی اندازہ ہو جاتا تھا کہ ہار کا ایک موتی بھی شاید جیولری کی پوری دکان کی قیمت کے برابر کا ہو گا۔ کار کا سٹیئرنگ جوزف کے ہاتھ میں تھا جبکہ سائیڈ سیٹ پر جوانا بیٹھا ہوا تھا۔ ان دونوں کے جسموں پر خاکی رنگ کی یونیفارم تھی اور دونوں سائیڈوں پر چوڑی سیاہ بیلٹ سے بندھے ہوئے ہولسٹر تھے جن میں سے ریوالوروں کے خوفناک اور بھاری دستے جھانک رہے تھے۔ بیلٹ کے کلپ پر ڈھمپ ریاست کا

مخصوص نشان بنا ہوا تھا۔ اسی طرح یونیفارم کے سینے کے اوپر بھی ڈھمپ ریاست کے مخصوص نشان کا بیج موجود تھا۔ کار کے سامنے ریاست ڈھمپ کا جھنڈا لہرا رہا تھا۔ جوزف اور جوانا دونوں کے ہاتھوں پر انتہائی قیمتی سفید رنگ کے دستانے چڑھے ہوئے تھے۔ کار مورسن پلازہ کے کمپاؤنڈ گیٹ میں داخل ہو کر سیدھی مین بلڈنگ کے سامنے بنے ہوئے پورچ میں جا کر رک گئی۔ پورچ کے ساتھ برآمدے میں اس وقت ادھیڑ عمر کا ایک مرد اور ایک عورت کھڑے تھے۔ دونوں غیر ملکی تھے۔ ان کے لباس پر مورسن اینڈ کمپنی کے بیجز لگے ہوئے تھے۔ عمران نے یہاں آنے سے پہلے مورسن اینڈ کمپنی کے ڈائریکٹر جنرل سر لارنس کو سر سلطان کے ذریعے اطلاع بھجوا دی تھی کہ ریاست ڈھمپ کا پرنس کسی خاص کاروباری سلسلے میں ان سے ملنے آ رہا ہے۔ چونکہ فون سر سلطان نے کیا تھا اس لئے ظاہر ہے اب عمران کے پرنس ہونے میں سر لارنس کسی طرح بھی شک نہ کر سکتے تھے۔

کار پورچ میں رکتے ہی جوانا سب سے پہلے نیچے اترا اور اس نے بڑے مودبانہ انداز میں کار کا پچھلا دروازہ کھولا تو عمران کار سے نیچے اتر آیا۔ جوانا نے دروازہ آہستہ سے بند کیا۔ اس دوران جوزف بھی دوسری طرف سے گھوم کر آ گیا۔ عمران بڑے بے نیازانہ انداز میں ادھر ادھر دیکھ رہا تھا۔ دونوں ادھیڑ عمر مرد اور عورت تیزی سے آگے بڑھے۔

"میں ٹام انھونی ہوں پرنس! ـــــ جنرل مینجر مورسن اینڈ کمپنی ـــــ اور یہ مس مارگریٹ ہیں۔ ڈپٹی کنٹرولر ـــــ ہم آپ کے استقبال کے لئے حاضر ہوئے ہیں" ـــــ ادھیڑ عمر مرد نے تعظیم کے انداز میں سر جھکاتے ہوئے کہا۔

"سیکرٹری" ——— عمران نے جوزف سے مخاطب ہو کر کہا جو جوانا کے ساتھ اٹین شن حالت میں اس کے پیچھے اکڑا کھڑا تھا۔

"یس پرنس" ——— جوزف نے سر کو آگے کی طرف جھکاتے ہوئے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"یہ کیسا استقبال ہے سیکرٹری! ——— نہ بینڈ بج رہا ہے ——— نہ آرائشی گیٹ بنائے گئے ہیں ——— اور نہ یہاں بچے ——— پھولوں کے گلدستے اٹھائے کھڑے ہیں ——— کیا یہ ہماری توہین نہیں ہے کہ دو بوڑھے کھوسٹوں کو ہمارے استقبال کے لئے بھیج دیا گیا ہے" ——— عمران کے لہجے میں حیرت کے ساتھ ساتھ تلخی تھی۔

"پرنس! ——— ہم خیر سگالی دورے پر نہیں ——— بلکہ کاروباری دورے پر ہیں ——— اور کاروباری دورے میں استقبال اسی طرح ہوتا ہے کہ کمپنی کے معزز اور اہم افراد کو استقبال کے لئے بھیجا جاتا ہے ——— اور مسٹر ٹام انتھونی جنرل منیجر اور مس مارگریٹ ڈپٹی کنٹرولر ہیں ——— دونوں ہی معزز اور اہم افراد ہیں" ——— جوزف نے مؤدبانہ انداز میں کہا۔

"اوہ! ——— پھر تو ہمیں شکریہ ادا کرنا چاہئے ——— ہماری طرف سے شکریہ ادا کر دو" ——— عمران نے کہا۔

"میں پرنس کی طرف سے آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں" ——— جوزف نے ٹام اور مارگریٹ سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ہم بھی پرنس کے مشکور ہیں کہ انہوں نے اپنے اس کاروباری دورے کے لئے ہماری کمپنی کا انتخاب کر کے ہماری عزت افزائی کی ہے ——— ہم انہیں دعوت دیتے ہیں کہ وہ ہمارے دفاتر کا دورہ کریں" ——— ٹام انتھونی

نے بڑے رسمی سے لہجے میں کہا اور ایک طرف ہٹ گئے۔

عمران نے ٹام کی بات پر اظہار پسندیدگی کے انداز میں سر ہلایا اور پھر آگے بڑھ گیا۔ سامنے ایک لفٹ تھی جس کے ساتھ ایک باوردی لفٹ مین کھڑا تھا۔ لفٹ خاصی بڑی تھی۔ عمران کو اس لفٹ میں لے جایا گیا اور پھر وہ سب بھی لفٹ کے اندر عمران کے پیچھے کھڑے ہو گئے۔ چند لمحوں بعد لفٹ تیزی سے اوپر جانے لگی۔ چند لمحوں بعد لفٹ رکی اور دروازہ کھلا تو ایک بھاری جسم اور سفید مونچھوں والا بارعب آدمی باہر برآمدے میں کھڑا تھا۔

"میں مورسن اینڈ کمپنی کی طرف سے پرنس آف ڈھمپ کی آمد پر اظہار مسرت کے لئے حاضر ہوا ہوں ——— میرا نام لارنس ہے اور میں کمپنی کا ڈائریکٹر جنرل ہوں" ——— اس بارعب آدمی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ! ——— آپ ہیں سر لارنس ——— ہم آپ کے بے حد مشکور ہیں۔ اس لئے سیکرٹری کی بجائے آپ کا خود شکریہ ادا کرتے ہیں اور آپ کو مصافحہ کرنے کی عزت بخشتے ہیں" ——— عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور ساتھ ہی اس طرح مصافحے کے لئے ہاتھ بڑھایا جیسے سر لارنس کے ساتھ مصافحہ کر کے وہ واقعی اُسے بے پناہ عزت بخش رہا ہو۔ سر لارنس نے آگے بڑھ کر مصافحہ کیا اور پھر وہ ان سب کو ساتھ لئے ایک انتہائی شاندار دفتر میں پہنچ گئے۔ ایک طرف صوفے پر عمران بیٹھا جب کہ ایک صوفے پر لارنس اور ایک سائیڈ پر ٹام انتھونی اور مس مارگریٹ بیٹھ گئے۔ سر لارنس کے کہنے کے باوجود جوزف اور جوانا بیٹھنے کی بجائے عمران کے پیچھے چوکنے انداز میں کھڑے رہے۔ ایک خوبصورت لڑکی نے سنہرے منقش ٹرے میں مشروب لا کر عمران کو پیش کیا۔

"اب فرمائیے پرنس! ——— مورسن اینڈ کمپنی آپ کی کیا خدمت بجا لا سکتی ہے" ——— سرلارنس نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"سرلارنس! ——— ریاست ڈھمپ ایک عظیم الشان سائنسی ریسرچ لیبارٹری قائم کرنا چاہتی ہے ——— آپ نے کبھی وہ لیبارٹری دیکھی ہے جس میں پاکیشیا کے عظیم سائنسدان ڈاکٹر ہاشم کام کرتے ہیں" ——— عمران نے کہا۔

"جی ہاں پرنس! ——— دیکھی ہے۔ لیکن اس وقت جب لیبارٹری کی تنصیب کی گئی تھی اور مجھے فخر ہے کہ اس لیبارٹری کی تنصیب میں مورسن اینڈ کمپنی نے بھی حصہ لیا ہے" ——— سرلارنس نے کہا۔

"ہم اس سے بھی زیادہ شاندار لیبارٹری قائم کرنا چاہتے ہیں اور ہم چاہتے ہیں کہ اس لیبارٹری کی تمام مشینری کی سپلائی اور تنصیب کی ذمہ داری مورسن اینڈ کمپنی کے ذمے لگا دی جائے۔ کیونکہ سرداور اور ڈاکٹر ہاشم دونوں نے آپ کی کمپنی کی شہرت اور ساکھ کی تعریف کی ہے"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"میں پوری کمپنی کی طرف سے سرداور اور ڈاکٹر ہاشم جیسے عظیم سائنسدانوں کا مشکور ہوں کہ انہوں نے ہماری کمپنی کی کارکردگی کی تعریف کی ہے یہ ہماری کمپنی کے لئے بہت بڑا اعزاز ہے اور پرنس! ——— میں آپ کو بھی یقین دلاتا ہوں کہ مورسن اینڈ کمپنی ریاست ڈھمپ میں لیبارٹری کے قیام کے لئے انتہائی خلوص کے ساتھ انتھک محنت کرے گی ——— ہم آپ کے اعتماد پر یقیناً پورا اتریں گے" ——— سرلارنس نے انتہائی مسرت بھرے لہجے میں کہا۔ جب سے عمران نے اتنی بڑی لیبارٹری کے قیام کی آفر کمپنی کے لئے کی تھی سرلارنس کا چہرہ فرطِ مسرت سے تمتما اٹھا تھا۔ ظاہر ہے کروڑوں اربوں ڈالرز کی آفر تھی اور شاید اتنی بڑی آفر کمپنی کو پہلے کبھی ہوئی ہی نہ تھی۔

"سرلارنس! ——— ڈاکٹر ہاشم والی لیبارٹری کے حفاظتی انتظام کا ایک شعبہ جسے وہاں سکینڈ ڈے کہا جاتا ہے ہمیں بے حد پسند آیا ہے۔ اور ہمیں بتایا گیا ہے کہ اس کی مشینری بھی آپ کے ذریعے منگوائی گئی تھی۔ کیا اس کی فائل آپ دکھا سکتے ہیں" ——— عمران نے کہا۔

"فائل ——— سوری سر ——— دراصل رازداری کی وجہ سے ہی ایسے انتظامات کی فائلیں تیار نہیں کی جاتیں ——— یہ کمپنی کا اصول ہے" ——— سرلارنس نے کہا۔

"بہت خوب! ——— ہمیں یہ سن کر اور بھی زیادہ مسرت ہوئی ہے لیکن ہمیں بتایا گیا تھا کہ اس نظام کا ایک پرزہ خراب ہو گیا تھا جس کی تفصیلات حاصل کرنے کے لئے آپ نے ایکریمیا سے کسی ماہر کو بلوایا تھا اور اس ماہر نے کوئی رپورٹ تیار کی تھی۔ ہم وہ رپورٹ بھی دیکھنا چاہتے ہیں تاکہ ہمیں یہ معلوم ہو سکے کہ آپ کی کمپنی کا کس سطح کے ماہرین سے رابطہ ہے ——— آپ کی اطلاع کے لئے یہ بھی بتا دوں کہ ہم نے سائنس میں آکسفورڈ یونیورسٹی سے ڈاکٹریٹ انتہائی اعزاز کے ساتھ کیا ہوا ہے" ——— عمران نے کہا۔

"پرنس! ——— ہمیں یہ سن کر بے حد مسرت ہوئی ہے ——— ویسے پرنس! ——— ہماری کمپنی کا ایکریمیا کے انتہائی ماہر سائنسدانوں سے مسلسل رابطہ رہتا ہے۔ کیونکہ ہماری کمپنی کی برانچیں ایشیا کے تمام بڑے بڑے ممالک میں ہیں ——— چونکہ ہم نے کام پاکیشیا سے شروع کیا تھا اس لئے کمپنی

کا ہیڈ آفس یہاں ہے ——— جہاں تک اس رپورٹ کا تعلق ہے اس کے بارے میں تو ریکارڈ دیکھنا ہو گا ——— مسٹر ٹام ! ——— آپ ریکارڈ چیک کر کے رپورٹ لے آئیں ؟" ——— سر لارنس نے کہا اور ساتھ ہی اس نے ٹام سے بھی بات کی۔

" یس باس " ——— ٹام نے کہا اور اٹھ کر تیز تیز قدم اٹھاتا دفتر سے باہر چلا گیا۔

" آپ ہماری لیبارٹری کی فیزی بلٹی رپورٹ کی تیاری کے لئے کس ماہر سے رابطہ قائم کریں گے۔ کیونکہ ہمارے خیال کے مطابق کسی بھی لیبارٹری کی کامیابی کی بنیاد یہی رپورٹ ہوتی ہے " ——— عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" پرنس ! ——— آپ نے بالکل درست فرمایا ہے اور آپ کی یہی بات واضح کرتی ہے کہ آپ ان معاملات میں بے پناہ ذہانت کے حامل ہیں۔ فیزی بلٹی رپورٹ واقعی لیبارٹری کی بنیاد ہوتی ہے ——— ویسے تو ایکریمیا میں اس کے دو بڑے ماہر ہیں لیکن ایک ماہر یہاں پاکیشیا میں بھی ہیں اور ڈاکٹر ہاشم کی لیبارٹری کی فیزی بلٹی رپورٹ بھی انہی کی تیار کردہ ہے وہ اس کام میں بے پناہ مہارت رکھتے ہیں ——— ان کا نام ڈاکٹر جیف آرنلڈ ہے۔ سائنسی مشینری کے بہت بڑے ماہر ہیں اور ان کی خدمات باقاعدہ حکومت پاکیشیا نے حاصل کر رکھی ہیں " ——— سر لارنس نے کہا۔

" اچھا ——— کس عہدے کے لئے " ——— ؟ عمران نے چونک کر پوچھا۔

" وہ اس وقت چیف ڈیفنس سپروائزر ہیں ——— ان کا کام سائنسی لیبارٹریوں کی جنرل چیکنگ اور مینٹیننس ہے۔ وہ ڈیفنس سیکرٹری سر راشد

کے ماتحت ہیں۔ ان کا دفتر نیشنل لیبارٹری میں ہے " ——— سر لارنس نے جواب دیا۔ اور عمران نے سر ہلا دیا۔

اسی لمحے ٹام اندر داخل ہوا۔ اس کے ہاتھ میں ایک فائل تھی اس نے بڑے ادب سے یہ فائل سر لارنس کی طرف بڑھا دی۔ سر لارنس نے فائل کھولی اور اسے دیکھنے لگے۔

" پرنس ! ——— اس پرزے کے لئے ایکریمیا کے ماہر ڈاکٹر وائٹ آئے تھے اور ان کی سفارش بھی ڈاکٹر جیف آرنلڈ نے کی تھی ——— یہ دیکھئے، اس رپورٹ میں ان کی سفارش کا لیٹر بھی موجود ہے رپورٹ کے ساتھ " ——— سر لارنس نے اٹھ کر بڑے مؤدبانہ انداز میں فائل عمران کو دیتے ہوئے کہا۔

" شکریہ " ——— عمران نے کہا اور فائل لے کر اس نے کھولی اور اس کے مطالعے میں مصروف ہو گیا۔

" اوہ ! ——— اس میں ڈاکٹر وائٹ صاحب نے تو یہ بھی درج کیا ہے کہ اس رپورٹ کی ایک کاپی ڈاکٹر جیف آرنلڈ صاحب کو ان کے ریکارڈ کے لئے بھی دی جا رہی ہے " ——— عمران نے چونک کر کہا۔

" دی ہو گی سر ——— ظاہر ہے وہ انتہائی ذمہ دار افسر ہیں " ——— سر لارنس نے کہا۔

" او۔ کے سر لارنس ! ——— اب یہ بات تو طے ہو گئی کہ اس لیبارٹری کی تنصیب آپ کی کمپنی کرے گی آپ کو اس سلسلے میں باقاعدہ لیٹر بھی ریاست ڈھمپ سے جاری کر دیا جائے گا ——— فیزی بلٹی رپورٹ کی تیاری کے معاملے میں سر ہاشم اور سر داور سے باقاعدہ ڈسکس کی جائے گی۔ اس کے بعد جیسے وہ سفارش کریں گے ویسے ہی ہو گا " ——— عمران نے

فائل ایک طرف رکھ کر اٹھتے ہوئے کہا اور سر لارنس، ٹام اور مس مارگریٹ بھی اٹھ کھڑے ہوئے۔ ان تینوں کے چہرے مسرت سے کھل اٹھے تھے۔

"بے حد شکریہ پرنس! ——— ہم اس فیصلے کے لئے آپ کے اور ریاست آف ڈھمپ کے بے حد مشکور ہیں" ——— سر لارنس نے مسرت سے کپکپاتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"سیکرٹری" ——— عمران نے جوزف سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یس پرنس" ——— جوزف نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"اس فیصلے کی خوشی میں مورسن اینڈ کمپنی کے تمام ملازمین کو ان کی ایک ماہ کی تنخواہ کے برابر رقم انعام میں دی جائے" ——— عمران نے کہا۔

"اوہ! بے حد شکریہ پرنس۔ مگر ———" سر لارنس نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"مگر کا لفظ کہہ کر آپ ہماری توہین کر رہے ہیں سر لارنس! ——— اس کے بعد کوئی لفظ مت بولئے گا ——— مسٹر ٹام! آپ کی کمپنی ہر ماہ میں کتنی تنخواہ جاری کرتی ہے" ——— عمران نے سخت لہجے میں کہا۔

"سر۔ دس لاکھ روپے" ——— ٹام نے جلدی سے جواب دیا۔

"سیکرٹری! ——— کمپنی کو پچاس لاکھ روپے دیئے جائیں ——— دس لاکھ روپے تو بے حد کم ہیں اور ہماری شان کے خلاف ہے کہ ہم دس لاکھ روپے دیں" ——— عمران نے کہا۔

"یس پرنس ——— کل رقم پہنچا دی جائے گی" ——— جوزف نے مؤدبانہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"میں آپ کا پوری کمپنی کی طرف سے شکریہ ادا کرتا ہوں" ———

سر لارنس نے کہا اور عمران نے بڑے بے نیازانہ انداز میں سر ہلا دیا۔ جیسے پچاس لاکھ روپے کی حیثیت اس کے لئے پانچ روپے سے بڑھ کر نہ ہو۔ سر لارنس اس بار عمران کو نیچے اس کی کار تک چھوڑنے آتے۔ چند لمحوں بعد کار تیزی سے مورسن پلازہ کے کمپاؤنڈ گیٹ سے نکل کر آگے بڑھ گئی۔

"سیکرٹری! ——— کیا تمہارے پاس پچاس لاکھ روپے نہیں تھے" ——— عمران نے کار کے سڑک پر آنے کے بعد انتہائی سخت لہجے میں کہا۔

"موجود تھے پرنس" ——— جوزف نے کار چلاتے ہوئے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے جواب دیا۔

"تو پھر تم نے ہمارے حکم کی تعمیل فوری کیوں نہیں کی" ——— عمران کا لہجہ بے حد سخت ہو گیا۔

"سوری پرنس! ——— کنگ کا حکم ہے کہ ریاست کی رقم غیر ملکیوں کو نہ دی جائے بلکہ اسے ملک کے کسی یتیم خانے میں جمع کرا دیا جائے ——— اس لئے کل یہ رقم یتیم خانے میں جمع کرا دی جائے گی اور اس کی رسید سر لارنس کو پہنچا دی جائے گی" ——— جوزف نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جیب سے اپنا مخصوص لولی پوپ نکال کر منہ میں رکھا اور اس کا منہ تیزی سے حرکت کرنے لگ گیا جیسے اس کا نشہ ٹوٹ رہا ہو اور وہ اب جلد از جلد نشہ پورا کرنا چاہتا ہو۔

"ملک کا یتیم خانہ ——— مگر ریاست ڈھمپ میں تو کوئی یتیم خانہ نہیں ہے۔ پھر ———؟" عمران نے چونک کر پوچھا۔

"بن چکا ہے۔ اس کا نام رانا ہاؤس ہے اور اس میں دو یتیم موجود

ہیں جن کا روحانی باپ بھی زندہ ہے اس لئے وہ صحیح مستحق یتیم ہیں"۔ جوزف نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا اور اس بار جوانا جو اب تک خاموش رہا تھا بے اختیار قہقہہ مار کر ہنس پڑا۔

"باپ بھی زندہ ہے ___ پھر بھی وہ یتیم ہیں ___ کیا مطلب" ___؟ عمران کے لہجے میں حیرت تھی۔

"باپ کی زندگی میں ہی یتیم ہونے والے زیادہ مستحق ہوتے ہیں پرنس! کیونکہ انہیں باپ کا خرچہ بھی اٹھانا پڑتا ہے ___ اس کی کار میں پٹرول ڈلوانا پڑتا ہے ___ اس کے نقلی ہیروں کے ہار کو پالش بھی کرنا پڑتا ہے"۔ جوزف نے ترکی بہ ترکی جواب دیا اور اس بار عمران بھی بے اختیار کھل کھلا کر ہنس پڑا۔

"میرے خیال میں تم نے اپنے لولی پوپ کے نسخے کے اجزا بڑھا دیئے ہیں ___ ذہانت اور کنجوسی بھی اس میں شامل کر دی ہے" ___ عمران نے ہنستے ہوئے کہا۔

"اگر یہ لولی پوپ والا نسخہ آپ نہ دیتے تو میں اب تک اصلی یتیم ہو چکا ہوتا" ___ جوزف نے کار سڑک سے ہٹا کر درختوں کے ایک جھنڈ کی طرف لے جاتے ہوئے کہا اور اس کے اس خوبصورت فقرے پر ایک بار پھر قہقہوں سے کار کا اندرونی ماحول گونج اٹھا۔

"آج جوزف واقعی فارم میں ہے ماسٹر" ___ جوانا نے ہنستے ہوئے کہا۔

"پچاس لاکھ جو بچا لایا ہے" ___ عمران نے کہا اور جوانا نے ہنستے ہوئے سر ہلا دیا۔

جوزف نے کار درختوں کے جھنڈ میں روکی اور پھر وہ سب نیچے اتر آئے۔ جوزف نے کار کی ڈگی کھولی اور بیگ باہر نکالا۔ اس بیگ میں ان کے عام لباس تھے۔ اس کے بعد باری باری ان تینوں نے لباس تبدیل کئے۔ جوزف نے کار کے سامنے لہراتا ہوا نہ صرف فلیگ اتار کر بیگ میں رکھ دیا بلکہ ریاست کی مخصوص نمبر پلیٹ بھی اتار دی۔ اس پلیٹ کے نیچے عام نمبر پلیٹ تھی۔

"اب کہاں چلنا ہے باس" ___ جوزف نے دوبارہ سٹیرنگ پر بیٹھتے ہوئے کہا۔ اس بار عمران اس کی سائیڈ سیٹ پر اور جوانا عقبی سیٹ پر بیٹھا ہوا تھا۔

"نیشنل لیبارٹری" ___ عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا اور جوزف نے کار موڑ کر اسے دوبارہ سڑک کی طرف بڑھا دیا۔

نیشنل لیبارٹری شہر سے پچاس کلومیٹر کے فاصلے پر ایک بڑی قومی لیبارٹری تھی جس میں عام اسلحے کو بہتر بنانے کے لئے ریسرچ بھی کی جاتی تھی اور اس کے ساتھ ہی ایک جدید قسم کی آرڈیننس فیکٹری بھی تھی جہاں اس لیبارٹری میں تیار ہونے والے فارمولوں کے مطابق ہتھیاروں کو عملی شکل دی جاتی تھی۔

تھوڑی دیر بعد کار نیشنل لیبارٹری کی پہلی چیک پوسٹ پر پہنچ گئی یہاں مسلح فوجی موجود تھے۔

"چیف ڈیفنس سپروائزر ڈاکٹر جیف آرنلڈ سے ملنا ہے" ___ عمران نے قریب آنے والے مسلح فوجی کیپٹن سے مخاطب ہو کر کہا۔

"اوہ عمران صاحب آپ" ___ کیپٹن نے چونک کر عمران کو دیکھتے

ہوتے کہا۔

"آپ مجھے کیسے جانتے ہیں"۔۔۔؟ عمران نے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا کیونکہ وہ واقعی اُسے نہ پہچان سکا تھا۔

"میں سرداور کی لیبارٹری کی سکیورٹی میں رہا ہوں عمران صاحب! میرا نام کیپٹن لطیف ہے"۔۔۔ کیپٹن نے مسکراتے ہوئے کہا اور عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"کیپٹن ہی اگر لطیف ملا ہے تو پھر باقی ٹیم تو یقیناً لطیفہ ہو گی"۔ عمران نے سر ہلاتے ہوئے کہا اور کیپٹن لطیف بے اختیار قہقہہ مار کر ہنس پڑا۔

"سر۔۔۔ آپ کی انہی باتوں کی وجہ سے تو آپ کو یاد رکھا جاتا ہے۔ بہرحال ڈاکٹر جیف آرنلڈ صاحب اپنی رہائش گاہ پر ہیں۔ وہ ابھی گئے ہیں۔۔۔ ادھر نیشنل کالونی میں ان کی کوٹھی کا نمبر ایک سو تین، بلاک اے"۔۔۔ کیپٹن لطیف نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ اچھا۔ شکریہ"۔۔۔ عمران نے کہا اور پھر اس نے جوزف کو کار موڑنے کا اشارہ کیا۔

تھوڑی دیر بعد ان کی کار نیشنل کالونی میں داخل ہو چکی تھی۔ یہ سرکاری کالونی تھی۔ ایک سو تین نمبر کوٹھی جلد ہی انہوں نے تلاش کر لی اور کار رکتے ہی عمران دروازہ کھول کر نیچے اترا اور اس نے کال بیل کا بٹن دبا دیا۔ چند لمحوں بعد سائیڈ گیٹ کھلا اور ایک بوڑھا سا ملازم باہر آ گیا۔

"ڈاکٹر صاحب کو یہ کارڈ دو"۔۔۔ عمران نے جیب سے ایک کارڈ نکال کر ملازم کو دیتے ہوئے کہا۔

"جی سر"۔۔۔ ملازم نے کہا اور کارڈ لے کر جلدی سے دوبارہ سائیڈ گیٹ میں داخل ہو گیا۔ عمران واپس سیٹ پر آ کر بیٹھ گیا۔

تقریباً پانچ منٹ بعد بڑا پھاٹک کھلا اور اس بوڑھے ملازم نے انہیں اندر آنے کا اشارہ کیا۔ جوزف نے کار آگے بڑھا دی۔ کوٹھی درمیانی سی تھی۔ اس کے پورچ میں ایک سیاہ رنگ کی کار کھڑی تھی۔ جوزف نے پورچ کی سائیڈ میں کار روکی اور عمران نیچے اتر آیا۔ جوزف اور جوانا بھی نیچے آ گئے۔ بوڑھا ملازم پھاٹک بند کر کے تیزی سے ان کی طرف بڑھا آ رہا تھا۔

"آئیے جناب! ۔۔۔ ادھر ڈرائینگ رُوم میں"۔۔۔ بوڑھے ملازم نے برآمدے کے ایک کونے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا اور چند لمحوں بعد عمران، جوزف اور جوانا کے ساتھ ایک انتہائی شاندار اور قیمتی فرنیچر سے سجے ہوئے ڈرائینگ رُوم میں موجود تھا۔ عمران حیرت سے اس فرنیچر کو دیکھ رہا تھا کہ اندرونی دروازہ کھلا اور ایک اُدھیڑ عمر انگریز اندر داخل ہوا۔ وہ سر سے گنجا تھا اور آنکھوں پر موٹے شیشوں کی نظر کی عینک بھی موجود تھی۔ جسمانی لحاظ سے وہ خاصا بھاری بھرکم آدمی تھا اس کے جسم پر چیک سوٹ تھا اس کے ایک ہاتھ میں وہ کارڈ تھا جو عمران نے ملازم کے ہاتھ اندر بھجوایا تھا۔ عمران اُٹھ کھڑا ہوا تو جوزف اور جوانا بھی اُٹھ کھڑے ہوئے۔

"میرا نام ڈاکٹر جیف آرنلڈ ہے"۔۔۔ آنے والے نے غور سے عمران اور اس کے ساتھیوں کو دیکھتے ہوئے کہا۔

"ڈاکٹر عاشق۔۔۔ اور یہ میرے ساتھی ہیں ڈاکٹر جوزف اور ڈاکٹر جوانا"۔

عمران نے مسکراتے ہوئے اپنا اور اپنے ساتھیوں کا تعارف کراتے ہوئے کہا لیکن اس کا لہجہ بھی اپنے نام کی طرح بدلا ہوا تھا۔

"اوہ اچھا" ——— ڈاکٹر چیف آرنلڈ نے حیرت بھرے انداز میں کہا اس کا انداز ایسا تھا جیسے اُسے یقین نہ آرہا ہو کہ ان تینوں نے واقعی ڈاکٹریٹ کر رکھی ہو گی۔

"تشریف رکھیے" ——— کارڈ کے مطابق آپ محکمہ موسمیات کے چیف انجنیئر ہیں لیکن محکمہ موسمیات کا مجھ سے کیا تعلق ہو سکتا ہے" ——— ڈاکٹر چیف آرنلڈ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"پہلے نہیں تھا تو اب تو بہرحال پیدا ہو گیا ہے ——— ویسے اچھے موسم سے تو آپ بھی لطف اندوز ہوتے ہوں گے اور اچھا موسم پیدا کرنا ہماری ڈیوٹی میں شامل ہے" ——— عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اچھا موسم پیدا کرنا ——— کیا مطلب۔ میں سمجھا نہیں" ——— ڈاکٹر چیف آرنلڈ واقعی حیرت زدہ تھا۔ اس کی سمجھ میں عمران کی باتیں نہ آرہی تھیں۔

"ڈاکٹر چیف آرنلڈ ——— آپ چیف ڈیفنس سپروائزر ہیں اور اس حیثیت سے آپ پاکیشیا کی تمام اہم ڈیفنس لیبارٹریوں میں آتے جاتے رہتے ہیں"۔ عمران نے یکلخت سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"ہاں ——— تو پھر ———" ڈاکٹر چیف آرنلڈ نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"جس لیبارٹری میں پاکیشیا کے عظیم سائنسدان سر ہاشم کام کرتے ہیں اس لیبارٹری کا موسم اچانک ناخوشگوار ہو گیا ہے اس لئے انہوں نے ہمارے محکمہ سے رابطہ قائم کیا کہ ہم لیبارٹری کے ناخوشگوار موسم کو خوشگوار بنا دیں ——— ورنہ وہاں ہونے والے اہم پراجیکٹ پر کام میں رکاوٹ پیدا

ہو جائے گی ——— اس پر ہم نے اس لیبارٹری کی فیزی بلٹی رپورٹ دیکھنی چاہی۔ کیونکہ لیبارٹری کے موسم کا تمام تر تعلق اسی رپورٹ سے ہوتا ہے۔ اگر فیزی رپورٹ درست ہو تو موسم ناخوشگوار نہیں ہوتا ——— اور پھر ہمیں معلوم ہوا کہ یہ رپورٹ آپ نے تیار کی ہے تو ہم آپ سے ملنے آگئے"۔ عمران کی زبان چل پڑی تھی۔

"فیزی بلٹی رپورٹ کا موسم خوشگوار اور ناخوشگوار ہونے سے کیا تعلق ہو سکتا ہے ——— اور لیبارٹری کا موسم ——— آپ یہ سب کیسی باتیں کر رہے ہیں" ——— ڈاکٹر چیف آرنلڈ کی حیرت اور زیادہ بڑھ گئی۔

"آپ سائنسی مشینری کے ماہر ہیں اور آپ کو یہ بھی معلوم ہے کہ سائنسی اور خاص طور پر ڈیفنس لیبارٹریوں میں انتہائی خطرناک حد تک حساس آلات پر کام ہوتا ہے اس لئے لیبارٹری کے اندرونی موسم کو ایک مخصوص کیفیت میں رکھنا ضروری ہوتا ہے ——— نہ زیادہ سردی یا زیادہ گرمی پوری لیبارٹری کو تباہ کر سکتی ہے" ——— عمران نے اس بار انتہائی سنجیدہ لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"مجھے معلوم ہے کہ ٹمپریچر کنٹرول کرنا پڑتا ہے۔ لیکن اس کا تو باقاعدہ نظام ہر لیبارٹری میں موجود ہوتا ہے اور سر ہاشم والی لیبارٹری میں تو انتہائی جدید ترین ٹمپریچر کنٹرول نظام نصب ہے لیکن اس کا فیزی بلٹی رپورٹ سے کیا تعلق ——— فیزی بلٹی رپورٹ کا تو مطلب ہوتا ہے کہ جب کوئی نئی لیبارٹری تیار ہوتی ہو تو اس کے لئے جگہ کا انتخاب ——— اس میں تعمیر ہونے والی عمارت ——— اس میں لگنے والی مشینری کے سلسلے میں رپورٹ تیار کی جائے تاکہ یہ معلوم ہو سکے کہ یہ لیبارٹری کس طرح کام کرے گی اور کس

طرح کامیاب رہے گی" ـــ ڈاکٹر جیف آرنلڈ نے عمران کو ایسے سمجھانا شروع کر دیا جیسے استاد بچوں کو سمجھاتا ہے۔

"آپ نے خود ہی جگہ کے انتخاب کی بات کر دی ہے ـــ فیزی بلٹی رپورٹ میں جگہ کا انتخاب کرتے وقت اس جگہ کے عمومی موسم کا تجزیہ بھی کیا جاتا ہے کہ یہاں زیادہ گرمی پڑتی ہے یا زیادہ سردی ـــ یا بارشیں زیادہ ہوتی ہیں یا کم ہوتی ہیں ـــ ہوا میں رطوبت اور نمی عام طور پر کتنی ہوتی ہے۔ کیونکہ ان سب چیزوں کا اثر بہرحال لیبارٹری کی ورکنگ پر پڑتا ہے" ـــ عمران نے باقاعدہ بحث کرتے ہوئے کہا۔

"ہاں! ـــ درست کہہ رہے ہیں آپ۔ لیکن ـــ" ڈاکٹر جیف آرنلڈ نے کہا۔

"تو اسے ہی موسم کہتے ہیں اور ٹمپریچر کنٹرول آلات پر بھی بیرونی موسم کا اثر بہرحال پڑتا ہے ـــ اس لئے میں یہاں آیا ہوں تاکہ آپ مجھے فیزی بلٹی رپورٹ کی کاپی دکھائیں تاکہ میں معلوم کر سکوں کہ آپ نے اس رپورٹ میں موسم کے بارے میں کیا درج کیا ہے۔ اس کو مدنظر رکھ کر ہی میں ناخوشگوار ہو جانے والے موسم کو خوشگوار بنانے کی کوشش کر سکوں گا" ـــ عمران نے جواب دیا۔

"اوہ! ـــ میں سمجھ گیا آپ کی بات ـــ واقعی اس پہلو پر میں نے پہلے کبھی اس قدر گہرائی میں نہ سوچا تھا ـــ لیکن فیزی بلٹی رپورٹ تو لیبارٹری کے ریکارڈ روم میں ہو گی۔ میرے پاس تو نہیں ہے" ـــ ڈاکٹر جیف نے اس بار اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"میں رپورٹ نہیں مانگ رہا۔ اس کی کاپی مانگ رہا ہوں" ـــ

عمران نے کہا۔

"کاپی ـــ اس قدر اہم سرکاری رپورٹ کی کاپی میں کیوں لینے اور اپنے پاس رکھنے لگا" ـــ ڈاکٹر جیف آرنلڈ نے تیز لہجے میں کہا۔

"حالانکہ آپ کے متعلق معلوم ہوا ہے کہ آپ اہم رپورٹ کی کاپی ضرور اپنے ریکارڈ میں رکھتے ہیں ـــ مثلاً ڈاکٹر وائٹ نے جب سیکنڈ وے کے حفاظتی نظام کے پرزے کی تفصیلات کی رپورٹ تیار کی تو آپ نے اس کی کاپی لی ـــ ڈاکٹر وائٹ نے اپنی رپورٹ میں باقاعدہ اس کا ذکر کیا ہے" ـــ عمران نے ڈاکٹر جیف آرنلڈ کو غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

"وہ ـــ وہ تو صرف میں نے اپنے شوق کی خاطر لی تھی لیکن پھر میں نے اسے ضائع کر دیا" ـــ ڈاکٹر جیف آرنلڈ نے قدرے ہکلاتے ہوئے کہا۔ اور پھر اس سے پہلے کہ عمران کچھ کہتا، میز پر پڑے ہوئے ٹیلیفون کی گھنٹی بج اٹھی اور ڈاکٹر جیف آرنلڈ نے چونک کر ہاتھ بڑھایا اور رسیور اٹھا لیا۔

"یس۔ ڈاکٹر جیف" ـــ ڈاکٹر جیف آرنلڈ نے بڑے بارعب لہجے میں کہا۔

"سیکورٹی آفیسر کیپٹن لطیف بول رہا ہوں جناب! ـــ علی عمران صاحب اپنے دو ساتھیوں کے ساتھ آپ کے پاس پہنچے ہوں گے۔ انہیں ذرا فون دے دیجئے" ـــ دوسری طرف سے کیپٹن لطیف کی آواز سنائی دی۔

"علی عمران" ـــ ڈاکٹر جیف نے بری طرح چونکتے ہوئے کہا اس کے چہرے پر حیرت کے ساتھ ساتھ قدرے خوف کے تاثرات بھی ابھر آئے تھے۔

"جی ہاں! ـــ وہ بہت بڑے آدمی ہیں ـــ سر داور کے بہت گہرے دوست ہیں" ـــ دوسری طرف سے کیپٹن لطیف نے کہا۔ کیپٹن

لطیف کی آواز اتنی اونچی ضرور تھی کہ عمران کے کانوں تک ہلکی سی پہنچ گئی تھی اور عمران کے ہونٹ بھنچ گئے تھے۔

"مگر — یہاں تو ——" ڈاکٹر جیف نے انتہائی حیرت بھرے انداز میں عمران کو دیکھتے ہوئے کچھ کہنا ہی چاہا تھا کہ عمران نے اٹھ کر اس کے ہاتھ سے رسیور لے لیا۔

"یس — علی عمران بول رہا ہوں — کیا بات ہے کیپٹن لطیف — ؟ کیوں فون کیا ہے" —— ؟ عمران نے اس بار اپنے اصل لہجے میں کہا لیکن اس کا لہجہ انتہائی سخت اور سرد تھا۔

"سس — سر — مداخلت کے لئے معافی کا خواستگار ہوں — سر ڈاکٹر داور کا پیغام پہنچانا تھا۔ انہوں نے کہا ہے کہ آپ ان سے فوری طور پر مل لیں" —— دوسری طرف سے کیپٹن لطیف نے سہمے ہوئے لہجے میں کہا۔ وہ شاید عمران کے سخت لہجے کی وجہ سے سہم گیا تھا۔

"سر داور نے آپ کو کیوں یہ پیغام دینے کے لئے کہا —— انہیں کیسے معلوم ہوا کہ میں یہاں ہوں" —— عمران نے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

"جناب! — جس وقت آپ ڈاکٹر جیف صاحب کی کوٹھی پر گئے۔ اس وقت سر داور یہاں لیبارٹری سے ملحقہ آرڈیننس فیکٹری میں موجود تھے وہ جب واپس جانے لگے تو چیک پوسٹ پر وہ مجھ سے بات کرنے کے لئے رک گئے —— وہ مجھ پر بالکل اپنے بیٹے کی طرح مہربان ہیں — میں نے آپ کا ذکر کیا تو وہ چونک پڑے اور پھر انہوں نے مجھے کہا کہ میں آپ کو ان کا پیغام دے دوں اور وہ چلے گئے —— میں نے سوچا کہ کہیں آپ

ڈاکٹر جیف صاحب کی کوٹھی سے براہ راست واپس نہ چلے جائیں۔ اس لئے میں نے آپ کو فون کر کے یہ پیغام دینا مناسب سمجھا" —— کیپٹن لطیف نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"اوہ اچھا — شکریہ" —— عمران نے کہا اور پھر رسیور کریڈل پر رکھ دیا۔

"تو تم وہ نہیں ہو — جو تم اب تک ظاہر کرتے رہے ہو" —— ڈاکٹر جیف آرنلڈ نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"میں وہی ہوں جو میں نے بتایا ہے — عاشق میرا تخلص ہے۔ بہرحال اسے چھوڑو۔ تم یہ بتاؤ کہ تم میرا نام سن کر چونکے کیوں تھے — ؟ کیا تم مجھے جانتے ہو" —— ؟ عمران نے تیز لہجے میں کہا۔

"جانتا ہوتا تو پہلے نہ پہچان لیتا" —— ڈاکٹر جیف نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"تمہارے چونکنے کا انداز — اور پھر تمہارے چہرے پر حیرت کے ساتھ ساتھ ہلکے سے خوف کا تاثر بتا رہا ہے ڈاکٹر جیف آرنلڈ — کہ تم صرف اس بات پر نہیں چونکے تھے کہ تمہارے سامنے علی عمران کی بجائے ڈاکٹر عاشق بیٹھا ہوا ہے —— اگر ایسی بات ہوتی تو تمہارے چونکنے اور حیرت ظاہر کرنے کا انداز اور ہوتا —— بہرحال اب بات کھل گئی ہے تو اب صاف بات ہو جائے —— یہ بتاؤ کہ ڈاکٹر وائٹ سے تم نے سیکنڈ دے والی رپورٹ کی کاپی کیوں لی تھی —— اور اب وہ کاپی کہاں ہے" —— عمران کا لہجہ یکلخت سخت ہو گیا۔

"میں تمہیں جواب دینے کا پابند نہیں ہوں —— میں ایک ذمہ دار

افسر ہوں ـــــ اگر تم سرداور کے دوست ہو تو اس کا یہ مطلب نہیں کہ تم اس طرح آکر مجھ پر رعب جماؤ ـــــ تمہاری بہتری اسی میں ہے کہ تم خود ہی یہاں سے چلے جاؤ ـــــ میں نے کاپی لے کر کوئی جرم نہیں کیا" ـــــ ڈاکٹر جیف آرنلڈ نے یکلخت اٹھ کر کھڑے ہوتے ہوئے انتہائی سخت لہجے میں کہا لیکن دوسرے لمحے وہ بری طرح چیختا ہوا اچھل کر صوفے پر جا گرا۔ عمران کا زوردار تھپڑ اس کے چہرے پر پڑا تھا۔ لیکن دوسرے لمحے عمران کو بجلی کی سی تیزی سے ایک طرف ہٹنا پڑا ورنہ ڈاکٹر جیف کے پستول سے نکلنے والی گولی یقیناً اس کی گردن میں گھس جاتی۔ پستول چلنے کا دھماکہ ہوتے ہی جوانا نے بجلی کی سی تیزی سے ڈاکٹر جیف پر چھلانگ لگا دی اور دوسرے لمحے ڈاکٹر جیف کے حلق سے ایک زوردار چیخ نکلی اور وہ کسی لٹو کی طرح پہلے فضا میں اچھلا اور پھر زوردار دھماکے سے واپس صوفے پر اس طرح گرا کہ صوفہ ٹوٹ گیا اور پھر وہ اس کے اندر ہی دھنس کر رہ گیا۔ گو اس کا جسم خاصا بھاری تھا لیکن جوانا نے اسے اس طرح اوپر اچھال دیا تھا جیسے وہ کوئی ہوا بھرا غبارہ ہو۔ البتہ اس کے ہاتھ میں موجود پستول اب جوانا کے ہاتھ میں پہنچ چکا تھا۔ اگر جوانا اسے اس طرح نہ اچھالتا تو وہ اتنی آسانی سے پستول اس کے ہاتھ سے نہ چھین سکتا تھا۔

ڈاکٹر جیف نے واقعی انتہائی حیرت انگیز پھرتی کا مظاہرہ کرتے ہوئے تھپڑ کھا کر صوفے پر گرتے ہوتے نہ صرف کہیں سے پستول نکال لیا تھا بلکہ گھوم کر اٹھتے ہوتے اس نے عمران پر فائر بھی کر دیا تھا۔

"جوزف! ـــــ باہر جا کر چیک کرو" ـــــ عمران نے آگے بڑھتے

ہوئے جوزف سے کہا اور جوزف بجلی کی سی تیزی سے دوڑتا ہوا ڈرائینگ روم سے باہر نکل گیا۔

عمران نے ایک جھٹکے سے ڈاکٹر جیف کی گردن پکڑ کر اسے ٹوٹے ہوئے صوفے سے باہر کھینچا اور پھر اسے صوفے کے درست حصے پر بٹھاتے ہوئے اس نے اس کے کوٹ کو پیچھے کی طرف اس کی آدھی پشت تک اتار دیا۔ اس طرح ڈاکٹر جیف بندھے نہ ہونے کے باوجود بندھ سا گیا اب وہ اپنے بازوؤں کو حرکت نہ دے سکتا تھا۔ اس کا چہرہ پسینے سے تر ہو گیا تھا اس کی آنکھوں سے اب شدید خوف و ہراس نمایاں تھا۔ ایک گال پر عمران کی پانچوں انگلیوں کے نشانات واضح طور پر نظر آرہے تھے اور ہونٹوں کے کناروں سے خون کے چند قطرے بھی نمودار ہو گئے تھے۔

"ڈاکٹر جیف آرنلڈ! ـــــ تم ایکریمیا کے ایجنٹ ہو اور تم نے ہی بلیک ایجنسی کے ڈان اور بروزی کو سیکنڈ وے کے نظام کے بارے میں نہ صرف معلومات مہیا کیں بلکہ انہیں ہولوکن ریکارڈر بھی مہیا کیا تاکہ وہ میری آواز میں مخصوص اوپن کوڈ ریکارڈ کر کے اس وے سے لیبارٹری میں داخل ہو کر ڈاکٹر ہاشم کو گولی مار سکیں ـــــ میں درست کہہ رہا ہوں ناں ڈاکٹر" عمران نے انتہائی سرد لہجے میں اس سے مخاطب ہو کر کہا۔

"نہیں نہیں ـــــ یہ سب غلط ہے ـــــ میں کچھ نہیں جانتا ـــــ تم مجھ پر تشدد نہیں کر سکتے" ـــــ ڈاکٹر جیف نے ہذیانی انداز میں کہا۔

"دیکھو ڈاکٹر جیف ـــــ میں نے اپنے ساتھیوں کا غلط تعارف نہیں کرایا تھا۔ یہ دونوں واقعی ڈاکٹر ہیں لیکن انہوں نے انسانی ہڈیوں کو توڑنے پر ڈاکٹریٹ کی ہوئی ہے ـــــ یہ ایسے آرٹسٹنگ طریقے سے کام

کرتے ہیں کہ انسان کے جسم کی ایک ایک ہڈی بھی توڑ دیتے ہیں اور اُسے مرنے بھی نہیں دیتے ——— اس لئے بجائے اس کے کہ تمہیں ٹوٹی ہوئی ہڈیوں کے بعد ہمیشہ کے لئے معذور کر کے قانون کے حوالے کر دیا جائے، تم اگر سب کچھ سچ سچ بتا دو تو میرا وعدہ ہے کہ تمہیں صحیح اور زندہ سلامت قانون کے حوالے کیا جائے گا۔ لیکن یہ میری طرف سے لاسٹ وارننگ ہے" ——— عمران نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

اسی لمحے جوزف اندر داخل ہوا۔

"اس بوڑھے ملازم کو میں نے گولی مار دی ہے ——— وہ اکیلا ہی تھا یہاں" ——— جوزف نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

"گگ ——— گولی مار دی ہے ——— مم ——— مگر کیوں" ——— ڈاکٹر جیف نے انتہائی خوفزدہ لہجے میں کہا۔

"ڈاکٹر جوانا ——— تم اپنا کام شروع کر دو" ——— عمران نے سرد لہجے میں ایک طرف کھڑے جوانا سے کہا۔

"یس ماسٹر" ——— جوانا نے ایسے مسرت بھرے لہجے میں کہا جیسے عمران نے اُسے زندگی کا سب سے پُرلطف کام کرنے کی ہدایت کی ہو۔

"رُک جاؤ ——— رُک جاؤ ——— مت مارو مجھے ——— رُک جاؤ ——— میں بتاتا ہوں ——— رُک جاؤ" ——— دیو قامت جوانا کو اپنی طرف بڑھتے دیکھ کر ڈاکٹر جیف یکلخت خوف کی شدت سے چیخ پڑا۔

"سب کچھ بتا دو ڈاکٹر ——— ورنہ ———" عمران نے جیب سے بھاری ریوالور نکال کر اس کی نال ڈاکٹر جیف کی کنپٹی پر رکھ کر دباتے ہوئے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

ڈاکٹر جیف نے جس طرح گر کر اُٹھنے کے دوران نہ صرف ریوالور نکال لیا تھا بلکہ اس نے عمران پر فائر بھی کر دیا تھا اس سے تو یہی ظاہر ہوتا تھا کہ وہ صرف سائنسی آلات کا ہی ماہر نہ ہے بلکہ اس نے مارشل آرٹ کی تربیت بھی حاصل کر رکھی ہے لیکن جوانا کی پیشقدمی اور عمران کے لہجے نے شاید اسے ہلا کر رکھ دیا تھا۔

"مم ——— مم ——— مجھے راجر نے فون کیا تھا کہ بلیک ایجنسی کے ٹاپ ایجنٹ ڈان اور روزی یہاں ایک اہم مشن کیلئے آئے ہیں، ان کی مدد کرو۔ میں چونکہ راجر کا ماتحت ہوں اس لئے مجبور تھا ——— پھر ڈان اور روزی یہاں مجھ سے ملنے آئے۔ ان کا مشن ڈاکٹر ہاشم کو قتل کرنا تھا وہ اس کے لئے ڈاکٹر ہاشم کی لیبارٹری میں گھسنا چاہتے تھے لیکن وہاں گھسنا ناممکن تھا ——— پھر میں نے باتوں باتوں میں سیکنڈ وے کے متعلق بتایا لیکن سیکنڈ وے کا اوپن تمہاری آواز میں تھا اور میں تمہیں جانتا نہ تھا ——— انہوں نے اس میں دلچسپی ظاہر کی تو میں نے بعد میں انہیں اس ریکارڈ کی بیس سنوائی تو روزی نے تمہاری آواز پہچان لی ——— چنانچہ پروگرام طے ہو گیا۔ میں نے انہیں ہولوکن ریکارڈر دے دیا اور اوپن کوڈ کی پوری تفصیلات بتا دیں ——— روزی سائنس میں خاصی مہارت رکھتی ہے اور انتہائی ذہین عورت ہے۔ اس نے نجانے کیا چکر چلایا کہ تمہاری آواز میں ہولوکن ریکارڈ تیار کر کے مجھے پہنچا دیا ——— میں نے اس سے اوپن کوڈ قائم کر لیا۔ کل رات ہم نے مشن مکمل کرنا تھا۔ میں ——— چونکہ لیبارٹری کے بیرونی حصے میں آسانی سے آ جا سکتا تھا اس لئے میں نے سیکنڈ وے تک ڈان کے پہنچنے اور پھر واپس آنے کی تمام لائننگ سیٹ کر لیں ——— پروگرام یہ تھا کہ سیکنڈ وے میں جا کر میں اوپن ریکارڈ فیڈ کر دیتا اور پھر واپس آ کر ڈان کو

بلاتا۔ ڈان آسانی سے سیکنڈ وے تک پہنچ جاتا ـــــ اوپن ریکارڈر چونکہ فیڈ ہو چکا تھا اس لئے وہ ایک مخصوص بٹن دباتا تو سیکنڈ وے کھل جاتا۔ اور وہ سیدھا ڈاکٹر ہاشم کے خاص دفتر تک بغیر کسی کی نظروں میں آئے پہنچ جاتا ـــــ وہاں وہ اُسے گولی مار کر واپس آجاتا اور میں بعد میں جا کر اوپن ریکارڈر نکال لیتا ـــــ اس طرح کسی کو شک بھی نہ پڑتا اور ڈاکٹر ہاشم لیبارٹری کے اندر ہی قتل ہو جاتا ـــــ مگر جب میں اوپن ریکارڈ فیڈ کرنے سیکنڈ وے کے بیرونی حصے پر پہنچا تو وہاں سیکنڈ وے کو ریڈ لائن سے بلاک کر دیا گیا تھا۔ چنانچہ یہ مشن فیل ہو گیا" ـــــ ڈاکٹر جیف نے ہکلا ہکلا کر پوری تفصیل بتا دی۔

"یہ راجر کون ہے" ـــــ؟ عمران نے ریوالور کی نال کو اور زیادہ دباتے ہوئے کہا۔

"راجر اینڈ کمپنی کا مینجنگ ڈائریکٹر ہے ـــــ یہاں ایکریمیا کے تمام مفادات کو وہی کنٹرول کرتا ہے" ـــــ ڈاکٹر جیف نے جواب دیا۔

"اب یہ بتاؤ کہ تم بھی تو جا کر ڈاکٹر ہاشم کو قتل کر سکتے تھے ـــــ پھر تم نے خود ایسا کیوں نہ کیا، حالانکہ وہ اوپن ریکارڈ تمہارے پاس تھا" ـــــ؟ عمران نے پوچھا۔

"ڈاکٹر ہاشم کے دفتر میں بھی ماسٹر کمپیوٹر نصب ہے ـــــ جو شخص وہاں جاتا ہے اس کی خفیہ تصویریں لے لی جاتی ہیں چاہے وہ میک اپ میں ہو ـــــ یا منہ پر کوئی چیز بھی ڈالی ہوئی ہو ـــــ اس لئے اگر میں وہاں جاتا تو پھر بعد میں مجھے پہچان لیا جاتا۔ کیونکہ مجھے سب جانتے ہیں مگر ڈان کو کوئی نہیں جانتا اور نہ پہچانتا ـــــ اور پھر مشن اس کا تھا، میرا نہ تھا"۔

ڈاکٹر جیف نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اس مشن کے فیل ہو جانے کے بعد ڈان اور روزی کا اب کیا پروگرام بنا ہے" ـــــ؟ عمران نے پوچھا۔

"م ـــ م ـــ مجھے نہیں معلوم" ـــــ ڈاکٹر جیف نے ہچکچا کر کہا۔

"میں صرف تین تک گنوں گا ڈاکٹر! ـــــ اس کے بعد تمہاری کھوپڑی ہزاروں ٹکڑوں میں تبدیل ہو جائے گی ـــــ اگر تم زندہ رہنا چاہتے ہو تو سچ سچ بتا دو ـــــ ایک ـــــ دو ـــــ" عمران نے انتہائی سرد لہجے میں کہا اور پھر گنتی شروع کر دی۔

"رک جاؤ ـــ رک جاؤ ـــ بتاتا ہوں ـــ بتاتا ہوں ـــ تمہارا لہجہ بتا رہا ہے کہ تم انتہائی ظالم آدمی ہو ـــــ روزی نے نیا پروگرام بنایا ہے ـــــ وہ ڈاکٹر اعظم کی کوٹھی میں جا کر ڈاکٹر اعظم کو کور کر کے اس کے ذریعے سر داور کو ان کی لیبارٹری سے باہر کسی خاص جگہ بلائے گی اور پھر ڈاکٹر داور پر تشدد کر کے ان سے اس لیبارٹری کی کمزوری معلوم کر کے ڈاکٹر ہاشم کو قتل کیا جائے گا" ـــــ ڈاکٹر جیف نے جواب دیا، اور عمران بری طرح چونک پڑا۔

"ڈاکٹر اعظم ـــــ کیا وہ ڈیفنس ریسرچ کونسل کے سربراہ ـــــ ان کی بات کر رہے ہو تم" ـــــ عمران نے بے چین لہجے میں پوچھا۔

"ہاں وہی" ـــــ ڈاکٹر جیف نے کہا۔

"اچھا اس ڈان کا حلیہ تفصیل سے بتاؤ ـــــ اس کا چہرہ مہرہ اور قد و قامت سب کچھ تفصیل سے بتاؤ" ـــــ عمران نے کہا تو ڈاکٹر جیف نے اُسے ڈان کا حلیہ تفصیل سے بتا دیا۔

"ٹھیک ہے ——— تم نے پاکیشیا سے غداری کی ہے اس لئے تمہاری سزا فوری موت ہے ——— چونکہ تم نے سب کچھ بتا دیا ہے اس لئے میں تمہیں نرم سزا دے رہا ہوں۔ ورنہ تم اس بات کے مستحق تھے کہ واقعی پہلے تمہارے جسم کی ایک ایک ہڈی توڑی جاتی ——— پھر تمہیں ہلاک کیا جاتا" ——— عمران نے سرد لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ٹریگر دبا دیا۔ دوسرے لمحے ڈاکٹر جیف کی کھوپڑی واقعی ٹکڑوں میں بٹ گئی اور اس کا جسم دھڑام سے صوفے پر گر گیا۔ عمران نے بجلی کی سی تیزی سے ریوالور جیب میں رکھا اور مڑ کر ٹیلیفون کا رسیور اٹھا کر نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"ایکسٹو" ——— رابطہ قائم ہوتے ہی مخصوص آواز سنائی دی۔

"عمران بول رہا ہوں ——— مین روڈ پر ایک امپورٹ ایکسپورٹ کا کام کرنے والی راجر اینڈ کمپنی کا دفتر ہے اس کے مینجنگ ڈائریکٹر کو فوری طور پر اغوا کر کے اپنے پاس رکھ لیں ——— یہ ایکریمیا کا اہم ترین ایجنٹ ہے اور اس سے ساری تفصیلات حاصل کر کے اس کی جگہ جو بھی ممبر لے سکتا ہو۔ اُسے اس کی جگہ فوری طور پر پہنچوا دیں ——— بلیک ایجنٹس ڈان اور روزی کے حلیئے بتا رہا ہوں۔ وہ جیسے ہی اس سے رابطہ کریں انہیں فوری طور پر گرفتار کر لینا ہے" ——— عمران نے تیز تیز لہجے میں کہا اور ساتھ ہی جلدی سے اس نے پہلے روزی کا اور پھر ڈاکٹر جیف سے معلوم شدہ ڈان کا حُلیہ تفصیل سے بتا دیا اور اس سے پہلے کہ دوسری طرف سے کوئی جواب آتا، عمران نے ہاتھ مار کر کریڈل دبایا اور ایک بار پھر تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"یس" ——— دوسری طرف سے ایک آواز سنائی دی۔

"سرداور سے بات کرائیں ——— میں علی عمران بول رہا ہوں" ——— ؏مران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"سوری سر ——— سرداور لیبارٹری میں موجود نہیں ہیں ——— وہ ابھی ؏ند لمحے پہلے نیشنل لیبارٹری سے واپس آئے تھے کہ ڈاکٹر اعظم صاحب کا ؏ون آ گیا اور وہ فوری طور پر واپس چلے گئے ہیں ——— یہ بتا کر نہیں گئے ؏ کہاں جا رہے ہیں" ——— سرداور کے سیکرٹری نے تفصیل سے جواب ؏یتے ہوئے کہا۔ وہ چونکہ عمران سے اچھی طرح واقف تھا اور سرداور نے ؏ھی اُسے عمران کے متعلق خصوصی ہدایات دے رکھی تھیں، اس لئے اس ؏ے پوری تفصیل سے جواب دیا تھا۔

"ڈاکٹر اعظم نے کہاں سے فون کیا تھا" ——— ؟ عمران نے پوچھا۔

"اپنی کوٹھی سے جناب" ——— سیکرٹری نے جواب دیا۔

"ان کی کوٹھی کہاں ہے" ——— ؟ عمران نے پوچھا۔

"کوٹھی نمبر تھرٹی تھری، ملٹری آفیسرز کالونی" ——— سیکرٹری نے ؏وراً ہی پتہ بتا دیا۔

"ان کا فون نمبر بتاؤ" ——— عمران نے کہا اور سیکرٹری نے نمبر بتا دیا۔ ؏مران نے ہاتھ مار کر کریڈل دبایا اور تیزی سے سیکرٹری کے بتائے ہوئے ؏مبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"جی صاحب" ——— رابطہ قائم ہوتے ہی کسی ملازم کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"ڈاکٹر اعظم سے بات کراؤ ——— میں سرداور کا اسسٹنٹ ہوں" ——— ؏مران نے کہا۔

"ڈاکٹر صاحب اپنے مہمان کے ساتھ ابھی گئے ہیں ——— بتا کر نہیں گئے کہ

کہاں گئے ہیں" ـــــ ملازم نے جواب دیا۔

"کیا مہمان غیر ملکی تھا" ـــــ؟ عمران نے ہونٹ دباتے ہوئے پوچھا۔

"جی ہاں ـ جی ہاں! ـــ غیر ملکی تھا جناب" ـــــ ملازم نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کیا اپنی کار پر گئے ہیں ـــ یا مہمان کی کار پر گئے ہیں" ـــــ؟ عمران نے پوچھا۔

"جناب! ـــ وہ مہمان کی کار پر گئے ہیں ـــ میں ان کا ڈرائیور ہوں اگر وہ اپنی کار پر جاتے تو میں ساتھ جاتا" ـــــ دوسری طرف سے کہا گیا اور عمران اس کے ڈرائیور ہونے کا سن کر چونک پڑا۔

"سنو ڈرائیور! ـــ اہم ترین سرکاری مسئلہ ہے اس لئے ڈاکٹر اعظم کا فوری ملنا ضروری ہے ـــ تم ڈرائیور ہو۔ تمہیں مہمانوں کی کار کا نمبر ماڈل اور رنگ یقیناً یاد ہو گا۔ تفصیل سے بتاؤ" ـــــ عمران نے تیز لہجے میں کہا۔

"جی ہاں! ـــ سلور گرے کلر کی ٹویوٹا کراؤن کار ہے نئے ماڈل کی۔ اور جناب! ـــ اس کا نمبر ڈبل ایچ، ٹرپل تھری ہے" ـــــ ڈرائیور نے اس کی توقع کے عین مطابق پوری تفصیل بتا دی۔

"شکریہ" ـــــ عمران نے کہا اور کریڈل دباتے ہوئے جوزف اور جوانا کی طرف مڑ گیا۔

"تم دونوں اس کی کوٹھی کی تلاشی لو۔ شاید کوئی خاص چیز مل جائے" عمران نے کہا اور وہ دونوں سر ہلاتے ہوئے تیزی سے کمرے سے باہر کی طرف چل پڑے۔ عمران نے ان کے باہر جاتے ہی ایک بار پھر تیزی سے

نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"ایکسٹو" ـــــ دوسری طرف سے ایک بار پھر مخصوص آواز سنائی دی۔

"عمران بول رہا ہوں جناب! ـــ مجرم ڈیفنس ریسرچ کونسل کے سربراہ ڈاکٹر اعظم کو اغوا کر کے ایک کار نمبر ڈبل ایچ، ٹرپل تھری، سلور گرے کلر، جدید ماڈل ٹویوٹا کراؤن میں ملٹری آفیسرز کالونی سے باہر گئے ہیں۔ وہ ڈاکٹر اعظم کے ذریعے سرداور کو اغوا کرنا چاہتے ہیں ـــ انہوں نے پہلے ڈاکٹر اعظم سے سرداور کو فون کرا کے بلوایا ہے اور سرداور بھی لیبارٹری سے نکل کر چلے گئے ہیں ـــ آپ فوری طور پر اس کار کو تلاش کر کے مجرموں، سرداور اور ڈاکٹر اعظم تینوں کو کور کرا دیں ـــ اٹ از ایمرجنسی"۔ عمران نے کہا اور ساتھ ہی رسیور رکھ کر وہ تیزی سے بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ چونکہ فون بہرحال اجنبی تھا اس لئے اس نے احتیاطاً ایکسٹو سے کھل کر بات نہ کی تھی۔

"جوزف، جوانا ـــ آ جاؤ۔ بعد میں دیکھا جائے گا" ـــــ عمران نے باہر آتے ہی زور سے کہا اور برآمدے کے ساتھ والے کمرے سے جوانا اور جوزف باہر آ گئے۔ چند لمحوں بعد عمران کی کار کوٹھی سے نکل کر کالونی سے باہر شہر کی طرف جانے والی سڑک پر دوڑنے لگی اس بار عمران خود سٹیئرنگ پر تھا۔

"کیا تم نے ڈاکٹر جیف کے ملازم کو ہلاک کر دیا تھا جوزف" ـــــ عمران نے اچانک ایک خیال آنے پر پوچھا۔

"نہیں باس! ـــ میں نے اسے صرف بیہوش کیا تھا مگر ڈاکٹر کو خوفزدہ کرنے کے لئے میں نے اس کی موت کی بات کی تھی" ـــــ ساتھ بیٹھے جوزف نے کہا اور عمران نے سر ہلا دیا۔ اس کے چہرے پر بے پناہ سنجیدگی طاری تھی۔

سرداور اپنی کار کی عقبی سیٹ پر بڑی پریشانی کے عالم میں بیٹھے ہوئے تھے جب کہ ان کا ڈرائیور خاصی تیز رفتاری سے کار چلاتا ہوا اسے شہر سے باہر جانے والی ایک سڑک پر بڑھائے چلا جا رہا تھا۔ سرداور اپنی عادت کے خلاف ڈرائیور کو اور تیز کار چلانے کے لئے کہہ رہے تھے۔ حالانکہ وہ کار تیز چلانے کے انتہائی خلاف تھے لیکن اس وقت وہ اپنی فطرت کے خلاف بات کر رہے تھے۔ کیونکہ ڈاکٹر اعظم نے انہیں ابھی فون پر بتایا تھا کہ پراجیکٹ اے میں اچانک دھماکہ ہوا ہے اور وہاں چار افراد ہلاک ہو گئے ہیں باقی زخمی ہیں۔ پراجیکٹ اے انتہائی خفیہ پراجیکٹ تھا جو شہر سے باہر موجود ایک خاص لیبارٹری میں تکمیل پذیر تھا اور سرداور ہی اس پراجیکٹ کے انچارج تھے۔ ڈاکٹر اعظم نے انہیں بتایا تھا کہ وہ ایک کام سے پراجیکٹ اے گئے تھے کہ زیرو سیکشن میں دھماکہ ہو گیا اور وہ انہیں وہیں سے کال کر رہے ہیں۔ پراجیکٹ اے اس قدر اہم تھا کہ سرداور یہ خبر سنتے ہی بری

طرح بوکھلا گئے اور اب وہ کار میں بیٹھے وہیں جا رہے تھے۔ ان کا بس نہ چل رہا تھا کہ وہ اڑ کر پراجیکٹ اے پہنچ جاتے کیونکہ زیرو سیکشن کے دھماکے کے بعد ایک اہم ترین پلانٹ کو انتہائی شدید خطرہ لاحق ہو سکتا تھا اور اس خطرے کو صرف وہی دور سکتے تھے اگر وہ بروقت وہاں پہنچ جاتے۔ ورنہ پاکیشیا عظیم ترین نقصان سے دوچار ہو سکتا تھا۔ یہی وجہ تھی کہ وہ اپنی عادت کے خلاف ڈرائیور کو بار بار تیز رفتاری سے کار چلانے کے لئے کہہ رہے تھے۔ لیکن ڈرائیور نے جیسے ہی ایک موڑ کاٹا یکلخت کار کی بریکیں اسے پوری قوت سے لگانی پڑیں اور ٹائروں کی چیخوں سے ماحول گونج اٹھا۔ کار ایک زوردار دھچکے سے سڑک پر ترچھی کھڑی ہوئی کار کے ساتھ جا کر رک گئی۔ سرداور کا سر زوردار دھکے سے سامنے والی سیٹ سے ٹکرایا اور وہ چیخ مار کر دونوں سیٹوں کے درمیان ہی گر گئے۔

"کیا ہوا تمہیں"۔۔۔ انہوں نے سنبھل کر اونچا اٹھتے ہوئے چیخ کر ڈرائیور سے کہا ہی تھا کہ کار کا دروازہ کھلا اور کسی نے ان کا بازو پکڑ کر انتہائی بے دردی سے انہیں باہر کھینچ لیا اور سرداور بری طرح چیختے ہوئے ایک جھٹکے سے کار سے باہر جا گرے۔

"اٹھ کر کھڑے ہو جاؤ ڈاکٹر داور"۔۔۔ ایک چیختی ہوئی سرد آواز سنائی دی اور ڈاکٹر داور کراہتے ہوئے اٹھے تو انہیں چار مشین گنوں سے مسلح افراد اپنے گرد کھڑے نظر آئے۔

"چلو ادھر کار میں بیٹھو"۔۔۔ ایک آدمی نے مشین گن کی نال ان کی کمر سے لگا کر انہیں ترچھی کھڑی کار کی طرف دھکیلتے ہوئے کہا۔

"کک۔ کک۔۔۔ کون ہو تم"۔۔۔ سرداور نے انتہائی حیرت بھرے

لہجے میں کہا۔

"خاموشی سے چلے چلو ۔۔۔ ورنہ کھوپڑی اڑا دوں گا" ۔۔۔ اس آدمی نے چیخ کر کہا اور پھر ڈاکٹر داور کو ایک کار کی عقبی سیٹ پر بٹھا دیا گیا اور دو مسلح افراد ان کی دونوں سائیڈوں پر بیٹھ گئے جب کہ باقی دو سامنے والی سیٹ پر اور دوسرے لمحے کار تیزی سے مڑی اور ایک طرف دوڑنے لگی۔ ذرا سا آگے جا کر وہ سڑک سے اتر کر ایک کچے راستے پر دوڑتی ہوئی آگے بڑھنے لگی۔

سر داور ہونٹ دبائے خاموش بیٹھے تھے لیکن اتنی بات بہر حال وہ سمجھ گئے تھے کہ انہیں اغوا کیا جا رہا ہے۔ ان لوگوں کے سخت چہرے بتا رہے تھے کہ اگر انہوں نے زیادہ مزاحمت کی تو وہ انہیں گولی بھی مار سکتے ہیں۔ اس لئے وہ خاموش بیٹھے رہے۔

کچی سڑک کا اختتام ایک زرعی فارم پر ہوا۔ فارم کا پھاٹک کھلا ہوا تھا۔ کار سیدھی اندر گئی اور عمارت کے برآمدے کے سامنے جا کر رک گئی برآمدے میں ایک ایکریمی عورت کھڑی تھی اس نے انہیں کمرے میں لے جا کر کرسی سے باندھنے کے لئے کہا اور سر داور کو ایک کمرے میں لے جا کر کرسی سے باندھ دیا گیا۔ پھر دو افراد تو وہیں رک گئے جب کہ دو واپس چلے گئے۔

"یہ کون لوگ ہو سکتے ہیں ۔۔۔ اور ان کا کیا مقصد ہو سکتا ہے" ۔۔۔ سر داور نے سوچتے ہوئے کہا۔ لیکن ظاہر ہے کہ اس طرح سوچنے سے تو انہیں کچھ معلوم نہ سکتا تھا۔

تقریباً دس منٹ بعد باہر سے قدموں کی آواز گونجی اور ڈاکٹر داور یہ

دیکھ کر بری طرح چونک پڑے کہ اس بار ڈاکٹر اعظم کو بھی مشین گن کی نال پر اندر لے آیا جا رہا تھا۔ ان کے پیچھے ایک مسلح آدمی تھا۔ ڈاکٹر اعظم کے چہرے پر شدید خوف کے آثار نمایاں تھے۔ وہ بھی ڈاکٹر داور کو دیکھ کر چونکے لیکن بولے نہیں۔ اور پھر انہیں بھی ساتھ رکھی ہوئی ایک کرسی پر مضبوط رسیوں سے باندھ دیا گیا اور اس بار پہلے سے موجود دونوں اور ڈاکٹر اعظم کو لانے والا باہر چلے گئے۔ دروازہ باہر سے بند کر دیا گیا۔

"یہ کیا ہے ڈاکٹر اعظم" ۔۔۔ سر داور نے گردن موڑ کر ڈاکٹر اعظم سے مخاطب ہو کر کہا لیکن اس سے پہلے کہ ڈاکٹر اعظم کچھ کہتے، دروازہ ایک دھماکے سے کھلا اور ایک لمبا تڑنگا ایکریمی مرد اور ایک خوبصورت ایکریمی عورت اندر داخل ہوئے۔ ان کے پیچھے وہی مسلح آدمی تھا جو ڈاکٹر اعظم کو لے آیا تھا۔

"اوہ جیگر ۔۔۔ مجھے خیال آ گیا ہے ۔۔۔ کار کا نمبر وہاں ملٹری کالونی کے گیٹ پر نوٹ ہوا تھا ۔۔۔ تم ایسا کرو کہ کار لے جا کر کہیں محفوظ جگہ پر چھپا دو ۔۔۔ جاؤ" ۔۔۔ ایکریمی مرد نے اچانک مڑ کر اس مسلح آدمی سے کہا اور وہ سر ہلاتا ہوا تیزی سے باہر چلا گیا۔

"تو یہ ہے سر داور" ۔۔۔ اس ایکریمی مرد نے سر داور کی طرف بڑھتے ہوئے انتہائی طنزیہ لہجے میں کہا اور اس کی ہمراہی عورت نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"تم کون ہو ۔۔۔ اور ہمیں یہاں کیوں لایا گیا ہے" ۔۔۔ سر داور نے ہونٹ چباتے ہوئے سخت لہجے میں پوچھا۔ وہ اب اپنے آپ کو سنبھال چکے تھے۔

"سرداور ــــ تم پاکیشیا کے بہت بڑے سائنسدان ہو ــــ تمہارا قتل پاکیشیا کے لئے انتہائی نقصان دہ ثابت ہوگا اور ہم انگلی کے ایک اشارے سے تمہارے جسم میں سینکڑوں گولیاں اتار سکتے ہیں ــــ تم نے دیکھا کہ ہم نے تمہیں کتنی آسانی سے تمہاری اس لیبارٹری سے باہر نکلوا کر یہاں پہنچایا ہے اور کسی کو نہیں معلوم کہ تم اغوا ہو چکے ہو ــــ اور نہ معلوم ہو سکتا ہے ــــ اگر تم دونوں کو قتل کر کے یہاں دفن کر دیا جائے تو صدیوں تک تمہاری قبریں بھی تلاش نہیں کی جاسکتیں" ــــ اس ایکریمی مرد نے بڑے استہزائیہ لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"تم چاہتے کیا ہو ــــ سیدھی طرح بات کرو" ــــ سرداور نے انتہائی خشک لہجے میں کہا۔

"ہونہہ ــــ تو تم اس ڈاکٹر اعظم سے زیادہ سخت آدمی لگتے ہو ــــ یہ بیچارہ تو ایک ہی تھپڑ کھا کر سیدھا ہو گیا تھا۔ اور پھر اس نے اپنی جان بچانے کے لئے خود ہی تمہیں فون کر کے کسی پراجیکٹ میں دھماکے کی کہانی سنائی۔ اس طرح تم باہر آگئے ــــ میں نے صرف اسے اتنا کہا تھا کہ کسی طرح ڈاکٹر داور کو لیبارٹری سے باہر نکالو، ورنہ تمہارا جسم گولیوں سے چھلنی کر دیا جائے گا ــــ اور میں نے یہ بھی اسے کہہ دیا تھا کہ ہم تمہیں اس سڑک پر لے آنا چاہتے ہیں تو اس نے خود ہی کہہ دیا کہ کوئی پراجیکٹ اس سڑک سے آگے تکمیل ہو رہا ہے اور پراجیکٹ کی تباہی کا سن کر تم بے اختیار دوڑے آؤ گے ــــ اور واقعی تم یہاں پہنچ گئے ــــ میں نے ڈاکٹر اعظم سے وعدہ کیا تھا کہ اگر اس نے مکمل تعاون کیا تو اسے زندہ چھوڑ دیا جائے گا ــــ اور تم دیکھو کہ میں وعدے کا کتنا سچا ہوں۔ ورنہ

میں چاہتا تو راستے میں ہی قتل کر کے کسی گٹر میں پھینک آتا۔ کیونکہ اب یہ ہمارے لئے بے کار ہو چکا ہے ــــ اور میں تم سے بھی وعدہ کرتا ہوں کہ اگر تم بھی ڈاکٹر اعظم کی طرح ہم سے تعاون کرو گے تو تمہیں بھی زندہ چھوڑ دیا جائے گا" ــــ ایکریمی مرد نے سخت لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"تم چاہتے کیا ہو ــــ صاف بات کرو" ــــ سرداور نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا۔

"سنو ــــ تمہیں ڈاکٹر ہاشم والی لیبارٹری کے حفاظتی انتظامات کی کمزوریوں کا علم ہے ــــ ہمیں اس نظام کی ایسی کمزوریاں بتاؤ کہ جس سے ہم کسی کو معلوم ہوئے بغیر اس لیبارٹری کے اندر جاسکیں" ــــ ایکریمی نے کہا۔

"ایسی کوئی کمزوری نہیں ہے ــــ اگر کوئی ہوتی تو اب تک شاید لیبارٹری ہی دس بار تباہ ہو چکی ہوتی ــــ وہ مکمل طور پر فول پروف ہے" سرداور نے خشک لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تو پھر جس طرح ڈاکٹر اعظم نے تمہیں تمہاری لیبارٹری سے باہر نکالا ہے اس طرح تم ڈاکٹر ہاشم کو اس کی لیبارٹری سے باہر نکالو" ــــ ایکریمی کا لہجہ یکلخت بے حد سرد ہو گیا۔

"یہ بھی ناممکن ہے ــــ ڈاکٹر ہاشم اپنی مرضی کے مالک ہیں ــــ وہ چاہیں تو کبڈی کا میچ دیکھنے خود ہی پبلک میں آکر بیٹھ جائیں ــــ اور نہ چاہیں تو قیامت ہی کیوں نہ لیبارٹری سے باہر آجاتے وہ دیکھنے باہر نہ آئیں" ــــ سرداور نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"ڈان ! ــــ تم خوامخواہ اس بڈھے سے مغز کھپائی کر رہے ہو۔ اسے گولی مار کر ایک طرف پھینکو ــــ ہم خود ہی کوئی نہ کوئی طریقہ ڈھونڈ لیں گے" ــــ ساتھ کھڑی ہوئی ایکریمی لڑکی نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"نہیں روزی ــــ میں جانتا ہوں کہ گھی سیدھی انگلیوں سے ہی نکل آتے ــــ یہ بہرحال سائنسدان ہے۔ ان کا احترام تو لازمی چیز ہے۔ لیکن اگر ان کا جواب ایسے ہی رہا تو پھر انگلیاں ٹیڑھی بھی کی جا سکتی ہیں"۔ ڈان نے سرد لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تم انگلیاں ٹیڑھی کرو ــــ یا انگوٹھا ٹیڑھا کرو ــــ یہ بات تو طے ہے کہ ڈاکٹر ہاشم اپنی مرضی کے بغیر باہر نہیں آ سکتے ــــ اور ان کی لیبارٹری میں ان کی مرضی کے بغیر کوئی جا نہیں سکتا" ــــ سرداور نے اسی طرح ٹھوس لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اب تم کیا کہتے ہو ڈاکٹر اعظم ــــ اس ڈاکٹر داور کو تو میں گولی مار دیتا ہوں ــــ تم بتاؤ، کیا تم ڈاکٹر ہاشم کو باہر نکال سکتے ہو" ــــ ڈان نے اس بار سرد لہجے میں ڈاکٹر اعظم سے مخاطب ہو کر کہا جو خاموش نظریں جھکائے ہوئے بیٹھے تھے۔

"نہیں ــ ڈاکٹر ہاشم بہت بڑے آدمی ہیں ــــ وہ واقعی اپنی مرضی کے مالک ہیں ــــ انہیں کوئی مجبور نہیں کر سکتا ــــ صرف ایک آدمی ہے جس کے حکم کی تعمیل ان پر لازمی ہے اور وہ ہے سیکرٹ سروس کا چیف ــــ اور اُسے کوئی جانتا تک نہیں" ــــ ڈاکٹر اعظم نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوکے ــــ روزی! واقعی تمہاری بات درست ہے ــــ میں نے

خوامخواہ وقت ہی ضائع کیا ہے" ــــ ڈان نے کہا اور پھر اس نے کاندھے سے لٹکی ہوئی مشین گن اتاری اور اُسے پہلے ڈاکٹر اعظم کی طرف سیدھا کیا۔ ڈاکٹر اعظم کے چہرے پر بے پناہ زردی پھیل گئی۔

"مم ــ مم ــ مت مارو مجھے ــــ میں نے تم سے پورا پورا تعاون کیا ہے ــــ مت مارو مجھے ــــ تم نے وعدہ کیا تھا کہ میری جان بخش دو گے ــــ اور اسی لئے تو میں نے سرداور سے جھوٹ بول کر انہیں باہر بلایا" ــــ ڈاکٹر اعظم نے کانپتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"تم نے اس وقت واقعی تعاون کیا تھا۔ اس لئے اب تک زندہ ہو۔ لیکن اب تم تعاون نہیں کر رہے ــــ اس لئے اب تمہیں عبرت ناک موت مرنا پڑے گا" ــــ ڈان نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

"رُک جاؤ ڈان! ــــ مت مارو ڈاکٹر اعظم کو ــــ اسے مارنے سے تمہیں کیا فائدہ ملے گا ــــ خوامخواہ کی خونریزی کا کیا فائدہ" ــــ سرداور نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔ لیکن ڈان نے سرداور کو کوئی جواب دینے کی بجائے مشین گن کا ٹریگر دبا دیا اور اس کے ساتھ ہی ڈاکٹر اعظم کے حلق سے تیز چیخ نکلی اور وہ کرسی سمیت اچھل کر پشت کے بل ایک دھماکے سے نیچے جا گرے۔ ان کا جسم بندھے ہونے کے باوجود کرسی کے اندر ہی بری طرح تڑپ رہا تھا اور جسم سے خون جگہ جگہ فوارے کی طرح نکل رہا تھا۔

سرداور کے ہونٹ بری طرح بھنچ گئے لیکن وہ مجبور تھے کچھ کر نہ سکتے تھے۔ چند لمحوں بعد ہی ڈاکٹر اعظم ٹھنڈے پڑ گئے اور ڈان نے مشین گن موڑی اور اس کا رُخ سرداور کی طرف کر دیا۔

"تم نے دیکھ لیا ڈاکٹر اعظم کا انجام ــــ میں تمہیں ایک موقع اور دے

سکتا ہوں ـــــ بولو! ـــ نکال سکتے ہو ڈاکٹر ہاشم کو باہر ـــ یا ـــــ" ڈان نے انتہائی سفاکانہ لہجے میں کہا۔

"جو میں نے پہلے کہا ہے وہی حقیقت ہے ـــــ موت زندگی تمہارے ہاتھ میں نہیں ہے ـــ اللہ کے ہاتھ میں ہے ـــ اگر میری موت کا وقت آگیا ہے تو میں اسے اللہ کا حکم سمجھ کر قبول کرنے کے لئے تیار ہوں ـــــ ورنہ تمہاری تو حقیقت ہی کچھ نہیں ـــــ خود موت میرا بال بیکا نہیں کر سکتی" ـــــ سرداور نے انتہائی ٹھوس لہجے میں کہا اور ڈان اور روزی دونوں کے چہروں پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے وہ دونوں ہی سرداور کی بے جگری، اطمینان اور حوصلے پر واقعی حیرت زدہ نظر آرہے تھے۔

"تمہارا اطمینان بتا رہا ہے کہ تم بے حد گہرے آدمی ہو ـــ عام سائنسدان نہیں ہو۔ اس لئے اب مجھے تم پر تشدد کرنا پڑے گا ـــ روزی! ـــ ذرا باہر پڑے بیگ میں سے میرا خنجر تو نکال لاؤ" ـــــ ڈان نے کہا اور ساتھ ہی اس نے مڑکر اپنی ساتھی لڑکی کو خنجر لانے کے لئے کہا۔

"سنو ڈان! ـــــ خوامخواہ تشدد کر کے تم اپنا اور میرا دونوں کا وقت ضائع کرو گے ـــــ میں تمہیں ایک آدمی کا پتہ بتا دیتا ہوں ـــــ اگر تم اُسے میری بجائے قابو کر لو تو وہ ڈاکٹر ہاشم کو آسانی سے باہر لا سکتا ہے" ـــــ سرداور نے کہا۔

"اوہ! ـــ کون آدمی ہے وہ" ـــــ ڈان نے چونک کر پوچھا۔

"اس کا نام علی عمران ہے ـــــ وہ سنٹرل انٹیلی جنس کے ڈائریکٹر جنرل سر رحمان کا لڑکا ہے ـــ کنگ روڈ کے فلیٹ نمبر دو سو میں رہتا ہے"۔

سرداور نے کہا۔

"وہ کیسے ڈاکٹر ہاشم کو باہر لا سکتا ہے" ـــــ ڈان نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔ ظاہر ہے وہ اب سرداور کو کیا بتاتے کہ وہ عمران سے کتنے واقف ہیں

"وہ کوئی نہ کوئی ترکیب نکال لے گا" ـــــ سرداور نے جواب دیا۔

"اوہ ڈان! ـــ اب میرے ذہن میں یہ بات آئی ہے ـــ واقعی عمران انتہائی اہم آدمی ہے۔ ہم نے خوامخواہ اُسے نظر انداز کر دیا ـــ سیکنڈ وے کا اوپن ریکارڈ عمران کی آواز میں رکھنے سے ہی ظاہر ہوتا ہے کہ وہ ڈاکٹر ہاشم کے انتہائی قریب ہے ـــ ویری گڈ ـــ اُسے تو آسانی سے ڈیل کیا جا سکتا ہے" ـــــ روزی نے یکلخت تیز لہجے میں کہا۔

"نہیں ـــ اب وہ آسانی سے قابو میں نہ آئے گا۔ وہ پہلے ہمارے ہاتھوں بیوقوف بن چکا ہے اور تم نے ہولوکن ریکارڈر کے بارے میں اُسے بتا کر مزید ہوشیار کر دیا تھا" ـــــ ڈان نے انکار میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔

ادھر سرداور ان دونوں کی باتیں سن کر بُری طرح چونک پڑے تھے کیونکہ اس کا مطلب تھا کہ عمران پہلے ہی ان سے ٹکرا چکا ہے اور اب اُسے یہ بھی معلوم ہو گیا تھا کہ ہولوکن ریکارڈر سے اوپن ریکارڈ تیار کرنے والی پارٹی بھی یہی ہے۔

"تم جانتے ہو عمران کو" ـــــ سرداور نے کہا۔

"ہاں اچھی طرح ـــ ہم نے اُسے احمق بنا کر اس کی آواز میں ہولوکن ریکارڈ تیار کرا لیا تھا لیکن اس نے شاید تم سے یا ڈاکٹر ہاشم سے ہولوکن ریکارڈ کی بات کی ـــــ اس طرح لیبارٹری کا سیکنڈ وے بلاک کر دیا گیا ورنہ تو ہمارا مشن پہلے ہی مکمل ہو چکا ہوتا" ـــــ ڈان نے کہا۔

"تم اسے گولی مارو ڈان ـــــ اور یہاں سے چلو ـــــ اس عمران کو کور کرنے کے لئے کوئی فول پروف پلاننگ میں کرتی ہوں ـــــ پھر دیکھنا کس طرح یہ احمق مزید احمق بنتا ہے ـــــ اس بڈھے سے کچھ حاصل نہیں ہوگا" ـــــ روزی نے تیز لہجے میں کہا۔

"ٹھیک ہے ـــــ چلو اس طرح پاکیشیا کو ایک اور نقصان تو پہنچے گا ـــــ یہ بھی پاکیشیا کے لئے ڈاکٹر ہاشم سے کم اہمیت نہیں رکھتا" ـــــ ڈان نے آمادگی کے انداز میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔ لیکن اس سے پہلے کہ اس کا فقرہ مکمل ہوتا، باہر سے مشین گنوں کی تیز فائرنگ اور انسانی چیخوں کی آوازیں سنائی دیں اور وہ دونوں بے اختیار مڑے اور پھر تیزی سے بھاگتے ہوئے کمرے سے باہر نکل گئے۔

عمران کا یہ پروگرام تھا کہ وہ جوزف اور جوانا کو رانا ہاؤس ڈراپ کر کے خود بھی اس کار کی تلاش میں نکلے گا۔ لیکن ابھی وہ رانا ہاؤس سے کچھ دور ہی تھا کہ یکلخت کار میں نصب ٹرانسمیٹر نے کال دینا شروع کر دی اور عمران نے چونک کر کار کو سائیڈ پر کرنے کا اشارہ دیا اور پھر اسے تیزی سے سائیڈ پر کر کے ایک طرف روک دیا۔ اس کے بعد اس نے ہاتھ بڑھا کر ٹرانسمیٹر کا بٹن آن کر دیا۔

"ایکسٹو کالنگ عمران۔ اوور" ـــــ ایکسٹو کی مخصوص آواز سنائی دی۔

"یس ـــــ علی عمران بول رہا ہوں جناب۔ اوور" ـــــ عمران نے مؤدبانہ لہجے میں جواب دیا کیونکہ وہ اس وقت ایک معروف سڑک پر تھے اور کار کے ساتھ فٹ پاتھ پر پیدل چلنے والوں کا کافی ہجوم تھا اس لئے عمران نے احتیاطاً کھل کر بات نہ کی تھی۔

"عمران ! ـــــ ایک کار کا پتہ ملا ہے کہ اسے سالا بار روڈ سے گزرتے

ہوتے چیک کیا گیا ہے لیکن اس میں ایک مقامی آدمی سوار ہے ۔ باقی کار خالی ہے ـــــ اور دوسری بات یہ کہ کار کی نمبر پلیٹ بھی مختلف ہے مگر ماڈل اور کلر وہی ہے جو تم نے بتایا ہے ـــــ آدمی کا چہرہ زیر زمین دنیا کے افراد جیسا بتایا گیا ہے ۔ اوور“ ـــــ ایکسٹو نے تیز لہجے میں کہا ۔

” کس نے چیک کیا ہے اُسے ۔ اوور“ ـــــ عمران نے پوچھا ۔

” صفدر نے ۔ اوور“ ـــــ ایکسٹو نے جواب دیا ۔

” اوہ ! ـــ اگر صفدر نے اس آدمی کو مشکوک سمجھا ہے تو پھر لازماً وہ مشکوک ہوگا ـــ میں صفدر سے بات کر لیتا ہوں ۔ اوور اینڈ آل“ ـــ عمران نے کہا اور ٹرانسمیٹر آف کر کے اس نے جلدی سے اس پر صفدر کے ٹرانسمیٹر کی مخصوص فریکوئنسی ایڈجسٹ کرنی شروع کر دی ۔ اُسے معلوم تھا کہ صفدر کار پر ہی ہوگا اس لئے کار ٹرانسمیٹر پر آسانی سے بات ہو سکے گی ۔

” ہیلو ہیلو ـــ عمران کالنگ صفدر ۔ اوور“ ـــ عمران نے ٹرانسمیٹر کا بٹن آن کر کے بار بار یہ فقرہ دوہرانا شروع کر دیا ۔

” یس ـــ صفدر اٹنڈنگ ۔ اوور“ ـــ چند لمحوں بعد صفدر کی آواز سنائی دی ۔ ٹرانسمیٹر سے نکلنے والی صفدر کی آواز بتا رہی تھی کہ اس کی کار خاصی تیز رفتاری سے چل رہی ہے ۔

” صفدر ـــ تم اس وقت کہاں ہو ۔ اوور“ ـــ عمران نے پوچھا ۔

” میں ایک مشکوک کار کی نگرانی کر رہا ہوں ـــ کار اب دانش روڈ سے گذر رہی ہے ۔ اوور“ ـــ صفدر نے جواب دیا ۔

” اوہ ! ـــ یہ روڈ تو خاصی ویران ہے ـــ تم اسے روکو اور پھر اس

آدمی کو قابو میں کر لو ـــ میں وہاں پہنچ رہا ہوں ۔ لیکن اس آدمی کو مرنا نہیں چاہیئے ـــ مجھے ابھی چیف نے کال کر کے صورت حال بتائی ہے ۔ اوور“ ـــ عمران نے کہا ۔

” ٹھیک ہے ـــ میں اسے کور کرتا ہوں ـــ آپ آجائیں ۔ اوور“ ـــ صفدر نے مطمئن لہجے میں کہا اور عمران نے اوور اینڈ آل کہہ کر ٹرانسمیٹر آف کر دیا اور اس کے ساتھ ہی اس نے کار ایک جھٹکے سے آگے بڑھائی ۔ چونکہ اسے دانش روڈ جانے کے لئے اس روڈ سے ہی گذرنا تھا جس پر رانا ہاؤس تھا اس لئے کار جب رانا ہاؤس کے سامنے پہنچی تو عمران نے کار ایک سائیڈ پر کر کے جوزف اور جوانا کو اُترنے کے لئے کہا اور ان دونوں کے اُترنے کے بعد اس نے کار کو آگے بڑھایا اور انتہائی تیز رفتاری سے دانش روڈ کی طرف بڑھتا گیا ۔ دانش روڈ خاصی ویران سی روڈ تھی کیونکہ اس کا اختتام ایک ویران پہاڑی سلسلے پر ہوتا تھا جہاں ایک چھوٹا سا پہاڑی گاؤں تھا ۔

دانش روڈ پر عمران تھوڑا سا ہی آگے بڑھا تھا کہ اسے دُور سے سڑک کے کنارے دو کاریں کھڑی نظر آئیں اور اس نے صفدر کی کار کو دُور سے ہی پہچان لیا ۔ جب عمران قریب پہنچا تو اس نے صفدر کو بڑے اطمینان سے اپنی کار کی پشت سے ٹیک لگائے کھڑے دیکھا دونوں کاروں کے بونٹ اٹھے ہوئے تھے جیسے دونوں ہی خراب ہو گئی ہوں ۔ عمران نے کار جب قریب جا کر روکی تو صفدر نے چونک کر دیکھا ۔ دوسرے لمحے عمران کو اس کار سے اترتے دیکھ کر اس کے چہرے پر حیرت کے تاثرات اُبھر آئے کیونکہ سفید اور نئے ماڈل کی کیڈلاک اس نے عمران کے نیچے شاید پہلی بار

دیکھی تھی۔

" عمران صاحب! ــــ اس قدر قیمتی اور خوبصورت کار آپ نے کب لے لی" ــــ صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" ارے یار ــــ میں تو اس کا ایک ٹائر بھی نہیں خرید سکتا ــــ یہ آ رانا تہور علی صندوقچی کی ہے۔ میں تو بس اسے چلا کر اپنا شوق پورا کر رہا ہوں ــــ رانا صاحب بڑے آدمی ہیں اس لئے انہوں نے بھی دے دی ورنہ کسی اور کی ہوتی تو شاید انگلی بھی نہ رکھنے دیتا اس پر" ــــ عمران نے صفدر کی طرف بڑھتے ہوئے بڑے معصوم سے لہجے میں کہا اور صفدر کھل کھلا کر ہنس پڑا۔

" کاش ہمارا بھی کوئی رانا جیسا دوست ہوتا ــــ ویسے آپ نے کبھی رانا صاحب سے ہمارا تعارف نہیں کرایا" ــــ صفدر نے ہنستے ہوئے کہا

" میں نے اپنی دوستی تو ختم نہیں کرانی بھائی! ــــ ظاہر ہے تم جیسی اعلیٰ شخصیت سے ملنے کے بعد وہ مجھ جیسے تھرڈ کلاس آدمی کو کب منہ لگائیں گے" ــــ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا اور صفدر ایک بار پھر کھل کھلا کر ہنس پڑا۔

" اب بتاؤ کہ وہ آدمی تمہیں کیسے مشکوک لگا اور کہاں ہے وہ۔ کیا ان ڈالا ہوا ہے اُسے" ــــ عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

" ہاں ــــ وہ کار کی عقبی سیٹوں کے درمیان پڑا ہے ــــ عام سا بدمعاش ہے ــــ بہرحال میں تو اس کے چہرے کے خدوخال اور اس کا انداز دیکھ کر مشکوک ہوا تھا لیکن اب اُسے کور کرنے کے بعد جب میں نے کار کی تلاشی لی تو اندر سے اس نمبر کی پلیٹیں بھی مل گئی ہیں جو نمبر چیف

نے بتایا تھا" ــــ صفدر نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

" اوہ! ــــ اس کا مطلب ہے کہ تم نے صحیح آدمی پر ہاتھ ڈالا ہے۔ نکالو اسے باہر اور ادھر درختوں کے جھنڈ میں لے چلو اسے" ــــ عمران نے تیز لہجے میں کہا اور تیزی سے سڑک سے ذرا ہٹ کر درختوں کے جھنڈ کی طرف بڑھ گیا۔ چند لمحوں بعد صفدر بھی اس مقامی آدمی کو کاندھے پر لادے وہاں پہنچ گیا اور اس نے اُسے گھاس پر ڈال دیا۔

" اسے ہوش میں لے آؤ" ــــ عمران نے کہا اور صفدر نے جھک کر اس کے منہ اور ناک پر ہاتھ رکھ کر دبا دیئے۔ چند لمحوں بعد ہی اس کے جسم میں حرکت دکھائی دینے لگی تو صفدر سیدھا ہو کر ذرا پیچھے ہٹ گیا۔ اور عمران نے لات اٹھا کر پیر مخصوص انداز میں اس کی گردن پر رکھ دیا۔ لیکن ابھی اس کے بوٹ کی ایڑی زمین پر ہی ٹکی ہوئی تھی اس لئے اس آدمی کی گردن پر دباؤ تقریباً نہ ہونے کے برابر تھا۔ اسی لمحے اس آدمی کی آنکھیں ایک جھٹکے سے کھل گئیں۔ پہلے تو وہ لاشعوری انداز میں دیکھتا رہا لیکن پھر اس کی آنکھوں میں شعور کی چمک اُبھر آئی اور اسی لمحے عمران نے پیر آگے کر کے ایڑی مخصوص انداز میں اس کی گردن پر رکھ کر لات کو ذرا سا گھما دیا۔ اب جلدی معلومات حاصل کرنے کے لئے اس نے مستقل یہی طریقہ استعمال کرنا شروع کر دیا تھا اور یہ طریقہ انتہائی کامیاب رہا تھا۔ اس آدمی نے جھٹکے سے اٹھنے اور دونوں ہاتھوں سے عمران کی ٹانگ پکڑنے کی کوشش کی تھی لیکن عمران کی لات کی ذرا سی حرکت سے اس کے اُٹھے ہوئے دونوں ہاتھ ایک جھٹکے سے واپس گھاس پر گر گئے اور جسم ساکت ہو گیا۔ اس کا چہرہ تیزی سے مسخ ہونے لگا اور منہ سے

خرخراہٹ کی آوازیں نکلنے لگیں۔ عمران نے لات کو ذرا سا واپس کر دیا تو اس آدمی کا چہرہ تیزی سے بحال ہونے لگا۔

"نام کیا ہے تمہارا" ——— ؟ عمران نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

"ج — ج — جیگ — جیگر" ——— اس آدمی نے انتہائی گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"دیکھو جیگر ——— اگر میں اپنی ٹانگ کو ذرا سا بھی گھما دوں تو تم دنیا کی سب سے دردناک موت کا شکار ہو جاؤ گے ——— ایسی موت جو فوری نہیں آتی ——— سانپ کی طرح رینگتی ہوئی آتی ہے لیکن وہ دردناک لمحات صدیوں پر طویل ہو جاتے ہیں ——— اس لئے تمہارے لئے بہتر یہی ہے کہ جو کچھ میں پوچھوں۔ سچ سچ بتا دو" ——— عمران نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

"م — م — میں تمہیں جانتا ہوں ——— تم خطرناک آدمی ہو ——— میں بتا دوں گا ——— مجھے مت مارو" ——— جیگر نے رک رک کر کہا اور عمران اس کی بات سن کر چونک پڑا۔

"کیسے جانتے ہو مجھے" ——— ؟ عمران نے پوچھا۔

"تمہارا نام عمران ہے ——— اور تم سوپر فیاض کے دوست ہو ——— میں ——— ہوٹل میں کام کرتا رہا ہوں" ——— جیگر نے کہا اور عمران نے سر ہلا دیا۔

"اچھا، اب بتاؤ کہ تم نے یہ کار کہاں سے لی ہے اور وہاں کون کون لوگ ہیں ——— پوری تفصیل بتاؤ" ——— عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"باسط روڈ کے چوتھے میل پر دائیں طرف جانے والی کچی سڑک کے اختتام پر بنے ہوئے زرعی فارم سے میں نے یہ کار لی ہے ——— میں وہاں اپنے پانچ ساتھیوں کے ساتھ ایک ایکریمی عورت مادام روزی کے ساتھ گیا تھا ——— مادام روزی تو فارم کے اندر رہی جب کہ ہم سے کہا گیا کہ ہم سڑک پر پکٹنگ کریں ——— ایک کار آئے گی جس میں ایک بوڑھا آدمی موجود ہو گا ہم نے اسے پکڑ کر فارم میں لے آنا ہے ——— چنانچہ وہی ہوا۔ ہم نے اس بوڑھے کو پکڑا اور اسے فارم میں لے گئے ——— میرے ساتھی اس کے ڈرائیور اور کار کے ساتھ اپنی دو کاریں بھی وہاں لے آئے ——— اس بوڑھے کو مادام روزی نے ایک کمرے میں کرسی پر بندھوا دیا۔ تھوڑی دیر بعد یہ کار جسے میں اب لے جا رہا تھا، وہاں پہنچی۔ اس میں ایک مقامی آدمی کے ساتھ مادام روزی کا ساتھی ڈان تھا ——— اس مقامی آدمی کو بھی اسی کمرے میں کرسی پر بندھوا دیا گیا ——— اس کے بعد میرے ساتھی تو وہیں رہ گئے البتہ مجھے ڈان نے کہا کہ اس کار کا نمبر ملٹری آفیسر کالونی کے گیٹ پر نوٹ کیا گیا ہے اس لئے میں اس کار کو کسی ایسی جگہ لے جا کر چھپا دوں جہاں سے اسے کوئی ٹریس نہ کر سکے۔ چنانچہ میں نے کار کی نمبر پلیٹیں اتاریں اور کار اپنے پہاڑی اڈے کی طرف لے جا رہا تھا کہ اس آدمی نے زبردستی کار رکوائی اور پھر میرے سر پر ضرب لگا کر مجھے بیہوش کر دیا" ——— جیگر نے واقعی پوری تفصیل بتا دی تھی۔

"اس بڈھے کا حلیہ بتاؤ جسے تم پکڑ کر لے گئے تھے" ——— عمران نے ہونٹ چباتے ہوئے پوچھا۔ اور جواب میں جیگر نے جو حلیہ بتایا وہ حلیہ بالکل سر داور کا تھا۔

"تمہیں اور تمہارے ساتھیوں کو کس نے ہائر کیا تھا" ——— ؟ عمران نے پوچھا۔

"راجر نے ——— وہ اکثر ہمیں ہائر کرتا رہتا ہے ——— بہت معاوضہ دیتا ہے"۔ ——— جیگر نے کہا اور عمران نے تیزی سے لات گھما دی دوسرے لمحے جیگر کے حلق سے خرخراہٹ کی آواز نکلی اور چند لمحوں بعد ہی اس کی آنکھیں بے نور ہو گئیں۔

"آؤ صفدر۔ ——— ہمیں فوراً اس فارم تک پہنچنا ہے ——— سرداؤد کی زندگی خطرے میں ہے" ——— عمران نے تیز لہجے میں کہا اور پھر دوڑتا ہوا سڑک پر کھڑی اپنی کار کی طرف بڑھ گیا۔ صفدر نے بھی اس کی پیروی کی اور چند لمحوں بعد ان دونوں کی کاریں انتہائی تیز رفتاری سے ایک دوسرے کے پیچھے بھاگتی ہوئی باسط روڈ کی طرف اڑی چلی جا رہی تھیں۔ ایک شارٹ کٹ استعمال کرنے کی وجہ سے وہ جلد ہی باسط روڈ پر پہنچ گئے اور پھر عمران نے کار اس کچی سڑک پر موڑ دی۔ صفدر کی کار بھی اس کے پیچھے تھی۔ فارم کی عمارت جب انہیں نظر آنے لگی تو عمران نے کار رکنے کا اشارہ کیا اور پھر اسے ایک سائیڈ پر کر کے روک دیا۔ صفدر نے بھی اپنی کار اس کے پیچھے روک دی۔

"مشین گن لے لو صفدر ——— اور جلدی آؤ ——— ہم نے تیز ایکشن کرنا ہے" ——— عمران نے کار سے نیچے اترتے ہوئے کہا۔ اور ساتھ ہی اس نے سائیڈ سیٹ کو اوپر اٹھا کر نیچے رکھے ہوئے باکس میں سے ایک مشین گن اس کا میگزین اور تین چار چھوٹے بم نکالے اور انہیں جیب میں ڈال کر مشین گن ہاتھ میں لئے وہ تیزی سے دوڑتا ہوا فارم کی طرف بڑھنے لگا۔ صفدر کو عمران نے دوسری سائیڈ سے ہو کر آگے جانے کا کہا تھا اس لئے صفدر مشین گن لئے اس کچی سڑک کو پار کر کے دوسری طرف موجود فصل کے

اندر دوڑ کر فارم کی طرف بڑھا جا رہا تھا جبکہ عمران اسی ہاتھ پر سائیڈ کی فصل سے آگے جا رہا تھا۔

چند لمحوں بعد ہی وہ دونوں عمارت کی دونوں سائیڈوں پر پہنچ گئے۔ فارم کا پھاٹک کھلا ہوا تھا اور اندر صحن میں برآمدے کے سامنے تین کاریں موجود تھیں جبکہ برآمدے میں چار مسلح افراد کھڑے تھے ان کے ہاتھوں میں مشین گنیں تھیں۔ فارم کی سائیڈ دیوار کچھ زیادہ اونچی نہ تھی۔ عمران نے ایڑیاں اٹھائیں اور پھر مشین گن کو دیوار پر رکھ کر اس نے ٹریگر دبا دیا۔ تڑتڑاہٹ کی تیز آوازوں کے ساتھ ہی برآمدے میں موجود دو مسلح افراد چیختے ہوئے نیچے گرے جبکہ باقی دو اس کی مشین گن کی زد میں نہ تھے۔ کیونکہ ان کے اور عمران کے درمیان چوڑا سا ستون تھا اور عمران کو فوری طور پر نیچے ہونا پڑا۔ کیونکہ جوابی فائرنگ ہونے لگا تھا۔ لیکن اسی لمحے صفدر کی مشین گن تڑتڑائی اور اس بار باقی دو مسلح افراد کی چیخیں سنائی دیں اور اس کے ساتھ ہی اندر سے ہونے والی فائرنگ بھی رک گئی۔

"صفدر! ——— تم وہیں رہنا۔ میں پھاٹک کی طرف سے اندر جاتا ہوں۔ ڈان اور روزی لازماً باہر آئیں گے ——— انہیں ہٹ کرنا ہے" ——— عمران نے چیخ کر کہا اور پھر دوڑتا ہوا پھاٹک کی طرف بڑھا۔ پھاٹک میں پہنچ کر وہ جھکے جھکے انداز میں دوڑتا ہوا آگے بڑھنے لگا۔ وہ صحن میں کھڑی کاروں کی آڑ لے کر آگے بڑھ رہا تھا۔ ویسے اسے معلوم تھا کہ صفدر اسے کور دے رہا ہے لیکن پھر بھی ڈان اور روزی سیکرٹ ایجنٹ تھے اس لئے اسے احتیاط کرنا پڑ رہی تھی۔ چند لمحوں بعد وہ برآمدے میں پہنچ گیا۔ چاروں افراد خون میں نہائے ہوئے پڑے تھے اور دوسرا کوئی آدمی نہ تھا۔

عمران مشین گن لئے تیزی سے درمیانی راہداری میں دوڑتا ہوا آگے بڑھا اور پھر ایک کمرے کے کھلے دروازے کے سامنے پہنچتے ہی اُسے سامنے کرسی پر بندھے ہوئے سرداور بیٹھے نظر آگئے۔ عمران مشین گن لئے تیزی سے اندر گیا۔

"اوہ!۔۔۔ عمران تم"۔۔۔ سرداور نے چونک کر پوچھا۔

"وہ ایکریمین کہاں ہیں"۔۔۔؟ عمران نے تیز لہجے میں پوچھا۔

"وہ تو پہلی فائرنگ کی آوازیں سُن کر ہی باہر نکل گئے تھے"۔۔۔ سرداور نے کہا اور عمران تیزی سے بھاگا اور پھر اس نے وہاں موجود چار کمروں کو چیک کر لیا لیکن وہاں کوئی موجود نہ تھا البتہ ایک کمرے کا دروازہ عقبی طرف تھا اور وہ دروازہ کھلا ہوا تھا۔ عمران تیزی سے اس دروازے کو کراس کر کے عقبی طرف آیا۔ عقبی دیوار ایک جگہ سے ٹوٹی ہوئی تھی۔ عمران تیزی سے اس طرف بھاگا لیکن دوسری طرف اونچی فصل تھی جو دُور تک پھیلی ہوئی تھی۔ ڈان اور روزی لازماً اس فصل میں چھپے ہوئے ہونگے لیکن یہاں عمران اگر باہر نکلتا تو لازماً ان کے سامنے ہونے کی وجہ سے آسانی سے ان کا نشانہ بن سکتا تھا۔ اس لئے عمران تیزی سے واپس دوڑا اور پھر اسی دروازے سے ہو کر وہ کمرے سے نکل کر راہداری میں دوڑتا ہوا باہر برآمدے میں آگیا۔

"صفدر!۔۔۔ وہ دونوں عقبی طرف سے نکلے ہیں۔۔۔ احتیاط سے انہیں چیک کرو"۔۔۔ عمران نے تیز آواز میں کہا اور پھر واپس سرداور والے کمرے میں پہنچ گیا۔ سرداور کو زندہ دیکھ کر اُسے بیحد اطمینان ہوا تھا جبکہ ساتھ والی کرسی اُلٹی پڑی تھی اور اس میں موجود آدمی بندھا ہونے

کے باوجود مُردہ پڑا ہوا تھا۔

"کیا ہوا"۔۔۔؟ سرداور نے کہا۔

"ابھی تو نکل گئے ہیں۔۔۔ مجھے تو آپ کی فکر تھی۔۔۔ شکر ہے آپ زندہ بچ گئے ہیں"۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور مشین گن اٹھائے سرداور کی کرسی کے عقب کی طرف بڑھنے لگا۔

"کاش!۔۔۔ ڈاکٹر اعظم بھی بچ جاتے۔۔۔ مجھے ان کی اس طرح موت پر افسوس رہے گا"۔۔۔ سرداور نے کہا۔

"ڈاکٹر اعظم بھی ہیں۔۔۔ کاش! میں کچھ دیر پہلے پہنچ جاتا"۔۔۔ عمران نے بھی افسوس بھرے لہجے میں کہا اور پھر اس نے سرداور کی رسیاں کھولنا شروع کر دیں۔

"انہیں بھی کھولو۔۔۔ اب ان کی لاش لے جانی ہوگی"۔۔۔ سرداور نے کھلنے کے بعد کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا۔

"لیکن سرداور!۔۔۔ ڈاکٹر اعظم نے آپ سے کیا کہا تھا کہ آپ اس طرح لیبارٹری سے بھاگے چلے آئے"۔۔۔ عمران نے ڈاکٹر اعظم کی طرف بڑھتے ہوئے پوچھا۔

اور سرداور نے ڈاکٹر اعظم سے فون پر ہونے والی بات سے لے کر ان کے مرنے تک کی ساری تفصیل بتا دی۔ اس دوران عمران ڈاکٹر اعظم کی لاش سے بندھی ہوئی رسیاں کھول چکا تھا۔

"ڈاکٹر اعظم نے جان کے خوف سے ملک سے غداری کی ہے سرداور! اس لئے ان کی موت پر مجھے اب کوئی افسوس نہیں ہے۔۔۔ انہیں چاہیئے تھا کہ وہ اپنی جان دے دیتے، لیکن اس طرح مجرموں کے آلہ کار

بن کر آپ جیسی شخصیت کو داؤ پر نہ لگاتے ـــــ اگر انہیں ڈان گولی نہ مارتا تو شاید یہ باتیں سُن کر میں خود انہیں گولیوں سے اُڑا دیتا" ـــــ عمران نے انتہائی سخت لہجے میں کہا۔

"تمہاری بات درست ہے عمران ! ـــــ لیکن موت کا سامنا کرنا ہر آدمی کا کام نہیں ہوتا" ـــــ سرداور نے کہا۔ عمران اس دوران باہر راہداری میں پہنچ چکا تھا۔ جب وہ برآمدے میں پہنچا تو صفدر بھی پھاٹک سے اندر آ گیا۔

"عمران صاحب ! ـــــ میں نے سب چیک کر لیا ہے لیکن وہ کہیں دُور نکل گئے ہیں ـــــ یا پھر کسی جگہ ساکت ہو کر چھپے ہوئے ہیں" ـــــ صفدر نے کہا۔

"ٹھیک ہے ـــــ تم سرداور کو لے جا کر ان کی لیبارٹری تک پہنچا آؤ۔ ان کے ڈرائیور کو تو شاید انہوں نے وہیں سڑک پر ہی مار کر کہیں پھینک دیا ہو گا ـــــ میں اس دوران ڈان اور روزی کو چیک کرتا ہوں" ـــــ عمران نے کہا اور صفدر کے سر ہلانے پر وہ تیزی سے مُڑ کر عقبی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

ڈان اور روزی دونوں کے چہرے بُری طرح لٹکے ہوئے تھے۔ ان کی بظاہر حالت بھی خاصی خراب لگ رہی تھی۔ یوں لگ رہا تھا جیسے طویل سفر پیدل دوڑ کر انہیں طے کرنا پڑا ہو۔

"ہمیں انہیں وہیں گھیر لینا چاہیے تھا ـــــ تم خوامخواہ مجھے دوڑا کر لے آئی ہو" ـــــ ڈان نے ایک کرسی پر ڈھیر ہوتے ہوئے کہا۔

"نجانے وہ کتنی تعداد میں تھے ڈان ! ـــــ اگر ہم انہیں نظر آ جاتے تو وہ ہمیں گھیر لیتے" ـــــ روزی نے ہانپتے ہوئے جواب دیا۔ وہ پہلے ہی ایک کرسی پر بیٹھ چکی تھی۔

"یہ لوگ وہاں پہنچ کیسے گئے ـــــ میری تو سمجھ میں نہیں آ رہا" ـــــ ڈان نے کہا۔

"اگر عمران کی تیز آواز ہمیں سنائی نہ دیتی ڈان ! ـــــ تو ہم لامحالہ سیدھے راہداری سے نکل کر برآمدے میں آتے اور وہ ہمیں آسانی سے بھُون ڈالتے۔

شکر کرو کہ اس کے اپنے کسی ساتھی کو آواز دینے سے ہم واپس پلٹ کر عقبی طرف سے نکل جانے میں کامیاب ہو گئے ـــــ ویسے مجھے یقین ہے کہ تمہاری وہ کار جو تم نے اس جیگر کے ہاتھ واپس بھیجی تھی اُسے چیک کر لیا گیا ہوگا ـــــ یہ ان کا اپنا شہر ہے۔ وہ آسانی سے پوری فوج کو اس کی چیکنگ پر ڈال سکتے تھے" ـــــ روزی نے کہا۔

"ہاں! ـــ تمہاری بات درست ہے ـــــ بہرحال اب میں نے فیصلہ کر لیا ہے کہ میں اس عمران کا خاتمہ کرونگا ـــــ ڈاکٹر ہاشم والا مشن کامیاب ہوتا ہے یا نہیں ـــ اب مجھے اس کی پرواہ نہیں رہی۔ لیکن اس عمران کو ہر صورت میں مرنا پڑے گا" ـــــ ڈان نے انتہائی سخت لہجے میں کہا۔

"ہاں ـــ واقعی اب اس کی موت ضروری ہو گئی ہے ـــ یہ شخص ہمارے مشن کے راستے میں آہنی دیوار بن گیا ہے" ـــــ روزی نے کہا۔

اور پھر ڈان نے سامنے پڑے ہوئے ٹیلیفون کا رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"یس۔ راجر ہاؤس" ـــ دوسری طرف سے ایک آواز سنائی دی بولنے والا کوئی ملازم تھا۔

"میں ڈان بول رہا ہوں ـــ راجر سے بات کراؤ" ـــــ ڈان نے سخت لہجے میں کہا۔

"اوہ جناب! ـــ میں میکی بول رہا ہوں، راجر صاحب کا اسسٹنٹ۔ راجر صاحب ہلاک ہو چکے ہیں" ـــ دوسری طرف سے بولنے والے نے کہا۔

"راجر ہلاک ہو گیا ہے ـــ وہ کیسے ـــ کیا کہہ رہے ہو تم" ـــ ڈان نے بری طرح چونکتے ہوئے پوچھا۔ روزی بھی ڈان کی بات سن کر چونک پڑی تھی۔

"جی ہاں جناب! ـــ دو گھنٹے پہلے راجر صاحب اپنے دفتر میں موجود تھے کہ چار آدمی وہاں آئے اور انہوں نے راجر صاحب کو اغوا کر کے لے جانے کی کوشش کی ـــ جس پر راجر صاحب نے خفیہ مشین گن سے فائرنگ کر دی۔ آنے والوں میں سے دو آدمی شدید زخمی ہو گئے جب کہ دو بچ گئے اور ان میں سے ایک نے راجر صاحب پر فائر کھول دیا ـــ پھر وہ لوگ اپنے زخمی ساتھیوں کو لے کر چلے گئے ـــــ اس کے بعد مزید افراد نے وہاں دھاوا بول دیا اور ان کے دفتر کی مکمل تلاشی لی جانے لگی۔ اس کے بعد پولیس آگئی اور دفتر پر پولیس نے قبضہ کر لیا ـــــ اس وقت وہاں پولیس قابض ہے" ـــ میکی نے کہا۔

"لیکن کیا وہاں دفتر میں راجر اکیلا تھا" ـــــ ڈان نے حیران ہو کر پوچھا۔

"جی ہاں جناب! ـــ باس وہاں اکیلے اپنے دفتر میں بیٹھے کسی ضروری کام میں مصروف تھے۔ باقی ملازمین کی چھٹی ہو چکی تھی۔ ایک چوکیدار ان کے پاس تھا وہ بھی شدید زخمی ہوا ہے ـــــ دوسرا نیچے تھا جسے پہلے ہی باندھ دیا گیا تھا ـــ میں بھی ایک کام سے اچانک وہاں گیا تو وہاں پولیس کا قبضہ تھا ـــ ایک پولیس کا سپاہی میرا واقف تھا اس سے مجھے اس واقعہ کا پتہ چلا تو میں سیدھا ہسپتال پہنچا ـــ چوکیدار کا بھائی بن کر اس سے ملا۔ اس نے یہ ساری تفصیل بتائی تو میں سیدھا یہاں ان کی رہائش گاہ پر آگیا تاکہ یہاں سے ان کا ضروری سامان ہٹا دوں کہ اگر پولیس یہاں آئے تو اُسے یہاں سے کچھ نہ ملے" ـــــ میکی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ ویری بیڈ" ـــــ ڈان نے کہا اور رسیور رکھ کر وہ ایک جھٹکے سے اٹھ کھڑا ہوا۔

"اس کا مطلب ہے کہ انہیں ساری صورت حال کا علم ہو چکا ہے۔ راجر بھی ان کی نظروں میں آ گیا ـــــ چلو روزی! ـــ ہمیں فوری یہاں سے نکل جانا چاہیئے ـــ یہ اڈا بھی راجر کا ہے۔ ہو سکتا ہے اس اڈے کے بارے میں تفصیلات انہیں مل گئی ہوں" ـــــ ڈان نے کہا اور روزی نے سر ہلا دیا۔

"پہلے میک اپ کر لیں۔ کیونکہ اس جیگر کو اگر پکڑا گیا ہے تو اس نے ہمارے حلیئے ضرور بتا دیئے ہوں گے" ـــــ روزی نے کہا اور ڈان نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

تھوڑی دیر بعد میک اپ کر کے اور لباس بدل کر وہ اپنے بیگ اٹھائے اس چھوٹی سی کوٹھی سے باہر نکلے اور کالونی کے پہلے چوک سے ٹیکسی پکڑ کر وہ ہوٹل شارٹن پہنچ گئے۔ وہاں انہوں نے مختلف ناموں سے علیحدہ علیحدہ دو کمرے لئے اور پھر سامان اپنے اپنے کمرے میں رکھ کر وہ دونوں ایک ہی کمرے میں اکٹھے ہو گئے۔

"صورتحال درست نہیں ہے روزی! ـــ ہم مشن مکمل کرنے کی بجائے چوروں کی طرح چھپتے پھر رہے ہیں ـــــ میرا خیال ہے کہ ہمیں کسی کا سہارا لینے کی بجائے براہِ راست اس لیبارٹری پہنچ کر آگے بڑھنا چاہیئے وہاں لازماً کوئی نہ کوئی راستہ ہمیں مل جائے گا" ـــــ ڈان نے کمرے میں ٹہلتے ہوئے کہا۔

"یہ تو سراسر حماقت ہو گی ـــ راجر نے لیبارٹری کے بارے میں جو

تفصیلات بتائی تھیں اس کے بعد اس کے اندر اندھا دھند انداز میں داخل ہونے کا سوچنا ہی حماقت ہے ڈان ـــــ یہ مشن انتہائی سوچ بچار اور باقاعدہ منصوبہ بندی سے پورا ہو گا۔ لیکن تم تو عمران کے قتل کا کہہ رہے تھے" ـــــ روزی نے جواب دیا۔

"ہاں! ـــ لیکن اب میں سوچ رہا ہوں کہ کہیں ہم عمران کو قتل کرنے کے چکر میں پڑ کر الجھ نہ جائیں ـــ ہمیں سب سے پہلے اس مشن کے بارے میں سوچنا چاہیئے" ـــــ ڈان نے کہا۔

"اوہ ڈان! ـــ ایک کام ہو سکتا ہے۔ اس طرح ہم اس ڈاکٹر ہاشم کو اس کی بل سے باہر نکال سکتے ہیں" ـــــ روزی نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد کہا۔

"کیا" ـــ؟ ڈان نے چونک کر پوچھا۔

"راجر نے ڈاکٹر ہاشم کے بارے میں یہ بتایا تھا کہ اس کی فیملی اس کے ساتھ ہی لیبارٹری کے اندر رہتی ہے۔ لیکن اس کی ماں وہاں نہیں رہتی۔ اور مجھے یاد ہے کہ راجر نے اس کی ماں کا پتہ بتایا تھا ـــ قاسم منزل طارق روڈ ـــ وہ بوڑھی عورت ہو گی اور لازماً بیمار وغیرہ رہتی ہو گی ـــ اگر ہم وہاں جا کر اس کی ماں کو قابو میں کر لیں اور پھر اس کی ماں سے فون کروا کر ڈاکٹر ہاشم کو اس کے پاس بلوائیں تو لازماً ڈاکٹر ہاشم دوڑا چلا آئے گا ـــ یہ مشرقی لوگ ماں کو بے حد اہم حیثیت دیتے ہیں" ـــ روزی نے کہا۔

"اوہ ہاں! ـــ واقعی ہماری طرح ماں باپ کو بے کار سمجھ کر دور نہیں پھینک دیا جاتا ـــ ٹھیک ہے۔ بہت اچھا آئیڈیا ہے ـــ ماں والا خیال تو کسی کے ذہن میں بھی نہیں آئے گا ـــ ویری گڈ ـــ

کاش! — یہ آئیڈیا پہلے تمہارے ذہن میں آجاتا — تم بھی بعد میں ہی سوچتی ہو" — ڈان نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"سوچتی تو ہوں" — روزی نے ترکی بہ ترکی جواب دیتے ہوئے کہا اور ڈان بے اختیار کھل کھلا کر ہنس پڑا۔

"کھانا کھالیں — پھر اس مشن پر چلتے ہیں۔ میں ابھی اس مشن کو مکمل کرنا چاہتا ہوں تاکہ اس کے بعد اس عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کا تسلی سے خاتمہ کر سکوں — آؤ چلیں ڈائننگ ہال میں" — ڈان نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا۔ اب اس کے چہرے پر مایوسی اور ناامیدی کے گھمبیر سایوں کی بجائے کامیابی اور کامرانی کی نئی مسکراہٹ رینگ رہی تھی۔

"میرا خیال ہے کھانا یہیں منگوا لیا جائے — ہم مشن کی تکمیل سے پہلے جس قدر پبلک کے سامنے کم جائیں اتنا ہی بہتر ہے" — روزی نے کہا۔

"اوہ — تم ٹھیک کہتی ہے" — ڈان نے فوراً ہی رضامند ہوتے ہوئے کہا اور روزی نے فون کا رسیور اٹھا کر ہوٹل کی ہوم سروس کو کھانے کا آرڈر دینا شروع کر دیا۔

ڈاکٹر ہاشم لیبارٹری کے اندر ایک طرف بنی ہوئی اپنی رہائش گاہ کے کامن روم میں بیٹھے ایک کتاب کے مطالعے میں مصروف تھے جبکہ ان کی اہلیہ ٹی۔ وی پر نشر ہونے والا ڈرامہ دیکھ رہی تھیں۔ ڈاکٹر ہاشم نے اپنے بچوں کو تعلیم کے لئے بیرون ملک بھجوایا ہوا تھا اور وہ وہاں ہوسٹل میں رہتے تھے۔ کیونکہ یہاں لیبارٹری میں انتہائی سخت حفاظتی انتظامات کی وجہ سے ان کے بچے باہر نہ جا سکتے تھے۔ چونکہ بچے بڑے تھے اس لئے وہ آسانی سے ہوسٹل میں رہائش پذیر تھے جہاں حکومت پاکیشیا کی طرف سے دو آدمی ان کی خدمت اور نگرانی کے لئے ان کے ساتھ رہتے تھے۔ دونوں آدمی چونکہ انتہائی وفادار اور قابل بھروسہ تھے اس لئے ڈاکٹر ہاشم کو بچوں کی طرف سے کوئی فکر نہ تھی۔ دوسرے چوتھے ماہ وہ اپنی اہلیہ کے ساتھ انتہائی خاموشی سے عام مسافروں کے بھیس میں بیرون ملک جاتے اور بچوں سے مل آتے تھے۔

اسی لمحے کامن روم کے دروازے سے ان کا بوڑھا خاندانی ملازم اندر

داخل ہوا۔

"صاحب جی"—— بوڑھے ملازم نے ڈاکٹر ہاشم کے قریب پہنچ کر کہا۔

"کیا بات ہے بابا جی"—— ڈاکٹر ہاشم نے انتہائی نرم لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔ وہ بوڑھے خاندانی ملازم کا بالکل اپنے بزرگوں جیسا احترام کرتے تھے۔

"بڑی بیگم صاحبہ کا فون ہے —— وہ آپ سے فوری بات کرنا چاہتی ہیں"—— ملازم نے کہا۔

"والدہ کا فون —— اوہ اچھا"—— ڈاکٹر ہاشم نے چونک کر کہا اور جلدی سے کتاب ایک طرف رکھ کر وہ اٹھے اور تیزی سے کامن روم کے دروازے کی طرف بڑھ گئے۔

"کیا بات ہے —— خیریت"—— ان کی بیگم نے انہیں اس انداز میں اٹھ کر جاتے دیکھ کر چونک کر پوچھا۔

"اماں جی کا فون ہے"—— ڈاکٹر ہاشم نے دروازے سے ہی گردن موڑ کر جواب دیا اور پھر تیزی سے باہر آ کر ایک راہداری سے گذر کر وہ اپنے بیڈروم کی طرف بڑھ گئے جہاں انہوں نے والدہ کے لئے ایک انتہائی خصوصی فون کا انتظام کر رکھا تھا۔ اس فون سے کال صرف ان کی والدہ ہی انہیں کر سکتی تھیں یا وہ انہیں کر سکتے تھے۔ انہوں نے آگے بڑھ کر کھلی الماری کے اندر رکھے ہوئے سرخ رنگ کے فون کا رسیور اٹھا لیا۔ الماری کے اوپر سرخ رنگ کا بلب مسلسل جل رہا تھا جو کال آنے کی نشانی تھی لیکن ڈاکٹر ہاشم کے رسیور اٹھاتے ہی بلب بجھ گیا۔

"جی —— میں ہاشم بول رہا ہوں اماں جی"—— ڈاکٹر ہاشم نے انتہائی

مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"بب —— بب —— بیٹے ہاشم۔ جلدی آجاؤ —— مم —— مم —— میں مر رہی ہوں —— میری حالت خراب ہے —— میرا دل ڈوب رہا ہے —— آجاؤ بیٹے —— میں آخری بار تمہاری شکل اپنی زندہ آنکھوں سے دیکھنا چاہتی ہوں"—— دوسری طرف سے ایک بوڑھی مگر کانپتی ڈوبتی آواز سنائی دی اور ڈاکٹر ہاشم کو یوں محسوس ہوا جیسے اس کا ذہن دھماکے سے بجھ گیا ہو۔ ان کی آنکھوں میں یکلخت اندھیرا سا چھا گیا اور دل بری طرح بیٹھ گیا۔

"اماں —— اماں! —— کیا آپ نے ڈاکٹر روشن کو فون نہیں کیا"۔ ڈاکٹر ہاشم نے انتہائی بوکھلاتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"وہ —— وہ موجود ہیں —— تم جلدی آؤ —— بب —— بب —— بیٹے"۔ دوسری طرف سے آنے والی آواز یکلخت ڈوب سی گئی اور ڈاکٹر ہاشم نے رسیور کریڈل پر پٹخا اور پھر پاگلوں کے سے انداز میں بھاگتے ہوئے وہ باہر کی طرف لپکے۔ انہوں نے گیراج میں کھڑی اپنی کار نکالی اور بجلی کی سی تیزی سے اس راستے کی طرف بڑھ گئے جو خصوصی راستہ تھا اور جسے صرف ڈاکٹر ہاشم ہی کھول بند کر سکتے تھے اور اس راستے کا علم بھی صرف پوری دنیا میں ان کی ہی ذات تک محدود تھا۔ انتہائی ایمرجنسی کی صورت میں وہ یہ راستہ استعمال کرتے تھے۔

کار انتہائی رفتار سے ایک چوڑی سرنگ کے اندر دوڑی چلی جا رہی تھی۔ سرنگ آگے جا کر اوپر کو چڑھنے لگی اور پھر اس کا اختتام ایک سنگی دیوار پر ہوا۔ ڈاکٹر ہاشم نے کار اس دیوار کے قریب جا کر روکی اور پھر کھڑکی

سے سر باہر نکال کر چیختے ہوئے کہا۔

"ایس۔ او۔ ایس۔ او۔ ایس۔ ایس" ——— اور ان کا فقرہ مکمل ہوتے ہی سنگی دیوار سرر کی تیز آواز کے ساتھ فرش سے اُٹھ کر اوپر غائب ہوگئی اور ڈاکٹر ہاشم نے کار ایک جھٹکے سے آگے بڑھائی۔ اب ان کی کار ریت کے اونچے نیچے ٹیلوں کے درمیان دوڑ رہی تھی۔ جو دُور تک پھیلے ہوئے تھے۔ انہیں معلوم تھا کہ کار باہر آتے ہی دیوار دوبارہ برابر ہوگئی ہوگی اور اب وہاں ریت کا ایک بڑا سا ٹیلا ہوگا۔

وہ کار کو انتہائی تیز رفتاری سے دوڑاتے ہوئے چند لمحوں میں ہی شہر کی طرف جانے والی پختہ سڑک پر پہنچ گئے۔ جہاں رات ہونے کے باوجود ٹریفک کی خاصی گہما گہمی تھی۔ کیونکہ یہ دارالحکومت سے باہر جانے والی مین روڈ تھی۔ پختہ سڑک پر پہنچنے کے بعد کار کی رفتار انہوں نے لاشعوری طور پر مزید بڑھا دی تھی۔ لیکن اس وقت ان کا ذہن اپنی ماں کی طرف ہی متوجہ تھا۔ ان کی والدہ ملازموں کے ساتھ اکیلی قاسم منزل میں رہتی تھیں جو ان کے والد کی کوٹھی تھی۔ گو انہوں نے بیحد کوشش کی کہ ان کی والدہ اکیلے رہنے کی بجائے ان کے ساتھ رہیں لیکن ان کی والدہ نے اس کوٹھی کو چھوڑنے سے قطعی انکار کر دیا۔ جہاں وہ دُلہن بن کر آئی تھیں۔ چونکہ ڈاکٹر ہاشم ان کی اکلوتی اولاد تھی اور ڈاکٹر ہاشم کے والد ان کی نوعمری میں ہوائی جہاز کے ایک حادثے میں ہلاک ہوگئے تھے اس لئے ڈاکٹر ہاشم کی پرورش ان کی ماں نے ہی کی تھی۔ چونکہ ان کے والد شیئر بزنس کرتے تھے اس لئے ملک اور بیرون ملک کئی بڑی بڑی کمپنیوں میں ان کے کافی شیئرز موجود تھے جہاں سے انتہائی معقول آمدنی ہوتی تھی۔

اس لئے انہیں معاشی طور پر تو کوئی پریشانی نہ تھی اور پھر جب ڈاکٹر ہاشم فزکس میں ایم۔ایس۔سی کرنے کے بعد اعلیٰ تعلیم کے لئے بیرون مُلک گئے تب بھی ان کی والدہ ساتھ نہ گئیں۔ ڈاکٹر ہاشم تقریباً دس سال تک باہر رہے اور پھر اعلیٰ ترین تعلیم اور تجربہ حاصل کرنے کے بعد وہ واپس مُلک آئے اور تب سے اپنی خداداد صلاحیتوں، ناقابل شکست حُب الوطنی اور بے پناہ محنت کی وجہ سے وہ اس وقت نہ صرف پاکیشیا بلکہ پوری دنیا کے عظیم ترین سائنسدان سمجھے جاتے تھے اور پاکیشیا کے لئے تو انہوں نے ایک لحاظ سے اپنی زندگی ہی وقف کر رکھی تھی۔ مخصوص تجربات کی وجہ سے انہیں چونکہ ہر وقت لیبارٹری میں ہی رہنا پڑتا تھا اس لئے انہوں نے لیبارٹری کے اندر ہی رہائش گاہ بنوا لی تھی اور ان کی اہلیہ ان کے ساتھ رہتی تھیں جب کہ والدہ نے ساتھ رہنے سے انکار کر دیا تھا۔ لیکن ڈاکٹر ہاشم نے خاندانی ملازموں اور دیگر قابل بھروسہ ملازمین کی کافی تعداد ان کی خدمت کے لئے مقرر کر رکھی تھی۔ ساتھ ہی کوٹھی مشہور فزیشن ڈاکٹر روشن کی تھی وہ چونکہ اب بوڑھے ہوکر پریکٹس چھوڑ چکے تھے اس لئے ہر وقت اپنی کوٹھی میں ہی رہتے تھے اور اگر والدہ کی طبیعت خراب ہوتی تو ملازم انہیں فوراً ہی بلا لیتے اور وہ تھے بھی انتہائی ہمدرد آدمی، اور پھر ڈاکٹر ہاشم کے والد کے قریبی دوست بھی تھے اس لئے وہ فوراً دوڑ کر آجاتے تھے۔ ڈاکٹر روشن کی موجودگی کے باوجود والدہ کی اس حالت نے واقعی ڈاکٹر ہاشم کو بری طرح بوکھلا دیا تھا۔ اس کا مطلب تھا کہ واقعی والدہ کی طبیعت اس حد تک خراب ہو چکی ہے کہ ڈاکٹر روشن جیسا فزیشن بھی کچھ نہ کر سکتا تھا۔ یہی وجہ تھی کہ وہ بغیر کسی کو اطلاع دیئے سپیشل

ـے سے پاگلوں کے سے انداز میں کار دوڑاتے طارق روڈ کی طرف اُڑے چلے جا رہے تھے جہاں قاسم منزل تھی۔

تھوڑی دیر بعد وہ طارق روڈ پر پہنچ گئے اور پھر دو منزلہ قدیم مگر شاندار قاسم منزل کی عمارت دُور سے ہی نظر آنے لگی۔ اس کا بڑا پھاٹک کھلا ہوا تھا اور اندر موت جیسی خاموشی طاری تھی۔ ڈاکٹر ہاشم کا دل مزید زور سے دھڑکنے لگا اور پھر انہوں نے کار کو پورچ کے قریب روکا اور پھر اُتر کر پاگلوں کے سے انداز میں والدہ کے کمرے کی طرف دوڑنے لگے۔ برآمدے، صحن یا راہداری میں ایک بھی ملازم انہیں نظر نہ آرہا تھا لیکن اس وقت انہیں کسی چیز کا بھی ہوش نہ تھا۔ والدہ کے کمرے کا دروازہ کھلا ہوا تھا اور اندر روشنی ہو رہی تھی۔

"اماں جی ـــــ اماں جی" ـــــ ڈاکٹر ہاشم تیزی سے کھلے دروازے سے اندر داخل ہوئے۔ مگر دوسرے لمحے ان کے سر پر جیسے قیامت سی ٹوٹ پڑی اور وہ بُری طرح چیختے ہوئے منہ کے بل نیچے قالین پر گرے ہی تھے کہ ان کی کھوپڑی پر ایک اور دھماکہ ہوا اور اس کے ساتھ ہی ان کا ذہن گہری تاریکیوں میں ڈوب گیا۔ پھر جس طرح گھُپ اندھیرے میں روشنی کی کرن پھوٹتی ہے اس طرح ان کے ذہن کی گہرائیوں میں روشنی کی کرن پھوٹی اور پھر یہ روشنی تیزی سے پھیلتی چلی گئی اس کے ساتھ ہی انہیں اپنے سر میں شدید درد کی لہریں چلتی ہوئی محسوس ہوئیں اور ان کی آنکھیں ایک جھٹکے سے کھُل گئیں دوسرے لمحے یہ دیکھ کر ان کی حیرت کی انتہا نہ رہی کہ وہ ایک کرسی پر رسیوں سے بندھے ہوئے بیٹھے تھے جب کہ ساتھ ہی پلنگ پر ان کی والدہ بیہوش

پڑی ہوئی تھیں اور ان کے سامنے ایک ایکریمی مرد اور ایک ایکریمی عورت ہاتھوں میں ریوالور پکڑے بڑے استہزائیہ انداز میں انہیں دیکھ رہے تھے۔

"کک ـ کک ـ کون ہو تم ـــ اور یہ کیا ہے" ـــــ ڈاکٹر ہاشم نے بے اختیار بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"تمہیں ہوش آگیا ڈاکٹر ہاشم ـــــ ہم اگر چاہتے تو تمہیں کبھی ہوش نہ آتا اور تم اسی بیہوشی کے عالم میں ہی موت کے گھاٹ اتار دیئے جاتے"۔ اس مرد نے طنزیہ انداز میں کہا۔

"مم ـ مم ـــ میری والدہ کو کیا ہوا ہے ـــــ انہوں نے مجھے کال کیا ہے ـــ تم کون ہو ـــ کہاں سے آئے ہو" ـــــ ڈاکٹر ہاشم نے گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"تمہاری ماں صرف بیہوش ہے ـــــ لیکن اس کی بیہوشی کسی بھی وقت موت میں تبدیل ہو سکتی ہے ـــــ تم نے اپنے گرد کس قدر فول پروف حفاظتی انتظامات کر رکھے تھے۔ لیکن دیکھو! ـــــ تم صرف اپنی ماں کی ایک کال پر کس طرح خود ہی دوڑ کر ہمارے جال میں آپھنسے ہو"۔ اس مرد نے طنزیہ انداز میں ہنستے ہوئے کہا۔

"لیکن تم کون ہو ـــ اور میری ماں نے مجھے اس انداز میں کال کیوں کیا ہے" ـــــ ڈاکٹر ہاشم کو ابھی تک اصل بات سمجھ نہ آرہی تھی۔

"میرا نام ڈان ہے ـــ اور یہ میری ساتھی روزی ہے ـــــ ہمارا تعلق ایکریمیا کی بلیک ایجنسی سے ہے ـــــ ہمیں تمہارے قتل کا مشن سونپا گیا تھا جسے تم نے اپنے گرد موجود حفاظتی انتظامات کی وجہ سے مشکل بلکہ ایک لحاظ سے ناممکن بنا رکھا تھا لیکن ڈان اور روزی نے آج تک کسی بھی

مشن میں ناکامی کا منہ نہیں دیکھا ——— تمہیں اس بل سے نکالنے کے لئے ہم نے معمولی سی گیم کھیلی ——— ہمیں معلوم ہے کہ تم مشرقی لوگ اپنے ماں باپ سے بے حد پیار کرتے ہو۔ بس ہم نے اسی کو ہتھیار بنایا ——— تمہاری ماں کی رہائش گاہ کا ہمیں علم تھا اس لئے ہم یہاں آئے اور یہاں موجود ملازموں کا خاتمہ کیا اور کوٹھی پر قابض ہو گئے ——— تمہاری ماں کو ہم نے صرف اتنا بتایا کہ ہم ڈاکٹر ہاشم سے ایک فارمولا حاصل کرنا چاہتے ہیں اور بس ——— اگر اس فارمولے کے حصول میں ہمیں ناکامی ہوئی تو ہم پوری لیبارٹری کو اڑا دیں گے جس سے تم بھی ساتھ ہی مر جاؤ گے۔
اس پر تمہاری ماں ہماری منتیں کرنے لگی کہ تمہیں نہ مارا جائے ——— اس پر روزی نے اسے آفر کی کہ اگر وہ تمہیں بچانا چاہتی ہے تو اس انداز میں تمہیں کال کرے کہ تم کسی کو اطلاع دیئے بغیر فوراً ہی یہاں آجاؤ ———
ہم تم سے فارمولا حاصل کر کے واپس چلے جائیں گے اس طرح تمہاری جان بچ جائے گی ——— ورنہ ہم ہر صورت میں تمہیں مار ڈالیں گے ———
اس پر تمہاری ماں نے خود ہی فون کر کے اپنی بیماری کا بہانہ کر کے تمہیں کال کیا ——— اور دیکھو! ——— تم کس طرح ہمارے منصوبے کے مطابق خود ہی سارے حفاظتی انتظامات چھوڑ کر یہاں آ گئے ہو ——— ہم نے تمہاری ماں کو اس لئے بیہوش کر دیا ہے تاکہ وہ تمہاری چیخوں کی آوازیں نہ سن سکے" ——— ڈان نے کہا۔

"ڈان! ——— زیادہ وقت مت لگاؤ ——— گولی مار کر اس کا خاتمہ کر دو اور یہاں سے نکل چلو ——— میرا دل گھبرا رہا ہے ——— مجھے ایسے احساس ہو رہا ہے کہ جیسے کوئی خطرہ ہمارے سروں پر منڈلا رہا ہو" ———

روزی نے کہا۔

"ارے نہیں روزی! ——— یہ بہت بڑا سائنسدان ہے۔ اس کی موت بھی اس جیسی بڑی ہی ہونی چاہئے ——— تم فکر نہ کرو۔ یہاں کوئی نہیں پہنچ سکتا ——— اس لئے تو تم نے بے ہوش کیا تھا کہ چیکنگ بھی کر لی جائے اور یہ تسلی بھی کر لی جائے کہ یہ واقعی ڈاکٹر ہاشم ہی ہے ——— باقی رہی اس کی موت ——— تو وہ صرف انگلی کی حرکت پر منحصر ہے" ——— ڈان نے اسے تسلی دیتے ہوئے کہا۔

"تم کیا چاہتے ہو ——— کونسا فارمولا چاہتے ہو" ——— ڈاکٹر ہاشم نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"فارمولا ——— اوہ ہاں! ——— ٹھیک ہے۔ اگر تم ہمیں اس پراجیکٹ کا فارمولا دے دو جس پر تم آجکل کام کر رہے ہو ——— تو ہم تمہیں اور تمہاری ماں کو زندہ چھوڑ سکتے ہیں" ——— ڈان نے چونک کر کہا۔

"ڈان! ——— میں کہتی ہوں کہ تماشے میں مت پڑو ——— گولی مار دو اسے ——— یا پھر مجھے کہو۔ میں ان دونوں کا خاتمہ کر دیتی ہوں" ——— روزی نے ایک بار پھر تیز آواز میں کہا۔

"روزی! ——— مرنا تو بہرحال اس نے ہے ہی ——— اگر بونس میں کوئی فارمولا مل جائے تو کیا برا ہے" ——— ڈان نے اس بار فرانسیسی زبان میں روزی سے مخاطب ہو کر کہا تاکہ ڈاکٹر ہاشم اس کی بات نہ سمجھ سکے۔

"لالچ اچھا نہیں ہوتا ڈان! ——— جب تک یہ مر نہیں جاتا، اس وقت تک ہم پر خطرے کی تلوار لٹکتی رہے گی ——— اور پھر یہاں یہ جیب میں کوئی فارمولا ڈال کر تو نہ آیا ہوگا۔ اس لئے چھوڑو اس لالچ

کو ___ پہلے ہی تم نے بہت وقت ضائع کر دیا ہے ___ ایسا موقع پھر ہاتھ نہیں آنا ___ اسے فوراً گولی سے اڑا دو" ___ روزی نے اپنی بات پر اصرار کرتے ہوئے کہا۔

"او۔ کے ___ ٹھیک ہے۔ اگر تم اصرار کرتی ہو تو ایسے ہی سہی" ___ ڈان نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ریوالور کا رُخ سامنے کرسی پر بندھے بیٹھے ڈاکٹر ہاشم کی طرف کیا۔

"مرنے کے لئے تیار ہو جاؤ ڈاکٹر ہاشم" ___ ڈان نے انتہائی سرد اور سفاک لہجے میں کہا۔ دوسرے لمحے ریوالور کا خوفناک دھماکہ ہوا اور اس کے ساتھ ہی کمرہ انسانی چیخ سے گونج اٹھا۔

"راجر پہنچ گیا ہے گیسٹ رُوم میں" ___ عمران نے دانش منزل کے آپریشن رُوم میں داخل ہوتے ہی احتراماً کھڑے ہوتے ہوئے بلیک زیرو سے پوچھا۔

"راجر ہلاک ہو گیا ہے عمران صاحب" ___ بلیک زیرو نے جواب دیا اور عمران بے اختیار چونک پڑا۔

"ہلاک ہو گیا ہے ___ وہ کیسے" ___ عمران نے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا اور کرسی پر بیٹھ گیا۔

"آپ کی کال ملتے ہی میں نے کیپٹن شکیل، نعمانی، چوہان اور صدیقی چاروں کی ڈیوٹی لگائی کہ وہ فوری جاکر راجر کو اغوا کریں اور دانش منزل پہنچا دیں ___ وہ جب اس کے دفتر پہنچے تو ملازمین تو چھٹی کر کے جا چکے تھے البتہ راجر اپنے مخصوص کمرے میں موجود تھا اور ایک محافظ اس کے کمرے میں موجود تھا جبکہ ایک چوکیدار نیچے تھا۔ انہوں نے اس چوکیدار کو باندھ

کر ایک طرف ڈالا اور اس کے دفتر پہنچ گئے —— انہوں نے وہاں راجر کے محافظ کو بے بس کیا اور راجر کو قابو میں کر کے اُسے ہتھکڑی لگانے ہی لگے تھے کہ اچانک چھت پر سے ان پر گولیوں کی بوچھاڑ ہو گئی۔ شاید راجر نے پیر کی مدد سے کوئی خفیہ بٹن دبا دیا تھا —— بہرحال اس اچانک فائرنگ کی وجہ سے نعمانی اور صدیقی دونوں شدید زخمی ہو گئے، جب کہ کیپٹن شکیل اور چوہان معمولی زخمی ہوئے۔ لیکن اس فائرنگ سے راجر کا محافظ بھی شدید زخمی ہوا اور راجر نے کہیں سے ریوالور نکال لیا تھا اس لئے کیپٹن شکیل نے اس پر فائر کھول دیا تا کہ اس کے ہاتھ سے ریوالور نکال سکے —— لیکن راجر نے بچنے کے لئے سائیڈ پر چھلانگ لگا دی اور نتیجہ یہ کہ گولی اس کے ہاتھ پر لگنے کی بجائے اس کے دل میں جا لگی اور وہ ہلاک ہو گیا —— چونکہ نعمانی اور صدیقی دونوں شدید زخمی ہو گئے تھے اس لئے کیپٹن شکیل اور چوہان نے انہیں اٹھایا اور تیزی سے باہر لا کر انہیں سپیشل ہسپتال پہنچایا جہاں بروقت آپریشن ہونے کی وجہ سے ان دونوں کی جانیں بچ گئی ہیں لیکن وہ ابھی ہسپتال میں ہیں —— جب مجھے اطلاع ملی تو میں نے باقی ٹیم کو بھی وہاں بھیجا تا کہ وہاں موجود کاغذات کی تلاشی لی جا سکے —— ٹیم نے مکمل تلاشی لی اور خفیہ الماری میں سے دس بارہ اہم فائلیں برآمد کر لیں۔ اس کے بعد میری ہدایت پر پولیس کو اطلاع دی گئی اور پولیس نے دفتر پر قبضہ کر لیا —— میں نے ان فائلوں کا مطالعہ کیا۔ اس میں راجر کے تمام اڈوں اور اس سے متعلقہ افراد کے پتے موجود تھے۔ چنانچہ میں نے سر رحمان سے بات کی اور نتیجہ یہ کہ سنٹرل انٹیلی جنس نے اس کے تمام اڈوں پر چھاپے مارے اور وہاں

موجود افراد کو گرفتار کر لیا —— اہم شخصیت کی گرفتاریاں بھی عمل میں آگئیں۔ لیکن بہرحال راجر کو زندہ گرفتار نہیں کیا جا سکا —— بلیک زیرو نے تفصیلی رپورٹ دیتے ہوئے کہا۔

”ہونہہ —— ٹھیک ہے۔ لیکن اس طرح ڈاان اور روزی کی گرفتاری والا مسئلہ ختم ہو گیا اور وہ دونوں ایک بار پھر میرے پنجے سے نکل جانے میں کامیاب ہو گئے ہیں“ —— عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

”نکل گئے —— وہ کیسے —— کیا وہ آپ کے قابو چڑھ گئے تھے“ —— بلیک زیرو نے چونک کر پوچھا اور عمران نے اُسے ڈاکٹر جیف ارنلڈ کی کوٹھی پر پہنچنے سے لے کر زرعی فارم سے ڈاکٹر اعظم کی لاش اور سرداور کی زندہ برآمدگی تک تمام تفاصیل بتا دیں۔

”اوہ! —— لیکن وہ وہاں سے گئے تو پیدل ہوں گے —— آپ ٹیم کو کال کر لیتے تو اس پورے علاقے کو گھیر لیا جاتا“ —— بلیک زیرو نے کہا۔

”اتنا وقت نہیں تھا —— اور پھر وہ ٹیم کی انتظار میں وہاں بیٹھے تو نہ رہتے —— ویسے میں نے اپنے طور پر بھاگ دوڑ کر کے ان کے بارے میں کچھ شواہد حاصل کئے اور پھر ایک ٹیکسی والے کو تلاش کر لیا جس نے اس حلیئے کے ایکریمین جوڑے کو سبزہ زار کالونی کی ایک چھوٹی سی کوٹھی تک پہنچایا تھا —— لیکن جب میں نے اس کوٹھی پر ریڈ کیا تو وہ خالی پڑی تھی البتہ وہاں ڈریسنگ روم میں میک اپ کا سامان کھلا پڑا تھا اور ایسے آثار موجود تھے جیسے وہاں سے کچھ افراد افراتفری کے عالم میں میک اپ کر کے نکلے ہوں —— یہ اڈا لازماً انہیں راجر نے دیا ہو گا اور راجر کی موت کا انہیں پتہ چل گیا ہو گا اس لئے خطرے کو بھانپ کر وہ وہاں سے

نکل گئے ـــــ لیکن وہاں ڈریسنگ روم میں زنانہ اور مردانہ لباس بھی کافی تعداد میں وارڈروبوں میں موجود تھے اور میک اپ کا سامان بھی کھلا پڑا تھا۔ اس سے میں یہی سمجھا ہوں کہ انہوں نے پہلے میک اپ کیا اور پھر لباس بدلا اور نکل گئے ـــــ یہی میک اپ ہی اب میری ان کی تلاش میں رکاوٹ بن گیا ہے لیکن بہرحال انہیں تلاش کرنا بے حد ضروری ہے۔ اگر مجھے اور صفدر کو فارم تک پہنچنے میں چند لمحوں کی بھی تاخیر ہو جاتی تو وہ یقیناً ڈاکٹر اعظم کی طرح سردادر کو بھی ہلاک کر دیتے ـــــ اور یہ نقصان کسی طرح بھی پاکیشیا کے لئے ڈاکٹر ہاشم کے قتل سے کم نہ تھا۔ اس لئے ایسے لوگوں کا اب زیادہ دیر زندہ رہنا پاکیشیا کے لئے انتہائی خطرناک ثابت ہو سکتا ہے" ـــــ عمران نے کہا اور ساتھ ہی اس نے ہاتھ بڑھا کر ٹیلیفون کا رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔ بلیک زیرو بات کرتے کرتے رک گیا۔ کیونکہ اسی لمحے لاؤڈر سے جولیا کی آواز سنائی دی تھی۔

"جولیا سپیکنگ" ـــــ جولیا کا لہجہ مودبانہ تھا۔

"ایکسٹو" ـــــ عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"یس باس" ـــــ جولیا نے جواب دیا۔

"جولیا ـــــ تمام ممبرز کی ڈیوٹی لگا دو کہ وہ سب شہر کے تمام ہوٹلوں میں ان افراد کو چیک کریں جنہوں نے آج دوپہر کے بعد کسی بھی ہوٹل میں رہائش پذیر ہونے کے لئے کمرے بک کرائے ہوں ـــــ کوئی ہوٹل مس نہ کیا جائے۔ صرف غیر ملکیوں کو ہی چیک نہیں کرنا، بلکہ مقامی افراد کو بھی چیک کرنا ہے۔ بلیک ایجنٹ ڈان اور روزی کسی نہ کسی ہوٹل میں میک اپ کر کے رہائش پذیر

ہوں گے" ـــــ عمران نے کہا اور ساتھ ہی اس نے ڈان اور روزی کے قدوقامت اور ان کی ایسی نشانیاں بھی بتا دیں جس سے ان دونوں کو میک اپ کے باوجود چیک کیا جا سکتا ہو۔

"یس باس" ـــــ جولیا نے جواب دیا۔

"جیسے ہی کوئی مشکوک جوڑا یا فرد نظروں میں آئے ـــــ فوری طور پر مجھے اطلاع دی جائے" ـــــ عمران نے تیز لہجے میں کہا اور رسیور رکھ کر اس نے ٹرانسمیٹر کی طرف ہاتھ بڑھایا اور پھر تیزی سے اس پر ٹائیگر کی فریکوئنسی ایڈجسٹ کر کے اس نے بٹن دبا دیا۔

"ہیلو ـــ ہیلو ـــ عمران کالنگ۔ اوور" ـــــ عمران نے بار بار یہی فقرہ دوہرانا شروع کر دیا۔

"ٹائیگر اٹنڈنگ باس۔ اوور" ـــــ چند لمحوں بعد ٹرانسمیٹر سے ٹائیگر کی آواز ابھری۔

"ٹائیگر! ـــــ سبزہ زار کالونی کی کوٹھی نمبر بارہ سے ایک ایکریمین مرد اور عورت کسی میک اپ میں نکل کر گئے ہیں ـــــ ہو سکتا ہے انہوں نے کار استعمال نہ کی ہو اور کسی ٹیکسی پر گئے ہوں اور یہ ٹیکسی انہیں لازماً سبزہ زار کالونی کے چوک سے ملی ہو گی جہاں کافی دوکانیں ہیں ـــــ ٹیکسی والوں اور وہاں چوک سے معلومات حاصل کرو اور ان دونوں کو تلاش کر کے فوری طور پر مجھے ٹرانسمیٹر پر رپورٹ کرو۔ اوور" ـــــ عمران نے تیز لہجے میں کہا۔

"یس باس۔ اوور" ـــــ دوسری طرف سے ٹائیگر نے کہا اور عمران نے "اوور اینڈ آل" ـــــ کہہ کر ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

"اگر کسی طرح یہ معلوم ہو جاتا کہ انہوں نے کیسا میک اپ کیا ہے غیر ملکی

یا مقامی ___ تو انہیں تلاش کرنے میں زیادہ آسانی ہو جاتی" ___ بلیک زیرو نے کہا۔

"ہاں! ___ بہرحال جوڑے کے لحاظ سے ٹائیگر کوشش کرے گا اور میں ٹائیگر کی صلاحیتوں سے واقف ہوں ___ وہ ایسے کاموں میں بیحد ہوشیار ہے" ___ عمران نے کہا اور بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

پھر تقریباً ایک گھنٹے تک کوئی کال نہ آئی۔ اس کے بعد ٹیلیفون کی گھنٹی بج اٹھی اور عمران نے ہاتھ بڑھا کر ریسیور اٹھا لیا۔

"ایکسٹو" ___ عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"جولیا بول رہی ہوں باس! ___ ابھی کیپٹن شکیل نے اطلاع دی ہے کہ ہوٹل شارٹن میں دوپہر کے بعد دو غیر ملکیوں نے کمرے بک کرائے ہیں جن میں ایک مرد اور ایک عورت ہے ___ بکنگ علیحدہ علیحدہ کرائی گئی ہے ___ ان میں مرد کا نام کلارک اور عورت کا نام ٹرلیسا ہے اس نے مزید تحقیقات کی تو پتہ چلا ہے کہ ان دونوں نے کمرے تو علیحدہ علیحدہ بک کرائے ہیں لیکن انہوں نے کھانا مرد والے کمرے میں اکٹھے ہی منگوا کر کھایا ہے ___ کھانا کھانے کے بعد انہوں نے شراب پی اور پھر وہ دونوں ہوٹل سے چلے گئے ___ کیپٹن شکیل نے باری باری دونوں کمروں کی تلاشی لی ہے۔ وہاں سے ایسے شواہد ملے ہیں جن سے ظاہر ہوتا ہے کہ یہ دونوں ہی ہمارے مشکوک افراد ہیں ___ میں نے کیپٹن شکیل کو ہدایات دے دی ہیں کہ وہ ان کمروں کی نگرانی کرے اور جیسے ہی یہ دونوں واپس آئیں، وہ اطلاع دے" ___ جولیا نے تفصیلی رپورٹ دیتے ہوئے کہا۔

"او کے ___ جیسے ہی کیپٹن شکیل رپورٹ دے، مجھے اطلاع دینا" ___ عمران نے کہا اور ریسیور رکھ دیا۔

اسے ریسیور رکھے چند ہی لمحے گزرے ہوں گے کہ ٹرانسمیٹر پر کال آ گئی۔ عمران نے چونکہ پہلے ہی اپنی فریکوئنسی پر ایڈجسٹ کر دی تھی اس لئے وہ سمجھ گیا کہ کال ٹائیگر کی طرف سے ہے اس نے ہاتھ بڑھا کر ٹرانسمیٹر آن کر دیا۔

"ہیلو ہیلو ___ ٹائیگر کالنگ۔ اوور" ___ ٹرانسمیٹر آن ہوتے ہی ٹائیگر کی آواز سنائی دی۔

"یس، عمران اٹنڈنگ۔ اوور" ___ عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"باس! ___ میں نے غیر ملکی جوڑے کا کھوج نکال لیا ہے۔ وہ سبزہ زار کالونی کے چوک سے ایک ٹیکسی پر بیٹھ کر ہوٹل بمبینو پہنچا ہے۔ لیکن میں نے بمبینو ہوٹل میں چیکنگ کی ہے ___ وہاں کسی غیر ملکی یا مقامی نے آج کمرہ بک نہیں کرایا۔ اوور" ___ ٹائیگر نے رپورٹ دیتے ہوئے کہا۔

"تم نے ان کے حلیئے ٹیکسی ڈرائیور سے معلوم کئے ہوں گے، وہ بتاؤ۔ اوور" ___ عمران نے کہا اور جواب میں ٹائیگر نے دو حلیئے بتا دیئے۔

"تم ایسا کرو کہ ہوٹل شارٹن کے گیٹ پر پہنچو ___ میں خود وہاں آؤنگا ___ یا تمہیں کال کر دوں گا ___ اوور اینڈ آل" ___ عمران نے کہا اور ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

"ہوٹل بمبینو اور ہوٹل شارٹن ایک ہی سڑک پر ہیں ___ لازماً یہ دونوں ٹیکسی ڈرائیور کو چکر دینے کے لئے ہوٹل بمبینو اترے ہوں گے اور پھر وہاں

سے ہوٹل شارٹن چلے گئے ہونگے۔ اب ان کے حلیوں کا علم ہوگیا ہے۔ اب کیپٹن شکیل وہاں پڑتال کر سکتا ہے" ـــــ عمران نے کہا اور بلیک زیرو نے سر ہلا دیا۔

عمران نے ٹرانسمیٹر پر اس بار کیپٹن شکیل کی مخصوص فریکونسی ایڈجسٹ کی اور پھر بٹن دبا دیا۔

"ہیلو۔ اوور" ـــــ عمران نے ایکسٹو کے مخصوص لہجے میں صرف ہیلو بار بار کہنے پر اکتفا کیا۔

"یس سر ـــ کیپٹن شکیل اٹنڈنگ۔ اوور" ـــــ چند لمحوں بعد کیپٹن شکیل کی آواز ٹرانسمیٹر سے سنائی دی۔ وہ آواز سے ہی پہچان گیا تھا کہ کال ایکسٹو کی طرف سے ہے اس لئے اس نے سر کہنا ضروری سمجھا تھا۔

"کیپٹن شکیل! ـــ جس جوڑے کا تم نے ہوٹل شارٹن میں سراغ لگایا ہے ان کے حلیے معلوم کئے ہیں۔ اوور" ـــــ عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"یس سر۔ اوور" ـــــ کیپٹن شکیل نے کہا اور پھر عمران کے کہنے پر اس نے حلیے دوہرا دیئے۔ یہ بالکل وہی حلیے تھے جو ٹائیگر نے بتائے تھے۔

"ٹھیک ہے ـــ تم وہیں رکو ـــ میں مزید تحقیقات کیلئے عمران کو بھیج رہا ہوں ـــ اوور اینڈ آل" ـــــ عمران نے تیز لہجے میں کہا اور ٹرانسمیٹر آف کر کے اٹھ کھڑا ہوا۔

"اب یہ تو طے ہوگیا ہے کہ وہ ہوٹل شارٹن میں ٹھہرے ہیں۔ لیکن وہ گئے کہاں ـــ ہمیں اب فوری طور پر اس کا سراغ لگانا ہے ـــ ایسا نہ ہو کہ ہم ان کی واپسی کا انتظار کرتے رہیں اور وہ کوئی خطرناک واردات

کر گزریں ـــــ یا پھر ویسے ہی کسی اور ہوٹل میں جاکر ٹھہر جائیں۔ بہرحال وہ ٹاپ سیکرٹ ایجنٹ ہیں، عام مجرم نہیں ہیں' ـــــ عمران نے کہا اور پھر تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا ریسپشن روم سے باہر آگیا۔

چند لمحوں بعد اس کی کار دانش منزل سے نکل کر تیزی سے ہوٹل شارٹن کی طرف بڑھتی گئی۔ رات ہو چکی تھی۔ اس لئے جب وہ ہوٹل شارٹن پہنچا تو وہاں خاصا رش تھا۔ عمران نے کار ایک سائیڈ پر روکی اور پھر ابھی وہ نیچے اترا ہی تھا کہ ایک طرف سے ٹائیگر تیز تیز قدم اٹھاتا اسکے قریب آگیا۔

"آپ آ گئے باس" ـــــ ٹائیگر نے قدرے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں آؤ ـــ یہ بات معلوم ہو گئی ہے کہ وہ دونوں ہوٹل شارٹن میں ٹھہرے ہیں۔ لیکن اس وقت کہیں گئے ہوئے ہیں ـــ کیپٹن شکیل نے انہیں ٹریس کیا ہے اور وہ اندر ہے" ـــــ عمران نے کہا اور تیزی سے قدم بڑھاتا ہوا اندر کی طرف بڑھ گیا۔ کیپٹن شکیل اسے برآمدے میں ہی مل گیا۔

"وہ ابھی تک نہیں آئے عمران صاحب! ـــــ ویسے میں نے مزید معلومات حاصل کی ہیں۔ وہ یہاں سے ایک ٹیکسی میں بیٹھ کر گئے ہیں اور ٹیکسی ڈرائیور کا نام ارسلان ہے ـــ وہ دربان کا بھائی ہے اس لئے اس نے مجھے بتایا ہے ـــ جب یہ دونوں باہر آئے تھے اس وقت ارسلان گیٹ پر اپنے بھائی سے باتیں کر رہا تھا" ـــــ کیپٹن شکیل نے کہا۔

"اوہ! ـــ ویری گڈ ـــ اس ارسلان کو تلاش کیا جاسکتا ہے" ـــــ عمران نے سر ہلاتے ہوئے کہا اور تیزی سے برآمدے میں لگے ہوئے فون بوتھ کی طرف مڑ گیا جبکہ کیپٹن شکیل اور ٹائیگر وہیں کھڑے رہے۔

عمران نے فون بوتھ میں داخل ہو کر سکے ڈالے اور پھر ٹیکسی ڈرائیور ایسوسی ایشن کے دفتر کا نمبر ڈائل کر دیا۔ چونکہ اکثر وہ ان سے معلومات حاصل کرتا رہتا تھا اس لئے نمبر اُسے معلوم تھا۔

"یس — ٹیکسی ڈرائیور ایسوسی ایشن آفس" — رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے آواز سنائی دی۔

"ارسلان ڈرائیور سے ملنا ہے — میں اس کا ایک دوست بول رہا ہوں" — عمران نے کہا۔

"ارسلان — وہ تو ابھی فیلڈ میں ہے۔ رات گیارہ بجے واپس آئے گا — آپ کوئی پیغام ہو تو نوٹ کرا دیں۔ اُسے دے دیا جائے گا" — دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اس کا ٹیکسی نمبر کیا ہے" —؟ عمران نے پوچھا۔

"ایک منٹ — میں رجسٹر دیکھ کر بتاتا ہوں کہ آج اُسے کونسی ٹیکسی ملی ہے" — دوسری طرف سے کہا گیا اور پھر چند لمحوں بعد اس نے ایک نمبر بتا دیا۔

"ٹیکسی انگیج نہ ہونے کی صورت میں اس کے ٹھہرنے کے مخصوص اڈے کونسے ہیں" — عمران نے پوچھا۔

"اڈے تو ہر جگہ ہیں — نجانے کہاں وہ خالی ہو۔ لیکن اس وقت اس کے کھانے کا وقت ہے اور کھانا کھانے وہ ہوٹل بقری شاں جنرل ہسپتال روڈ ہی جاتا ہے" — دوسری طرف سے بتایا گیا۔

"کیا اس ہوٹل کا فون نمبر آپ کو معلوم ہے — مجھے اس سے انتہائی ضروری کام ہے" — عمران نے کہا اور دوسری طرف سے نمبر

بتا دیا گیا۔ عمران نے اس کا شکریہ ادا کیا اور پھر کریڈل دبا کر اس نے دوبارہ سکے ڈالے اور ہوٹل بقری شاں کے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"یس — بقری شاں ہوٹل" — رابطہ قائم ہوتے ہی ایک کرخت مردانہ آواز سنائی دی اور عمران سمجھ گیا کہ یہ کوئی درمیانہ درجے کا ہوٹل ہے۔

"ٹیکسی ڈرائیور ارسلان یہاں کھانا کھا رہا ہوگا — اس سے بات کرائیں۔ ایمرجنسی پیغام دینا ہے" — عمران نے کہا۔

"ارسلان — ہاں موجود ہے — ہولڈ کریں، میں بلاتا ہوں اُسے۔" دوسری طرف سے چونک کر کہا گیا اور پھر اس کے چیخنے کی آواز سنائی دی وہ کسی کو ارسلان کو بلانے کے لئے کہہ رہا تھا۔

"ہیلو — کون صاحب" — چند لمحوں بعد ایک اور آواز سنائی دی لہجے میں حیرت تھی۔

"ارسلان بول رہے ہو" —؟ عمران نے پوچھا۔

"جی ہاں — آپ کون ہیں" —؟ دوسری طرف سے ارسلان نے چونک کر پوچھا۔

"انسپکٹر سنٹرل انٹیلی جنس کامران بول رہا ہوں" — عمران نے لہجے کو تحکمانہ بناتے ہوئے کہا۔

"اوہ — مگر مجھ سے انٹیلی جنس کا کیا کام ہے" — اس بار ارسلان نے قدرے گھبرائے ہوئے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"سنو ارسلان — یہ انتہائی اہم سرکاری معاملہ ہے — اگر تم نے تعاون کیا تو تمہیں حکومت کی طرف سے انعام میں نئی ٹیکسی بھی دی جا سکتی ہے جو تمہاری ذاتی ملکیت ہوگی — اور اگر تم نے تعاون نہ کیا یا جھوٹ

بدلنے کی کوشش کی تو پھر تمہاری باقی عمر جیل میں سڑتے گذر جائے گی"۔ عمران نے تیز لہجے میں کہا۔

"م — مم — میں تعاون کروں گا۔ مگر ——" ارسلان نے گھبرائے ہوئے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تم نے ہوٹل شارٹن سے جب تم اپنے دربان بھائی سے باتیں کر رہے تھے، ایک ایکریمین جوڑے کو اپنی ٹیکسی پر سوار کیا تھا —— بولو یاد آ گیا" —— عمران نے کہا۔

"جی ہاں — جی ہاں! — یاد آ گیا" —— ارسلان نے جلدی سے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اب اچھی طرح سوچ کر بتاؤ کہ تم نے انہیں کہاں ڈراپ کیا تھا" —— عمران نے کہا۔

"جی ہاں! — میں نے انہیں طارق روڈ پر ایک پرانی اور قدیم عمارت قاسم منزل کے قریب ڈراپ کیا تھا —— مجھے اچھی طرح یاد ہے" —— ارسلان نے جلدی سے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کیا وہ دونوں قاسم منزل کے اندر گئے تھے —— یا باہر ہی تم نے انہیں ڈراپ کر دیا تھا" —— ؟ عمران نے چونک کر پوچھا۔

"انہوں نے قاسم منزل سے ذرا آگے کر کے ٹیکسی رکوائی تھی اور پھر مجھے کرایہ ادا کر کے وہ آگے پیدل چلنے لگے —— میں ٹیکسی لے کر اگلے چوک پر گیا کہ شاید وہاں سواری مل جائے۔ لیکن وہاں سواری نہ تھی اور نہ وہاں سے ملنے کا چانس تھا اس لئے میں ٹیکسی موڑ کر واپس چل پڑا۔ جب میں دوبارہ قاسم منزل کے سامنے سے گزرا تو میں نے انہیں قاسم منزل

کے گیٹ پر کھڑے کسی ملازم سے باتیں کرتے دیکھا تھا —— پھر میں آگے چلا آیا اور اگلے چوک سے مجھے سواری مل گئی" —— ارسلان نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"او۔کے —— ہم چیک کرتے ہیں۔ اگر تمہاری اطلاع درست ثابت ہوئی تو تمہیں یقیناً انعام ملے گا" —— عمران نے جلدی سے کہا اور پھر رسیور ہک سے لٹکا کر وہ تیزی سے مڑا اور فون بوتھ سے نکل کر تیزی سے اپنے ساتھیوں کی طرف بڑھنے لگا۔ اس کے ذہن میں دھماکے سے ہو رہے تھے۔ اُسے معلوم تھا کہ قاسم منزل ڈاکٹر ہاشم کی آبائی رہائش گاہ ہے اور وہاں ڈاکٹر ہاشم کی والدہ اکیلی ملازموں کے ساتھ رہتی ہے۔ ایک بار وہ سرداور کے ساتھ وہاں گیا تھا تب ڈاکٹر ہاشم کی والدہ بیمار تھیں اور ڈاکٹر ہاشم لیبارٹری کی بجائے وہیں ان کے پاس ہی اپنی اہلیہ سمیت ٹھہرے ہوتے تھے اور سرداور نے چونکہ عمران کے پیش کردہ ایک پرابلم ان سے ڈسکس کرنا تھا اس لئے وہ عمران کو ساتھ لے کر وہاں آئے تھے اور وہاں ڈاکٹر ہاشم سے ڈسکس ہوئی تھی۔

اب قاسم منزل کا نام سامنے آتے ہی عمران کے ذہن میں دھماکے سے ہونے لگ گئے تھے وہ ان دونوں کے نئے لیکن انتہائی خطرناک حربے کو سمجھ گیا تھا۔ انہوں نے لازماً ڈاکٹر ہاشم کی والدہ کو قابو میں کر کے ان کے ذریعے ڈاکٹر ہاشم کو لیبارٹری سے باہر بلوانے کی پلاننگ کی تھی اور یہ واقعی انتہائی خطرناک پلاننگ تھی۔

عمران جانتا تھا کہ ڈاکٹر ہاشم اپنی والدہ سے کس قدر محبت کرتے ہیں اس لئے وہ لازماً وہاں دوڑے آئیں گے اور ڈان اور روزی کے لئے انہیں

ہلاک کرنا قطعاً مشکل نہ رہے گا۔ اس طرح یہ خطرناک بلیک ایجنٹس انتہائی سخت حفاظتی انتظامات کے باوجود اپنے خوفناک مشن میں آسانی سے کامیاب ہو جائیں گے۔

عمران نے ٹائیگر اور کیپٹن شکیل کو اپنی کار میں بٹھایا اور پھر اس کی کار انتہائی تیز رفتاری سے دوڑتی ہوئی طارق روڈ کی طرف بڑھتی گئی عمران کے چہرے پر اس وقت بے پناہ سنجیدگی طاری تھی۔ یوں لگتا تھا جیسے وہ گوشت پوست کا انسان ہونے کی بجائے کسی چٹان سے تراشا ہوا مجسمہ ہو، اور کیپٹن شکیل اور ٹائیگر دونوں اُسے اس کیفیت میں دیکھ کر خاموش تھے۔ کیپٹن شکیل عمران کی ساتھ والی سیٹ پر تھا جب کہ ٹائیگر عقبی سیٹ پر بیٹھا ہوا تھا۔

"اگر یہ بلیک ایجنٹس اپنے مشن میں کامیاب ہو گئے تو مجھے واقعی خودکشی کرنی پڑے گی ـــــ مجھے پہلے ہی اس پہلو کے بارے میں خیال رکھنا چاہئے تھا" ـــــ عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ اس کا انداز ایسا تھا جیسے وہ اپنے آپ سے باتیں کر رہا ہو۔

"کیا ہوا عمران صاحب" ـــــ کیپٹن شکیل سے رہا نہ جا سکا تو وہ بول پڑا اور عمران نے اس طرح چونک کر اس کی طرف دیکھا جیسے اُسے پہلی بار احساس ہوا ہو کہ کیپٹن شکیل بھی اس کے ساتھ بیٹھا ہوا ہے۔

"بڑا غضب ہو گیا ہے کیپٹن شکیل! ـــــ ڈان اور روزی دونوں نے انتہائی خطرناک جال پھینکا ہے ـــــ کاش ہم وقت پر پہنچ جائیں" ـــــ عمران نے ہونٹ دباتے ہوئے کہا اور پھر اس نے مختصر طور پر ساری بات انہیں بتا دی اور کیپٹن شکیل اور ٹائیگر دونوں کو پہلی بار احساس ہوا کہ سچویشن

کس قدر خطرناک ہو چکی ہے۔

عمران نے کار قاسم منزل سے پہلے ایک طرف روکی اور پھر وہ تینوں ہی تیزی سے نیچے اتر آئے۔

"سنو! ـــــ ڈان اور روزی دونوں اکیلے اندر ہوں گے ـــــ میں نے عمارت دیکھی ہوئی ہے۔ سامنے سے یا عقب سے داخل نہیں ہوا جا سکتا۔ اس لئے ہم تینوں ساتھ والی کوٹھی سے اس کے اندر جائیں گے ـــــ ساتھ والی ڈاکٹر روشن کی کوٹھی ہے" ـــــ عمران نے کہا اور تیزی سے آگے بڑھ گیا۔ قاسم منزل کا بڑا پھاٹک بند تھا۔ عمران ڈاکٹر روشن کی کوٹھی کے گیٹ پر پہنچا تو وہ بے اختیار چونک پڑا۔ کیونکہ گیٹ پر باہر بڑا سا تالا پڑا ہوا تھا۔ اس کا مطلب تھا کہ ڈاکٹر روشن اور اس کے گھر والے کوٹھی میں موجود نہیں ہیں اور عمران جانتا تھا کہ نہ ہی ڈاکٹر روشن اور نہ ہی ڈاکٹر ہاشم کی والدہ گھر میں کتے رکھنے کے قائل ہیں کیونکہ دونوں ہی بزرگ تھے اور ان کے خیال کے مطابق کتے نجس ہوتے ہیں۔ ڈاکٹر روشن کی عدم موجودگی میں عمران کو اچھا موقع مل گیا تھا ورنہ انہیں سنبھالنے میں کافی وقت ضائع ہو جاتا۔ عمران تیزی سے پھاٹک پر چڑھا اور اندر کود گیا۔ اس کی پیروی میں ٹائیگر اور کیپٹن شکیل بھی پھاٹک کراس کر کے اندر آ گئے۔ عمران تیزی سے درمیانی دیوار کی طرف بڑھا۔ دونوں عمارتوں کی سائیڈ گلیاں ایک ہی طرف تھیں اس لئے عمران آگے بڑھتا گیا۔ اور پھر درمیان میں پہنچ کر اس نے تیزی سے جمپ کیا اور دوسرے لمحے اس کے ہاتھ درمیانی دیوار پر جم گئے۔ بازوؤں کے بل پر وہ پلک جھپکنے میں دیوار پر پہنچ کر دوسری طرف لٹک گیا اور پھر بالکل ہلکے سے دھماکے سے وہ قاسم منزل کی سائیڈ

گلی میں کود چکا تھا۔ ٹائیگر اور کیپٹن شکیل بھی اس کی پیروی میں ادھر پہنچ گئے۔ عمران نے کیپٹن شکیل کو عقبی طرف جانے کا اشارہ کیا اور خود وہ ٹائیگر سمیت سامنے کے رخ پر آیا۔ کوٹھی میں سکوت طاری تھا۔ عمران اور اس کے پیچھے ٹائیگر تیزی سے لیکن انتہائی احتیاط سے سائیڈ سے ہو کر برآمدے میں پہنچ گئے۔ عمران نے ریوالور ہاتھ میں لے لیا تھا۔ اور پھر راہداری میں پہنچتے ہی انہیں ایک کمرے کے دروازے سے روشنی نکلتی نظر آئی۔ کمرے کا دروازہ کھلا ہوا تھا اور اندر سے باتوں کی آوازیں سنائی دے رہی تھیں۔
عمران نے ٹائیگر کو انتہائی احتیاط سے آگے بڑھنے کا اشارہ کیا کیونکہ اس نے ڈاکٹر ہاشم کی آواز پہچان لی تھی۔ اس کا مطلب تھا کہ ڈاکٹر ہاشم اندر موجود تھا اور عمران اس لئے احتیاط کر رہا تھا کہ ڈان اور روزی انتہائی تربیت یافتہ بلیک ایجنٹ ہیں ایسا نہ ہو کہ آواز سنتے ہی وہ ڈاکٹر ہاشم کو گولی مار دیں۔ وہ دیوار کے ساتھ ساتھ پنجوں کے بل چلتا ہوا دروازے کی طرف بڑھتا گیا۔ پھر دروازے کے قریب جا کر وہ رک گیا۔ ٹائیگر اس کے ساتھ تھا اس کے ہاتھ میں بھی ریوالور موجود تھا۔

"روزی! —— مرنا تو بہرحال اس نے ہے ہی —— اگر بولنس میں کوئی فارمولا مل جائے تو کیا برا ہے" —— ایک مردانہ آواز سنائی دی وہ فرانسیسی میں بات کر رہا تھا۔

"لالچ اچھا نہیں ہوتا ڈان! —— جب تک یہ مر نہیں جاتا اس وقت تک ہم پر خطرے کی تلوار لٹکتی رہے گی —— اور پھر یہ یہاں جیب میں کوئی فارمولا ڈال کر تو نہ آیا ہو گا —— اس لئے چھوڑو اس لالچ کو —— پہلے ہی تم نے بہت وقت ضائع کر دیا ہے —— ایسا موقع پھر ہاتھ نہیں

آنا۔ اسے فوراً گولی سے اڑا دو" —— ایک عورت کی آواز سنائی دی۔
"او کے —— ٹھیک ہے" —— ڈان نے کہا اور عمران تیزی سے آگے بڑھا اور پھر اس کے ساتھ ہی اس نے ہاتھ میں پکڑے ہوئے ریوالور کا ٹریگر دبا دیا۔ دوسرے لمحے ریوالور چلنے کا خوفناک دھماکہ ہوا اور اس کے ساتھ ہی کمرہ ڈان کی چیخ سے گونج اٹھا۔ ان دونوں کی دروازے کی طرف سائیڈ تھی اور ان کے سامنے ڈاکٹر ہاشم کرسی پر رسیوں سے بندھے ہوئے بیٹھے تھے۔ چونکہ ڈان دروازے کی طرف تھا اور روزی دوسری طرف اس کی سائیڈ میں کھڑی تھی۔ اس لئے ڈان کا ریوالور والا ہاتھ دروازے کی طرف تھا جسے وہ ڈاکٹر ہاشم کی طرف سیدھا کئے ہوئے تھا۔ عمران کے ٹریگر دباتے ہی گولی ڈان کے ہاتھ پر پڑی اور ریوالور اس کے ہاتھ سے نکل کر دور جا گرا جب کہ ڈان چیختا ہوا دروازے کی طرف مڑا ہی تھا کہ عمران اور ٹائیگر دونوں اچھل کر اندر پہنچ گئے۔
"خبردار" —— عمران نے چیخ کر کہا اور اس کے ساتھ ہی ٹائیگر نے بجلی کی سی تیزی سے روزی کی پشت سے ریوالور کی نال لگا دی۔ لیکن دوسرے لمحے ڈان واقعی کسی پارے کی طرح تڑپا اور پلک جھپکنے میں عمران سے آ ٹکرایا۔ مگر ایک بار پھر اس کے حلق سے زوردار چیخ نکلی اور وہ فضا میں قلابازی کھا کر روزی سے ٹکرایا اور پھر وہ دونوں نیچے گرے۔ عمران نے ڈان کے اپنے اوپر آتے ہی دوسرے ہاتھ سے اسے مخصوص انداز میں جھٹکا دے کر اسے واپس اچھال دیا تھا۔ پھر اس سے پہلے کہ وہ اٹھتے۔ ٹائیگر کی لات پوری قوت سے گھومی اور اس کے بوٹ کی ٹو اٹھتے ہوئے ڈان کی کنپٹی پر پڑی اور وہ ایک بار پھر چیخ مار کر پلٹ کر فرش پر گرا۔ لیکن

گھوم کر گرتے ہی اس کا ہاتھ تیزی سے گھوما اور گولی ایک دھماکے سے عمران کے کان کے پاس سے نکل گئی۔ اس نے چھوٹا سا پسٹول اتنی تیزی سے جیب سے نکالا تھا کہ عمران اور ٹائیگر کو محسوس ہی نہ ہوا تھا۔ ڈان واقعی انتہائی تیز اور دلیر ایجنٹ تھا۔ اور پھر روزی نے بھی بجلی کی سی تیزی سے ریوالور نکال لیا تھا۔ مگر دوسرے لمحے بیک وقت دو دھماکے ہوئے اور ڈان اور روزی دونوں کے حلق سے چیخیں نکلیں اور ڈان کے ہاتھ سے چھوٹا سا پسٹول اور روزی کے ہاتھ سے ریوالور نکل گیا۔ ایک فائر عمران نے کیا تھا جب کہ دوسرا فائر ٹائیگر کی طرف سے ہوا تھا۔ ڈان کے ہاتھ پر لگنے والی گولی آگے بڑھ کر روزی کی گردن میں جا لگی تھی۔

"اب تم تو اٹھ کر کھڑے ہو جاؤ" ——— عمران نے غراتے ہوئے ڈان سے کہا اور ڈان واقعی بجلی کی سی تیزی سے اٹھ کر کھڑا ہوا۔ ایک لمحے کے لئے اس کا جسم تیر کی طرح سیدھا ہوا اور دوسرے لمحے وہ انتہائی تیزی سے کرسی پر بندھے ہوئے ڈاکٹر ہاشم کی طرف مڑا، مگر اس کے ساتھ ہی دھماکہ ہوا اور گولی اس بار سیدھی گھومتے ہوئے ڈان کے دل میں اتر گئی اور وہ چیخ مار کر دھماکے سے پہلو کے بل نیچے گرا اور پھر چند لمحے تڑپنے کے ساتھ ہی وہ پشت کے بل گر کر ساکت ہو گیا۔ لیکن اس کے ہاتھ میں دبا ہوا تیز دھار کا باریک خنجر ابھی تک صاف نظر آ رہا تھا۔ عمران اس کے ہاتھ میں خنجر کی جھلک اور اس کے گھومنے کا انداز دیکھ کر ہی سمجھ گیا تھا کہ وہ ڈاکٹر ہاشم کو خنجر مار کر اپنا مشن ہر حال میں مکمل کرنا چاہتا ہے اس لئے عمران کو اس کے دل میں فوری گولی اتارنی پڑی ورنہ ڈان جیسا ایجنٹ کا مارا ہوا خنجر لازماً ڈاکٹر ہاشم کا خاتمہ کر دیتا۔ روزی پہلے ہی تڑپ کر ختم ہو چکی تھی جبکہ

اب ڈان بھی بے حس و حرکت پڑا تھا۔ ڈاکٹر ہاشم مجسمے کی طرح ساکت بیٹھے ہوئے تھے۔ عمران نے ایک طویل سانس لیا اور پھر ریوالور جیب میں ڈال لیا۔

"نئی زندگی مبارک ہو ڈاکٹر ہاشم" ——— عمران نے مسکرا کر ڈاکٹر ہاشم کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔

"اوہ عمران ب ——— تم واقعی عین وقت پر پہنچ گئے ——— ورنہ یہ خطرناک آدمی مجھے اب تک ہلاک کر چکا ہوتا" ——— ڈاکٹر ہاشم نے بے اختیار جھرجھری لیتے ہوئے کہا۔ ان کے چہرے پر اب شدید خوف کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"جب تک اللہ تعالیٰ کا حکم نہ ہو ——— کوئی کسی کا کچھ نہیں بگاڑ سکتا۔ ابھی اللہ تعالیٰ کو آپ کی زندگی مقصود تھی ڈاکٹر ہاشم ——— اس لئے مجھے سارے کلیو ملتے گئے اور میں عین وقت پر پہنچ بھی گیا اور آپ کی جان بھی بچ گئی ——— البتہ ان خطرناک بلیک ایجنٹوں کی موت کا وقت آ گیا تھا اس لئے یہ اپنے انجام کو پہنچ گئے" ——— عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اس کے ساتھ ہی اس نے ٹائیگر کو ڈاکٹر ہاشم کی رسیاں کھولنے کے لئے کہا۔ ٹائیگر تیزی سے آگے بڑھا اور اس نے جھک کر مردہ ڈان کے ہاتھ سے تیز دھار خنجر نکالا اور ڈاکٹر ہاشم کی کرسی کے عقب میں جا کر ان کی رسیاں کاٹنے لگا۔

"یہ اس کی آخری لمحے کی واردات انتہائی بھیانک تھی ——— اگر مجھے اس خنجر کی جھلک اور اس کے گھوم کر آپ پر خنجر مارنے کا اندازہ نہ ہوتا تو یہ تیز دھار خنجر جو اب آپ کی رہائی کا باعث بن رہا ہے، آپ کی موت کا باعث بن جاتا" ——— عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور ڈاکٹر ہاشم نے سر ہلا دیا۔

"اماں جی کو دیکھو عمران ۔۔۔ کہیں ۔۔۔" ڈاکٹر ہاشم کو اچانک اپنی ماں کا خیال آگیا جو اسی طرح بیڈ پر بے حس و حرکت پڑی ہوئی تھیں اور عمران بھی چونک کر ان کی طرف بڑھ گیا۔

"اوہ! ۔۔۔ خدا کا شکر ہے صرف بیہوش ہیں اماں جی" ۔۔۔ عمران نے ان کی نبض دیکھتے ہوئے کہا اور ڈاکٹر ہاشم کے حلق سے بھی اطمینان بھرا طویل سانس نکل گیا۔ وہ اب رسیوں کی گرفت سے آزاد ہو چکے تھے۔

"ٹائیگر ۔۔۔ کیپٹن شکیل کو بلا لاؤ ۔۔۔ وہ ابھی تک عقبی طرف کھڑا ہوا ہوگا ۔۔۔ میں اماں جی کو ہوش میں لے آؤں" ۔۔۔ عمران نے کہا اور ٹائیگر سر ہلاتا ہوا دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ عمران کی کوششوں سے چند لمحے بعد ہی ڈاکٹر ہاشم کی والدہ کراہتی ہوئی ہوش میں آگئیں۔

"اماں جی ۔۔۔ اماں جی" ۔۔۔ ڈاکٹر ہاشم نے ان پر جھکتے ہوئے کہا۔

"اوہ بیٹے! ۔۔۔ تم بخیریت ہو ناں ۔۔۔ وہ ظالم لوگ کہاں ہیں"۔ ڈاکٹر ہاشم کی والدہ نے بے اختیار اٹھتے ہوئے کہا۔

"وہ اپنے انجام کو پہنچ گئے ہیں اماں جی" ۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ! ۔۔۔ عمران بیٹے تم ۔۔۔ تم بھی یہاں ہو" ۔۔۔ ڈاکٹر ہاشم کی والدہ نے چونک کر عمران کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ چونکہ عمران سر داور کے ساتھ یہاں آیا تھا اس لئے وہ ڈاکٹر ہاشم کی والدہ سے مل چکا تھا اور اس نے اپنی دلچسپ باتوں سے انہیں اس قدر ہنسایا تھا کہ ایک بار سر داور نے اُسے پیغام بھی دیا تھا کہ ڈاکٹر ہاشم کی والدہ اس سے دوبارہ ملنا چاہتی ہیں۔ عمران نے سوچا بھی تھا کہ جا کر ان سے ملے لیکن فرصت ہی نہ ملی تھی۔ بہرحال اماں جی اسے دیکھتے ہی پہچان گئی تھیں۔

"اماں جی! ۔۔۔ یہ عمران ہی ہے جس نے عین وقت پر آکر مجھے مرنے سے بچا لیا ۔۔۔ ورنہ وہ ایکریمین ایجنٹ تو مجھے مار چکے ہوتے" ۔۔۔ ڈاکٹر ہاشم نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ عمران بیٹے! ۔۔۔ تم نے مجھ بوڑھی عورت پر بہت بڑا احسان کیا ہے۔ میں ساری زندگی تمہیں دعائیں دوں گی" ۔۔۔ اماں جی نے بھرائی ہوئی آواز میں کہا۔ ساتھ ہی انہوں نے عمران کو بازو سے پکڑ کر اپنی طرف جھکایا اور پھر انتہائی محبت سے اس کے سر پر ہاتھ پھیرنے لگیں۔

"اماں جی! ۔۔۔ ایک آپ ماں ہیں کہ سر پر محبت سے ہاتھ پھیرتی ہیں ایک ہماری اماں بی ہیں کہ ذرا سی بات پر سر پر جوتیوں کی بارش کر دیتی ہیں"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ارے پگلے ۔۔۔ ماؤں کی جوتیاں تو پھولوں کی چھڑیاں ہوتی ہیں" ۔۔۔ اماں جی نے ہنستے ہوئے کہا۔

"بالکل بالکل اماں جی ۔۔۔ آپ کی بات درست ہے ۔۔۔ آپ دیکھیں اماں بی کی جوتیاں کھانے کے باوجود میرے سر پر بال ہیں جبکہ ڈاکٹر ہاشم کا سر بالوں سے فارغ ہے ۔۔۔ حالانکہ آپ انہیں جوتیاں نہیں مارتیں ۔۔۔ میرا خیال ہے کہ ماؤں کی جوتیوں سے ہی سر کے بال بڑھتے ہیں اس لئے اگر آپ ڈاکٹر ہاشم کے ۔۔۔ اب میں کیا کہوں ۔۔۔ آپ سمجھدار ہیں"۔ عمران نے شرارت بھرے لہجے میں کہا اور اماں جی کے ساتھ ساتھ ڈاکٹر ہاشم بھی کھل کھلا کر ہنس پڑے۔

ختم شد

عمران سیریز میں ایک دلچسپ اور منفرد انداز کی کہانی،

حشرات الارض

مصنف: مظہر کلیم ایم اے

- پاکیشیا میں ایک سائنسدان نے دنیا بھر کے حشرات الارض کی ایک نمائش منعقد کی اور عمران یہ نمائش دیکھنے پہنچ گیا ــــ پھر ــــ؟
- آرکوپک ــــ افریقہ کے دلدلی علاقوں سے ملنے والے ایسے کریہہ الشکل حشرات ــــ جن کو کوئی دیکھنا بھی گوارا نہ کر سکتا تھا۔ لیکن ــــ؟
- آرکوپک ــــ ایسے حشرات الارض، جن کی مدد سے پاکیشیا میں ایک خوفناک مشن کا آغاز کر دیا گیا ــــ انتہائی حیرت انگیز اور انتہائی خوفناک مشن۔
- پاکیشیا کے سردار ــــ جنہوں نے سائنسی طور پر اس مشن کو ناممکن قرار دے دیا ــــ مگر حشرات الارض نے اس ناممکن کو ممکن کر دکھایا ــــ کیسے ــــ؟
- ایک ایسا مشن ــــ جس میں دنیا کے حقیر ترین حشرات الارض مجرم تھے ــــ جی ہاں! انوکھے اور حیرت انگیز مجرم۔

- سائنسی بنیادوں پر ہونے والے ایک ایسے جرم کی کہانی، جس کا ایک ایک لمحہ عمران اور سیکرٹ سروس پر بھاری پڑا۔

وہ لمحہ

جب عمران کو کھلے عام نہ صرف شکست ہوئی بلکہ عمران کو بالآخر ایکسٹو کے سامنے اعتراف شکست بھی کرنا پڑا۔

- ایکسٹو نے جب عمران کی شکست پر اسے سزا دینے کا فیصلہ کیا تو پھر ــــ؟

کیا عمران کو واقعی سزا ملی ــــ؟

- انتہائی تیز رفتار ایکشن
- جاسوسی ادب میں قطعی منفرد انداز کی کہانی
- اعصاب شکن سسپنس
- انوکھی اور انتہائی دلچسپ سچویشنز

یوسف برادرز پاک گیٹ ملتان

عمران سیریز میں سسپنس اور تجسس میں ڈوبی ہوئی دلچسپ کہانی

مکمل ناول

کاریکا

مصنف

مظہر کلیم ایم اے

کاریکا ایک بین الاقوامی تنظیم جو صرف نوادرات چوری کرنے میں دلچسپی رکھتی تھی۔

جنیڈا سپارک کاریکا کی چیف۔ جو برملا عمران کو احمق کہتی تھی اور عمران واقعی اس کے مقابلے میں اپنے آپ کو احمق محسوس کرنے لگ گیا۔

جنیڈا سپارک ایک ایسا کردار جس نے عمران جیسے شخص کو بھی کھلے عام شکست تسلیم کرنے پر مجبور کر دیا۔

جنیڈا سپارک جس نے عمران کی آنکھوں کے سامنے اپنا مشن مکمل کر لیا مگر عمران آخری لمحے تک اصل مشن کو سمجھ ہی نہ سکا۔ کیوں ——— ؟

جنیڈا سپارک جس کے مقابلے میں آکر عمران کو پہلی بار محسوس ہوا کہ ذہانت کسے کہتے ہیں

سر خالد پاکیشیا کا بین الاقوامی شہرت یافتہ ماہر آثار قدیمہ جس کا قتل کاریکا نے اس انوکھے انداز میں کیا کہ عمران سوائے سر پیٹ کر رہ جانے کے اور کچھ نہ کر سکا۔ کیوں —— ؟

کاریکا جس کے مقابلے میں عمران کی مکمل شکست کے بعد ٹائیگر سامنے آیا تو ایک لمحے میں کاریکا کی بے داغ پلاننگ کا تارو پود بکھر کر رہ گیا۔ کیا ٹائیگر ذہانت میں عمران سے بھی آگے بڑھ گیا تھا ——— ؟

ایک ایسی کہانی جس کی ہر سطر ذہنی ایکشن کا شاہکار ثابت ہوگی

یوسف برادرز پاک گیٹ ملتان

عمران سیریز میں ایک دلچسپ اور تیز رفتار کہانی

جوانا ان ایکشن

مصنف مظہر کلیم ایم اے

ماسٹر کلرز کا جوانا عمران کا ساتھی۔ ایک ایسے مجرم کی بو سونگھتا ہے جو اس کی لائن کا جرم ہے۔

جوڈش جوانا کا ہم پلہ اور شیطان کی طرح مشہور بین الاقوامی پیشہ ور قاتل جو آج تک اپنے کسی مشن میں ناکام نہ ہوا تھا۔

وائٹ پینتھرز ایک ایسی بین الاقوامی تنظیم جو پاکیشیا سمیت تمام اسلامی ممالک کے دفاع کو تہس نہس کرنے کا مشن لے کر میدان میں اتری اور جس نے پاکیشیا کے معروف سائنسدان سرداور کے قتل کے لئے جوڈش کو تعینات کر دیا۔

- بغداد میں ہونے والی ایک ایسی خفیہ میٹنگ جس میں پاکیشیا کی طرف سے سرداور نے شریک ہونا تھا اور ان کے فارمولے پر پاکیشیا سمیت پوری اسلامی دنیا کے دفاع کا انحصار تھا۔
- سرداور کی حفاظت کے لئے پاکیشیا کی طرف سے جوانا کو سرکاری طور پر تعینات کر دیا گیا۔ جوانا جب اپنے مخصوص ایکشن میں آیا تو جوڈش اور وائٹ پینتھرز دونوں کو کہیں بھی جائے پناہ نہ مل سکی۔

روح کو منجمد کر دینے والے سسپنس سے بھرپور یادگار کہانی

یوسف برادرز پاک گیٹ ملتان